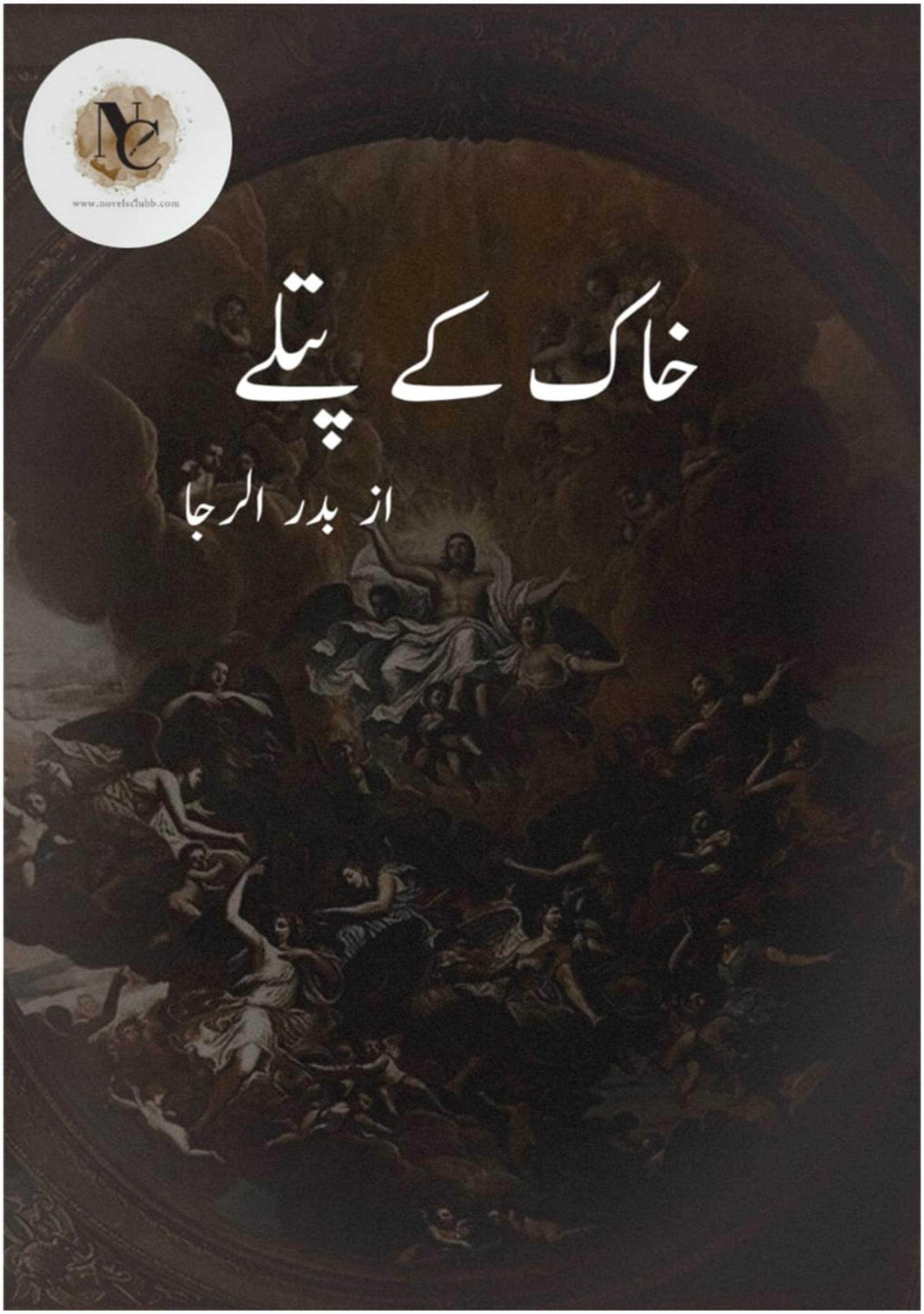
خاک کے پتلے
از بدر الرجا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# خاک کے پتلے

www.novelsclubb.com

مکمل ناول

ہجر کے اس اداس موسم میں
جب کبھی ہم کو یاد آتے ہو

آنکھ میری تو نم ہی رہتی ہے
دل کو میرے بہت رلاتے ہو

لوگ تو دیکھ دیکھ کر ہنستے ہیں
بات لوگوں کی کیا سناتے ہو

راہ میں جب بھی ہم سے ملتے ہو
دیکھ کر آنکھ کیوں چراتے ہو

جانے کس موڑ پہ ملیں گے پھر
ہم سے یوں دور ہوتے جاتے ہو

رات کا نہ جانے وہ کونسا پہر تھا جب وہ پسینے میں شرابور ہانپتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ وہ ابھی تک یہ یقین کرنے کی کوشش میں ہلقان ہو رہی تھی کے وہ ایک خواب ہی تھا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر کر رہی تھی کے وہ ایک خواب تھا۔ اس نے اٹھ کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور کسی معمول کی طرح سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر لیمپ کو آن کیا۔ جب اس نے دیکھا کے اس کا پانی کا جگ خالی ہے۔ تو بے اختیار اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔ وہ مارے باندھے اٹھی اور اپنے پیروں میں جوتے اڑستی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی اپنا رخ باورچیخانے کی جانب موڑا۔

یہ تو پیاس کی شدت تھی جو وہ خود اٹھ گئی تھی ورنہ تو محترمہ خود سے کچھ بھی کرنا گناہ سمجھتی تھیں۔

***************

"یہ کیا کر رہی ہو یہاں پر شائنا"۔ معاذ نے اپنی جان سے پیاری چھوٹی بہن کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا جو آدھی رات کو کچن کے شیلف سے ٹیک لگائے اپنی جماہی روک رہی تھی۔

"بھائی وہ میں پانی لینے آئی تھی"۔ وہ معاذ کے پاس آئی اور اس کے بازو کو تھام کر اپنا سر اس پر ٹکا دیا۔

"کیا ہو گیا میری princess کو کیا پھر کوئی خواب دیکھا ہے"۔ معاذ نے فکر مندی سے شائنا کے سر کو سہلاتے ہوئے کہا۔ جواب اپنا پسندیدہ مشغلہ یعنی رونا شروع کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی بھائی!" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا بس شاباش رونا بند کرو"۔ معاذ نے اپنی آواز کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

اور بس بھائی کے کہنے کی دیر تھی کہ شائنا نے اپنے آنسو صاف کر لیے اور اپنے لہجہ میں شرارت سموتے ہوئے کہنے لگی۔

"میں تو پانی لینے آئی تھی لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں"۔شائنا کے اس غیر متوقع سوال پر وہ گڑ بڑا گیا

لیکن اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا شائنا نے جھٹ سے کہا.

"اوکے لیٹ می گیس آپ بھابھی سے بات کر رہے تھے ہے نا؟"

"جب پتا ہے تو کیوں پوچھ رہی ہو"۔ معاذ نے اپنے بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

" اچھا بس چلو اب جا کے سو جاؤ"۔ معاذ نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوکے باس !"شائنا نے شرارت سے کہا اور اپنے کمرے میں آگئی۔

وہ بستر میں لیٹتے ہی لاشعوری طور پر اپنے خواب کے بارے میں سوچنے لگی۔ یہ کوئی پہلی دفع نہیں ہوا تھا کہ وہ خواب کی وجہ سے ڈر گئی تھی اسکو اکثر ایسے عجیب خواب آتے تھے جن میں وہ برے طریقے سے تڑپ رہی ہوتی تھی چیخ رہی ہوتی تھی ایسے جیسے کوئی بھی اسکی پکار سننے والا نہ ہو۔ وہ یہ ہی سب سوچتی ہوئی نیند کی گہری وادیوں میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

*************

"اٹھ گیا میرا بچا"آسیہ بیگم نے اپنی بیٹی شائنا کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا جو اپنے کالج یونیفارم میں ہمیشہ کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی۔ 5.5 فٹ سے نکلتا قد گندمی

سی نکھرتی رنگت بھوری آنکھیں اور پھولے ہوئے رخسار وہ بے شک معمولی سے نکوش کی حامل تھی لیکن معصومیت اس کے ہر نقش سے واضع تھی۔وہ آج بھی انکے اٹھانے سے پہلے ہی نیچے آچکی تھی۔

"یس ماما"۔اس نے اپنی ماں کے گلے لگ کے پیار کرتے ہوءے کہا۔اتنی ہی دیر میں افتخار ملک جو کے شائنا اور معاذ کے بابا تھے ڈائینگ روم میں داخل ہوئے۔

"اسلام و علیکم بابا جان!"شائنا نے اپنے بابا کے پاس آکر سلام کیا تو انھوں نے اس کے سر پر اپنا دست شفقت رکھا۔

"و علیکم اسلام کیسی ہے بابا کی پرنسس"۔

"بلکل فٹ الحمدللہ۔"

"پیپرز کب سے سٹارٹ ہو رہے ہیں؟"افتخار ملک نے اپنی مخصوص کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوے استفسار کیا۔

"بس بابا ون ویک رہ گیا ہے"۔اس نے بھی بیٹھ کر جواب دیا۔

"رضیہ جاءو معاذ کو بلا لاؤ آج اتنی دیر کردی اس نے اب تک تو آجاتا ہے"۔آسیہ بیگم نے اپنی ملازمہ کو معاذ کو لانے کے لیے بھیجا۔

www.novelsclubb.com

"افتخار صاحب اب ھمیں معاذ کی شادی کی تاریخ طے کر دینی چاہیے" معاذ کی منگنی اپنی تایازاد کے ساتھ دو سال پہلے ہوئی تھی۔ اس بات پر خاموشی سے ناشتا کرتی شائنا نے پر جوش سی ہو کر "yaaaaahooooo" کی ہانک لگائی اور ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے ماما آپ ناتایا ابو لوگوں سے بات کر لیجئیے گا اور بس میرے پیپرز کے بعد کی کوئی ڈیٹ فکس کر دیں"۔ شائنا نے پر جوش انداز میں کہا۔

"پرینسس صاحبہ شادی میری ہے تو ڈیٹ بھی میری مرضی سے فکس ہو گی" معاذ نے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اپنے امی ابو کو سلام کیا۔

"تو کیا مرضی ہے بھائی جان اپکی"۔ شائنا نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنی تھوڑی کے نیچے رکھی اور تجسس کو لہجے میں سموتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھنے لگی۔

"بس شاہ میر آجائے اسکے بعد جو اپکی مرضی ہو وہ کریں"۔ شاہ میر کا نام سن کے شائنا کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

"لیکن وانیزہ نے تو شاہمیر کے آنے کا نہیں بتایا کیا وہ آرہا ہے۔" آسیہ نے اپنے لاڈلے بھتیجے کے متعلق پوچھا جو دو سال سے باہر سپیشلائزیشن کے لیے گیا ہوا تھا۔

"ماما اسی نے منع کیا تھا کہ مامی کو نہ بتاؤں کہہ رہا تھا کہ سرپرائز دے گا"

"واہ چلو اچھا ہے کب تک آ رہا ہے". آسیہ نے ناشتہ کرتے ہوئے بات کو جاری رکھا.

"ابھی سیٹ کنفرم نہیں ہے". معاذ نے آخری لقمہ لیتے ہوئے کہا.

"چلیں پرنسس". وہ جو ناشتہ کرتے ہوئے کسی گہری سوچ میں تھی چونک گئی.

"جی بھائی آپ جایئے میں آئی." وہ اٹھی اپنا شانوں پہ پہنا سٹالر سلیقہ سے سر پر کیا اور خدا حافظ کہہ کر باہر نکل آئی.

***************

"وشمہ میں کہہ رہی تھی کے رافعہ سے نوٹس لے لیں گے انگلش کے". شائنا نے اپنی بچپن کی دوست وشمہ کو مخاطب کیا جو کہ اپنے نوٹس پورے کرنے میں بری طرح غرق تھی.

www.novelsclubb.com

"ہاں یاااار قسم سے میں تو نہ پاگل ہونے والی ہوں نوٹس کاپی کر کر کے".

"تو کس نے کہا تھا مائے ڈیئر فرینڈ کے چھٹیاں کرو اب بھگتو" شائنا نے وشمہ کی کھچائی کرتے ہوئے کہا.

"اچھا چھوڑو. اور بتاؤ کیا چل رہا ہے". وشمہ نے سب کچھ بند کر کے ٹیبل پر ایک سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا. وہ دونوں اس وقت اپنے کالج کی لائبریری میں نوٹس بنانے کی غرض سے بیٹھی تھیں.

"ابھی تو تم میرے ساتھ کینٹین چلو". اس نے اپنی چیزیں بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا.

"ہاں بھوک تو مجھے بھی لگی ہے."

"تو یہ کونسا نئی بات ہے تمہیں کب نہیں لگی ہوتی."

وہ باتیں کرتے ہوئے کینٹین میں آبیٹھیں اور سینڈوچز کھانے لگیں.

"تو اب بتائیں کہ آپ نے کیا خواب دیکھا کل". وشمہ نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا.

"وہی عجیب سے خواب یار میں اتنا ڈر جاتی ہوں. میں خواب میں رو رہی تھی اور کوئی بھی نہیں تھا جو مجھے دلاسا دے میں کیوں روتی ہوں خواب میں؟"

"اچھا تم ٹینشن نہ لو ایسے ہی آتے ہوں گے تم آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو".

"ہاں." اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

**************

"ہاں تو جناب کیا ارادے ہیں کب تک آؤ گے. "معاذ نے وڈیو کال پر شاہمیر سے سلام دعا کے بعد پوچھا.

کالی آنکھوں گوری رنگت اور مغرور سی ناک والا شاہمیر جو کے معاذ کا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا جگری یار بھی تھا.

"کیوں تجھے کیا جلدی ہے آجاؤں گا. "شاہمیر نے اس کی بات ہوا میں اڑائی.

"ہاں ہے مجھے جلدی میری شادی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے اور تیرے بغیر میں یہ ہونے نہیں دوں گا". معاذ نے بڑے مزے سے شاہمیر پہ بم پھوڑا تھا

"ابے تو نے بتایا کیوں نہیں". شاہمیر نے اسکو گھورتے ہوئے کہا.

"بتا تو رہا ہوں".

"واہ کیا بات ہے تو مجھے ولیمہ کھانے کے بعد بتا دیتا یار". شاہمیر کو اس پر بہت غصہ آیا ہوا تھا.

www.novelsclubb.com

"یار مجھے خود آج ماما نے بتایا ہے.“

"اچھا ٹھیک ہے لیکن ابھی رک مجھے سیٹ کا کنفرم کرنے دے". شاہمیر نے غصہ ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا.

"اچھا ٹھیک ہے لیکن جلدی کر شائنا کے پیپرز کے بعد کی ڈیٹ فکس ہو گی".

یہ کہہ کر اس نے کال بند کر دی.

****************

"رات کے کھانے میں کیا کھاؤ گی". آسیہ نے شائنا کو نوڈلز کا باؤل پکڑاتے ہوئے پوچھا. وہ ابھی ابھی کالج سے آئی تھی. اور اس وقت اپنے مخصوص حلیہ میں یعنی کہ کُرتی کے ساتھ جینز پہنے گلے میں دوپٹا مفلر کی طرح لپیٹے اپنے کمر تک آتے بالوں کو فرینچ چوٹی میں گوندھ ہوئے تھی.

"آپ کچھ بھی بنا لیں". اس نے نوڈلز کھاتے ہوئے کہا.

"اچھا ٹھیک ہے لیکن پھر نہ کہنا کے میں نے تو کچھ اور کھانا تھا".

www.novelsclubb.com

"اوکے فائن اب میں پڑھنے جا رہی ہوں". یہ کہہ کر وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں آ کر پڑھنے میں مصروف ہو گئی.

**************

"ماما میری شاہمیر سے بات ہو گئی تھی کہ رہا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر تک آ جائے گا". رات کے کھانے پر معاذ نے سب کو کھانا کھاتے ہوئے بتایا. کال بند کرنے کے کچھ دیر بعد ہی شاہمیر نے اسے اپنی سیٹ کنفرم کر کے میسج کیا تھا.

"ہاں تو پھر ایسا کرتے ہیں کے آپریل کے پہلے ہفتے کی کوئی تاریخ رکھ لیتے ہیں تب تک شائنا کے پیپرز بھی ہو جائیں گے". آسیہ نے خوش ہوتے ہوئے اپنا منصوبہ ان کے گوش گزار کیا.

"واؤ ماما بلکل ٹھیک میرے پاس بھی کچھ ٹائم ہو گا شاپنگ کا". شائنا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا آخر کو اس کے اکلوتے بھائی کی شادی کی بات ہو رہی تھی.

"ویسے شاہمیر بھائی کی سٹڈیز کمپلیٹ ہو گئیں". اس نے عام سے انداز میں معاذ سے پوچھا.

"ہاں اب تو وہ وہاں گھومنے کے لیے رکا ہوا تھا." معاذ نے جواب دیا. اسی طرح خوشگوار سے ماحول ہیں کھانا کھایا گیا.

www.novelsclubb.com

*************

اگلے دن کا سورج طلوع ہوا تو سب کام جلدی سے نپٹانے لگے کیوں کہ آج انکو ظہور ملک کے گھر شادی کی تاریخ طے کرنے جانا تھا.

ظہور ملک اپنے آبائی گھر میں رہتے ہیں اور ان کے تین بچے تھے سب سے بڑا بیٹا زہیر جس کے دو جڑواں بیٹے تھے. اسے چھوٹی سے دو بہنیں زینب اور زارا. زینب کی ایک 5 ماہ کی بیٹی ہے جبکہ زارا کی منگنی دو سال پہلے ماذ سے ہوئی تھی اور اب انکی شادی کی تاریخ رکھنے کے لیے سب ظہور صاحب کے گھر میں اکھٹے ہو رہے تھے.

"شاااا ئناشائنا.. !بیٹا جلدی کرو دیر ہو رہی ہے." امی نے اسکو نیچے سے کھڑے ہو کر آواز دی جو اوپر اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی.

ماں کی آواز پر وہ اپنے حجاب کو درست کرتی باہر نکلی. اس نے ہلکے نیلے رنگ کا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا جس کے بازوں اور گلے پر نفیس سی کڑھائی تھی.

"ماشاءاللہ بہت اچھی لگ رہی ہے میری بیٹی". آسیہ نے اسکو پیار کرتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"Thanks mama".

"چلیں سب ریڈی ہیں نا." معاذ نے اپنے کف کہنیوں تک موڑتے ہوے کہا. اس نے سکن کلر کی کاٹن کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا.

"واہ بھائی جان کیا بات ہے بہت ڈیشنگ لگ رہے ہیں". شائنا نے بھائی کو دیکھتے ہی کہا.

"ہممم چلو اب پہلے ہی لیٹ کروا دیا ہے ابراہیم کا فون آیا تھا وہ کب کا پھوپھو کے ساتھ وہاں پہنچ چکا ہے." معاذ نے اپنی اکلوتی پھوپھو اور انکے بیٹے کا بتایا.

*************

"مبارک ہو زارا بھابھی اب تو آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتیں نا بھابھی کہنے پر". شائنا نے زارا کو اسکے کمرے میں آتے ساتھ ہی گلے لگایا اور مبارک دی. ابھی کچھ دیر پہلے ہی کھانا کھانے کے بعد چائے کے دوران شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی.

"ابھی صرف ڈیٹ فکس ہوئی ہے سو پلیز فلحال میں تمہاری آپی ہی ہوں." زارا نے اسکے گال کی چٹکی بھرتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"اچھا آپا جان." شائنا نا صرف اپنے گھر والوں بلکہ پورے خاندان کی ہی لاڈلی تھی کیوں کہ وہ سب سے چھوٹی تھی.

"کونساناول پڑھ رہی ہیں". جب شائنا کمرے میں داخل ہوئی تھی تو زارا کوئی ناول پڑھنے میں مصروف تھی. زارا اور شائنا میں بس تین سال کا فرق تھا جس کی وجہ سے ان کی بہت بنتی تھی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ دونوں ہی ناولوں کی دیوانیاں تھیں.

"حالم سٹارٹ کیا ہے بہھہتت اچھا ہے تم بتاؤ کونسا پڑھ رہی ہو آج کل".

"میں نے تو ریسینٹلی مصحف ختم کیا ہے."اسنے حالم کا جائزہ لیتے ہوئے کہا.

"اووو کیسا لگا پھر".

"ہمم بہتت اچھا ایار."شائنا نے پرجوش سی ہو کر کہا.

"چلو اب پیپرز تک کوئی ناول نہیں پڑھنے تم نے گیٹ اٹ".

"یہ کیا ظلم ہے". شائنا نے مصنوعی خفگی سے کہا.

"کچھ نہیں کر سکتی میں تمہارا."زارا نے ہار مانتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسکی نہیں سنے گی.

www.novelsclubb.com

اسی طرح کے ہنسی مزاق میں اس شام کا اختتام ہوا. اور شائنا اپنے پیپرز کی تیاری میں جُت گئی.

***************

محبت ذات ہوتی ہے

محبت ذات کی تکمیل ہوتی ہے

کوئی جنگل میں جا ٹھہرے

کسی بستی میں بس جائے

محبت ساتھ ہوتی ہے

محبت خوشبوؤں کی طرح

محبت موسموں کی دھن

محبت آبشاروں کے بکھرتے پانیوں کا من

محبت جنگلوں میں رقص کرتی مورتی کا دھن

محبت اجنبی دنیا میں اپنے گاؤں کی مانند

محبت دل، محبت جاں، محبت روح کا درماں

www.novelsclubb.com

محبت ذات ہوتی ہے

محبت جیت ہوتی ہے

محبت ہار ہوتی ہے

محبت ذات ہوتی ہے

وہ گھر آئی تو ٹی وی لاؤنج سے ہسنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں. وہ ابھی پیپر دے کے آئی تھی آج اسکا چوتھا پیپر تھا.

اس نے اپنی چیزیں رضیہ کو پکڑائیں اور اندر کی طرف قدم بڑھائے. اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا وہ چونک گئی کیوں کہ اندر شاہمیر آسیہ بیگم سے لگا باتیں کر رہا تھا.

وہ جانتی تو تھی کہ وہ آنے والا ہے لیکن کب یہ اسکو معلوم نہ تھا.

"اسلام و علیکم!" اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا اور ایک صوفے کی جانب بڑھ گئی.

"وعلیکم السلام! کیا حال ہے شائنا کیسی ہو." شاہ میر نے خوشگوار انداز میں سلام کا جواب دیتے ہوئے اس سے پوچھا.

وہ آج دو سال بعد اسے دیکھ رہی تھی. وہ جب بھی اسے دیکھتی تھی اسکا دل کسی اور ہی انداز میں دھڑکتا تھا. وہ اسے دیکھنے سے کتراتی تھی کیوں کے جب وہ اسے دیکھتی تھی تو نظر ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا.

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک الحمدللہ آپ کیسے ہیں." اس نے اپنے لہجے کو بدقت نارمل کرتے ہوئے کہا.

"گڈ میں تو ٹھیک ہی ہوں." شاہمیر نے کہا.

"پیپر کیسا ہوا پرنسز." "معاذ نے شائنا کی طرف دیکھا.

"اچھا ہی ہوا ہے." "اس نے صوفے سے آٹھتے ہوئے کہا. اور فریش ہونے کا کہہ کر کمرے میں آ گئی. اسکا اور معاذ کا کمرہ دوسری منزل پر تھا جب کے آسیہ اور افتخار کا کمرہ نیچے تھا.

....................

وہ اوپر اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی. کچھ دیر میں اس نے محسوس کیا کہ وہ رو رہی ہے. وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیوں رو رہی ہے.

## غزل

www.novelsclubb.com

نہیں معلوم اس جذبے کو کیسے نام دیتا میں
کہ کہتے ہیں محبت کی نہیں ہوتی زباں کوئی

بنا یار از داں تنہائیوں کو ہم نے کچھ ایسے

کہ واں محفل سجا لیتے نہیں ہوتا جہاں کوئی

میں کس کو دوش دوں تجھ کو یا اس سنگ دل زمانے کو
نہ جس نے باقی چھوڑا ہے محبت کا نشاں کوئی

تو جا کر دیکھ لینا جب کبھی تجھکو ملے فرصت
انھیں ویرانیوں میں گونجتی ہے داستان کوئی

رات کا کھانا بھی اس نے پڑھائی کا کہہ کر کمرے میں منگوالیا. معاذ اسے بلانے آیا لیکن وہ سلیبس ذیادہ ہے اور ٹائم کم ہے کہہ کر ٹال گئی. وہ اس وقت کسی کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں تھی کیونکہ آج اس پر ایک بھیانک انکشاف ہوا تھا. جسے جھیلنے کے لیے شاید وہ ابھی تیار نا تھی. رات کو مارے باندھے دو لقمے کھا کر وہ ڈائری لکھنے بیٹھی. وہ جب بھی بہت اداس یا بہت خوش ہوتی تھی تو وہ اپنے احساسات کو ڈائری میں لکھا کرتی وہ آج بھی یہی کر رہی تھی.

www.novelsclubb.com

26فروری

"آج شاہمیر کو دو سال بعد اپنے سامنے دیکھا تو میں عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گئی ہوں میں تو ہمیشہ سے یہ ہی سمجھتی آئی تھی کے میں انکی پرسنیلٹی سے متاثر ہوں لیکن آج میں روئی کیوں یہ بات مجھے سمجھ نہیں آتی کیا میں ؟ نہیں ! میں کیسے ایک نامحرم سے محبت کر سکتی ہوں. اے میرے اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ یا اللہ مجھے اس گناہ سے بچا لے. میرا تو جیسے خود پر کوئی اختیار ہی نہیں رہا."ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر اس کے رخسار پہ لڑھکتا ہوا ڈائری کے صفحہ پر جذب ہو گیا.

آگہی کا لمحہ زندگی کے مشکل ترین لمحات میں سے ایک ہوتا ہے اور وہ اس وقت انہی لمحات سے گزر رہی تھی. وہ اسی طرح آنسو بہاتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی.

اسکی آنکھ فجر کی اذان کی آواز سے کھلی وہ اٹھ کر واشروم میں آئی تو اپنے آپ کو دیکھ کر دنگ رہ گئی اسکی آنکھیں مسلسل رونے کیوجہ سے سرخ ہو رہی تھیں. شائنا نے وضو کیا اور نماز ادا کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگی اور پھر بولی

www.novelsclubb.com

"میں کبھی بھی شاہمیر کو دعا میں نہیں مانگوں گی کیونکہ ایک بات کا مجھے کامل یقین ہے کہ اگر اللہ نے میرا نصیب انکے ساتھ لکھا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی انکو مجھ سے نہیں چھین سکتی. بس میرے اللہ مجھے کبھی بھی گمراہ نہ ہونے دینا."

***************

اگلے پورے ہفتے میں وہ پیپرز دینے میں لگی رہی وہ بہت ذہین نہیں تھی لیکن جو کچھ پڑھا کرتی دل لگا کے پڑھتی لیکن اس دن کے بعد سے وہ چاہ کر بھی پوری دلجمعی سے نہ پڑھ سکی.

"ماما! شکر فائنلی میرے سارے پیپرز ختم ہوگئے". گھر میں قدم رکھتے ہی آسیہ بیگم کے گلے لگ کر اس نے بہت خوشی سے کہا.

www.novelsclubb.com

" کیا ہو گیا ہے شائ دیھان سے ابھی گر جاتی تو". ماما نے اسکی پیشانی چومی اور اسکا منہ ہاتھ کے پیالے میں لیتے ہوئے کہا.

"ماما ماما میں بہہت خوش ہوں اب بس میں مزے سے شادی کی تیاریاں کروں گی. ویسے بھائی اور بابا کہاں ہیں". اچانک سے یاد آنے پر وہ بولی تو ماما کہنے لگئیں

"معاذ تو شاہ میر کے ساتھ گیا ہے اور بابا بھی آفس گے ہیں آ پکے."

شاہمیر کا ذکر سنتے ہی اسکے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا. اس دن کے بعد شاہمیر تو آتا جاتا رہا تھا لیکن اس کا اس. سے کوئی سامنا نہیں ہو لا تھا. وہ فریش ہونے کا کہہ کر کمرے میں چلی آئی.

ہاتھ منہ دھو کر جب وہ نیچے آئی تو سب چائے پر اسکا ویٹ کر رہے تھے وہ آئی اور معاذ اور بابا سے ملی شاہمیر کو سلام کیا اور ایک صوفے پر بیٹھ کر سب کی باتیں سننے لگی.

**************

اگلے ہی دن وہ ظہور صاحب کے گھر سے زارا کو لے کر شوپنگ کے لیے چلی گئی. شادی مین صرف دو ہفتے ہی باقی تھے تیاری زور و شوروں سے جاری تھیں وہ گھر واپس آئی تو شام کے سات ہو رہے تھے وہ اپنے کمرے میں آ گئی. وہ اپنے اپکو جتنا بھی مصروف کرتی مگر شاہمیر تو جیسے اس عصاب پر بری طرح قابض ہو چکا تھا. وہ کھانا کھانے کے بعد عشہ کی نماز پڑھنے لگی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی. اور اللہ سے اپنے سکون کی دعا مانگی. اور بے شک اللہ کے نام میں تو بلاشبہ سکون ہے وہ اٹھی اور اپنا ترجمے والا

www.novelsclubb.com

قرآن لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی. وہ پہلے بھی قرآن پڑھتی تھی مگر جب سے اسنے نمرہ احمد کا ناول مصحف پڑھا تھا اسکے بعد سے اسکا ماننا تھا کے صرف تلاوت قرآن پاک ہی نہیں ترجمہ بھی ضروری ہے کیونکہ جب تک اپکو سمجھ ہی نہیں آئے گی تو پھر عمل کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.

***************

اگلے دن اسکی طبیعت کچھ بوجھل سی تھی جس کی وجہ سے وہ پورا دن کمرے میں رہی. دوپہر کا کھانا کمرے میں ہی منگوا کے کھایا آسیہ بھی پوچھنے آئیں تو سر درد کا کہ کر باہر نا آئی.

www.novelsclubb.com

رات کو وہ شاید نہانے کی غرض سے واشروم میں تھی جب معاذ اسکی طبیعت پوچھنے کمرے میں آیا. معاذ نے دیکھا کے وہ کمرے میں نہیں ہے تو اسکا انتظار کرنے لگا اسکی ایک غیر ارادی نظر ٹیبل پر پڑی اسکی ڈائری پر جا ٹھری معاذ نے کچھ تجسس سے اسکی ڈائری اٹھائی اور پڑھنے لگا اور جوں جوں وہ پڑھتا گیا تو جیسے حیرت کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا. اور

بس اسی لمحے اس نے اپنی بہن کو اسکی محبت دلانے کا فیصلہ کیا. وہ تیزی سے ڈائری کو ٹیبل پر رکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا. اب اس کا رخ اپنے ماما بابا کے کمرے کی جانب تھا.

****************

وہ نہا کے کمرے میں آئی تو کچھ حیران ہوئی. اسے معاذ کی آواز آئی تھی لیکن وہ یہاں نہیں تھا. اس نے سر جھٹکتے ہوئے جائے نماز بچھائی اور عشاء کی نماز ادا کی. نماز کے بعد وہ قرآن کھول کے بیٹھ گئی یہ اسکا روز کا معمول بن گیا تھا کہ رات کو مغرب اور عشاء کے بعد وہ کچھ سورتیں پڑھتی اور روز کسی ایک سورت کا ترجمہ پڑھتی آج اس نے سورۃ ملک کا ترجمہ پڑھنا تھا.

www.novelsclubb.com

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے."

"بہت برکت والا ہے وہ کہ تمام بادشاہی صرف اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے."

"وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہی سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے."

اس نے یہ آیت پڑھ کر گہری سانس لی اور سوچا کہ واقعی اس دنیا میں سب سے بڑی حقیقت موت ہے جس سے انسان منہ نہیں موڑ سکتا. انسان چاہے جتنا بھی سخت یا مضبوط کیوں نہ ہو لیکن کسی عزیز کی موت اسے توڑ کر رکھ دیتی ہے.

****************

معاذ نے دروازے پر دستک دی اور اجازت ملنے پر کمرے میں داخل ہوا اور سلام کے بعد بولا.

"مجھے آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے."

"کہو بیٹا خیریت تو ہے." افتخار صاحب نے پر شفقت آواز میں کہا.

"پہلے آپ لوگ وعدہ کریں کہ میری بات کو سمجھیں گے. اور مجھے آپکی مدد بھی چاہیے". معاذ نے کہا.

www.novelsclubb.com

"بولو بھی سہی اب کیوں سسپنس میں ڈال رہے ہو یار!" افتخار نے ہمیشہ کی طرح ہلکے پھلکے انداز میں کہا.

"بابا میں ابھی شائنا کے کمرے میں گیا تھا. مجھے پتا ہے کہ کسی کی ڈائری پڑھنا بری حرکت ہے بٹ آپ کو میری پر تجسس فطرت کا تو علم ہے نا سو میں نے اسکی ڈائری پڑھ لی. بابا شائنا شاہمیر کو پسند کرتی ہے". معاذ نے جھکے سر کے ساتھ آخری بات آہستگی سے کہی.

"یہ کیا کہہ رہے ہو معاذ". آسیہ فوراً سے بولیں جبکہ افتخار خاموش رہے.

"ماما میں چاہتا ہوں کہ آپ ماموں اور ممانی سے انکے رشتہ کی بات کریں اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے". معاذ آہستہ مگر مضبوط انداز میں بولا.

"لیکن ہم یہ بات کرتے ہوئے اچھے لگیں گے". آسیہ پھر بولیں جبکہ افتخار ہنوز خاموش تھے.

www.novelsclubb.com

"اگر ہماری ذرا سی کوشش سے ہم اپنی شائنا کو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی دے سکتے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے. اور میرا نہیں خیال کہ ماموں کو اس فیصلے سے کوئی عتراض ہو گا آخر آپ انکی بڑی بہن ہیں". معاذ اسی تحمل سے بولا.

"سہی کہہ رہے ہو معاذ مجھے فخر ہے تم پر اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو ایسی بات پر مشتعل ہو جاتا اور بہن کو برا بھلا کہتا انتہائی قدم اٹھاتا لیکن تم واقعی بہت مختلف ہو۔" افتخار صاحب اٹھے اور بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے فخریہ انداز میں کہا۔

"بابا مجھے اپنی بہن پر بھی فخر ہے اسنے تو کوئی غلط بات سوچی تک نہیں وہ تو اس بات پر نادم ہے کہ کسی نامحرم کو پسند کرتی ہے اور میں اس سے محبت کے وعدے تو بہت کرتا ہوں لیکن اگر میں اس کی خوشی کے لیے کچھ کر نہ سکا تو پھر میں کیسا بھائی ہوا"۔ معاذ نے بہت جذب سے کہا تھا۔

"شاباش اللہ تعالیٰ سب کو تم جیسا بھائی دے"۔ افتخار صاحب نے اسکے کندھے کو تھپکا۔

"ٹھیک ہے پھر اگر آپ لوگوں کی یہی مرضی ہے تو میں بھی راضی ہوں میرے لیے اس سے اچھا اور کیا ہوگا۔ کل ویسے بھی ہم نے جانا ہی تھا یہ بات بھی ہو جائے گی" آسیہ بیگم ساری بات سن کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب میں چلتا ہوں آپ لوگ ریسٹ کریں۔ گڈ نائٹ۔" یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں آگیا۔

وہ بہت خوش تھا کہ اُسے اپنی بہن کے لیے کچھ کرنے کا موقع ملا. لیکن انسان کہاں قسمت کے کھیل کو جان سکتا ہے اسی طرح معاذ بھی قسمت سے بے خبر تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ جو اپنی بہن کی آنکھ میں آنسو تک نہیں آنے دیتا تھا وہ اپنی بہن کو تا عمر کا دکھ دینے والا تھا.

*****************

اگلے دن کا سورج طلوع ہوا تو اس میں عجیب سی پژمردگی طاری تھی بوجھل سا ماحول تھا جیسے آج سورج طلوع ہونا ہی نہیں چاہتا تھا.

"ماما! ماما! میں تایا ابو کے گھر جاوں گی ڈھولکی ہے آج شام میں ویسے بھی تین دن میں بھابھی نے مائیوں بیٹھنا ہے". شائنا نے ناشتہ سے فارغ ہو کر ماما سے کہا جو اس وقت کیچن کا کام سمیٹ رہیں تھیں.

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے جان لیکن ہم نے تو شام میں شاہمیر کے گھر جانا ہے ونیزہ نے کھانے پر بلایا ہے". ماما نے اسے اپنے رات کے پلان کا بتایا اور پھر بولیں. "تم نہیں جاؤ گی؟"

"نہیں میں تو ابھی یہی کہنے والی تھی کے ڈرائیور سے کہ کر مجھے تایا ابو کے گھر بھیج دیں."شائنا نے شاہمیر کے گھر جانے کا سنا تو فوراً سے بولی اس نے جانا تو شام تک تھا لیکن اب وہ جلد چلی جانا چاہتی تھی. ماما اسکا گریز سمجھتے ہوئے بولیں.

"اوکے تم ریڈی ہو جاؤ."

"تھینکس! آپ نہیں آئیں گی."

"نہیں تم جاؤ."انکے کہنے پر وہ انکو گلے لگاتی اپنے کمرے میں آگئی.

*****************

تیار ہو کہ وہ نیچے آئی تو چائے کا دور چل رہا تھا شادی کے دن قریب تھے سو معاذ اور افتخار صاحب زیادہ تر گھر میں ہی ہوتے تھے.

"کیسے ہیں بابا؟"وہ سلام کرنے کے بعد بابا کر پاس آ کے بیٹھ گئی. معاذ ان کو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ شائنا کو کسی بات کا علم نہیں ہونا چاہیے.

"میں تو ٹھیک ہوں پرنسس لیکن یہ بتائیں کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کل سے نظر نہیں آئیں". افتخار صاحب نے بیٹی کو سرزنش کرتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"و..وہ  بابامیری طبیعت خراب تھی تھوڑی سی لیکن اب میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں". شائنانے وضاحت دینے کے سے انداز میں کہا.

"اچھی بات ہے یہ ناہومیری بارات والے دن تم بیمار ہوئی بیٹھی ہو". معاذ نے شرارت سے کہا.

"نہیں ہوتی ٹینشن نہ لیں آپ. اچھااب میں چلتی ہوں". وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی. اسنے پیرٹ گرین کلر کاشفون کاسوٹ پہن رکھاتھاساتھ شوکنگ پینک کلر کا حجاب لیے کسی بھی آرائش وزیبائش کے بغیر وہ کوئی پیاری سی پری معلوم ہورہی تھی وہ سب کو سلام کرتی گاڑی میں بیٹھ گئ.

کاش وہ جان پاتی کہ اب وہ کبھی بھی اس گھر میں ایسی ہنستی کھیلتی نہیں آنے والی تھی لیکن جس چیز کا جو وقت مقرر ہوتا ہے وہ اسی وقت پر معلوم ہوتی ہے.

www.novelsclubb.com

******************

ملک وسیم احمد آسیہ بیگم کے چھوٹے بھائی تھے. جن کی بیگم کا نام ونیزہ اور بیٹے کا نام شاہمیر ملک تھا. شاہمیر اور معاذ ہمعمر تھے جس کی وجہ سے شروع سے ہی ایک دوسرے

کے بہترین دوست رہے شاہمیر کو چونکہ میڈیکل میں انٹرسٹ تھا سو وہ MBBS کے بعد نیورولوجی میں سپیشلزیشن کے لیے USA چلا گیا جبکہ معاذ شروع سے ہی بزنس میں انٹرسٹڈ تھا اور بزنس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اپنے بابا کے ساتھ ہی انکا آفس سنبھال رہا تھا.

معاذ کی مرضی سے ہی اس کا رشتہ زارا سے طے کیا گیا تھا. زارا کے پہلے تو اس کے لیے زیادہ خاص احساسات نہ تھے لیکن اب چونکہ شادی ہو رہی تھی سو اس نے بھی معاذ کے حوالے سے بہت سے خواب سجا رکھے تھے.

***************

معاذ نے وسیم احمد کی خوبصورت سی کوٹھی کے سامنے گاڑی روکی. اور ہارن دیا بڑا سا کالے رنگ کا گیٹ ہارن کی آواز سنتے ہی گارڈ نے کھول دیا. معاذ نے گاڑی اندر لے جا کر روکی اور ماما اور بابا کے ہمراہ اندر کی جانب بڑھا. شاہمیر اندر لاؤنج میں بیٹھا فون پر لگا تھا جبکہ ونیزہ کیچن میں تھیں اور وسیم صاحب ابھی آفس سے آ کے فریش ہونے گئے ہوئے تھے.

www.novelsclubb.com

شاہمیر نے انکو آتے دیکھ کر فون جیب میں ڈالا اور اپنی پھوپھی جان اور پھوپھا جان کو نہایت مؤدب انداز میں سلام پیش کیا. اور معاذ سے بغلگیر ہوتے ہوئے اسکے پیٹ میں ایک مکا جڑ دیا.

"اہھہہ ظالم انسان مارا کیوں". معاذ نے چیخ مار کے کہا.

"تجھے کہا بھی تھا کہ جلدی آئیں لیکن نہیں معاذ صاحب کہاں کب جلدی پہنچ کر اپنی قسم توڑ سکتے ہیں. "

شور کی آواز سن کر و نیزہ لاؤنج میں داخل ہوئیں. جہاں وہ دونوں اپنی چونچے لڑانے میں مگن تھے جبکہ افتخار اور آسیہ اپنی مسکراہٹ روکنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے. انھی دونوں سے تو رونق تھی گھر کی.

" کبھی تو انسانوں کی طرح کوئی بات کر لیا کرو تم لوگ." و نیزہ نے اندر آتے ہی ان دونوں کو گھر کا.

www.novelsclubb.com

"مامی جان انسان اور یہ بہت افسوس لیکن دونوں بہت مختلف چیزیں ہیں. "ماذ نے دھپ سے شاہمیر کے ساتھ صوفے میں دھنستے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا.

"معاذ صاحب یاد کریں میں اور آپ ایک ہی سپیش شپ سے لینڈ ہوئے تھے."

شاہمیر کہاں پیچھے رہ سکتا تھا فوراً سے پہلے حساب برابر کیا. جب انھوں نے دیکھا کہ وہاں موجود نفوس ان سے بے نیاز اپنی باتوں میں مصروف ہیں تو وہ بھی اپنی باتیں کرنے لگے.

"اسلام علیکم آپا!" وانیزہ نے آسیہ کے گلے ملتے ہوئے سلام کیا اور افتخار صاحب سے بھی سلام کیا.

"اور آپا یہ شائنا کہاں ہے". مامی نے شائنا کو نہ پایا تو بولیں.

"وہ دراصل آج وہ زارا کی طرف چلی گئی تھی صبح ہی". ماما نے بتایا. انھیں باتوں میں وسیم آگئے اور پھر کچھ ہی دیر میں سب نے کھانا کھایا. جس کے بعد معاذ شاہمیر کو لیے اس کے کمرے میں چلا گیا اور بڑے لاؤنج میں چائے پینے کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے.

"وسیم میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ ہم شاہمیر اور شائنا کا رشتہ طے کر دیں." آسیہ نے باتوں کے دوران اچانک کہا.

www.novelsclubb.com

انکی بات پر سب چپ ہو گئے جبکہ ونیزہ فوراً بولیں.

"ہائے آپا آپ نے تو سچ میں میرے دل کی بات کر دی میں تو خود شائنا کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی تھی لیکن ڈرتے بات نہ کرتی کہ آپ لوگ کیا سوچیں گے کہ ابھی تو بچی پڑھ رہی ہے."

وانیزہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی تھیں جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ بہن بھائیوں کے لیے ترسیں تھی اسلیے انھوں نے ہمیشہ سے آسیہ کو بڑی بہن مانا تھا.

سب لوگوں نے اس بات کی تائید کی اور معاذ کی شادی کے دوران ہی انکی منگنی کرنے کا فیصلہ طے پایا.

***************

ادھر شائنا اور اسکے سب کزنز خوب مزے کر رہے تھے لڑکیوں اور لڑکوں نے الگ الگ ٹیمز بنا رکھی تھیں لیکن ان میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو خوشی سے گانے تو گا رہا تھا مگر وہ کس قدر ٹوٹا ہوا تھا یہ صرف وہ جانتا تھا. کیونکہ اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے دیکھنا اس دنیا کا سب تکلیف دہ عمل ہے.

www.novelsclubb.com

ابراہیم جو کہ معاذ کی پھوپھو کا بیٹا تھا اور معاذ سے ایک سال چھوٹا تھا وہ اچھے دوست تھے لیکن جو دوستی معاذ کی شاہمیر سے تھی وہ کسی اور سے نہ تھی اسکی بھی ایک خاص وجہ تھی مگر چونکہ ہر راز اپنے وقت پر کھلتا ہے سو اس راز نے بھی اپنے وقت پر کھلنا تھا. ابراہیم بہت پہلے سے ہی زارا سے محبت کرتا تھا مگر معاذ سے اس کا رشتہ طے ہونے کے بعد اس نے کسی طرح صبر کر لیا تھا مگر اب جبکہ شادی ہو رہی تھی تو وہ بہت تکلیف میں تھا.

****************

وہ سب اس وقت احمد ولا کے پورچ میں موجود تھے. سب کو خدا حافظ کہہ کر معاذ نے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی شاہمیر نے اسے بہت کہا کہ آج رات رک جا مگر اس نے کہا کہ رات کافی ہو چکی ہے اور میں بابا کو ڈرائیونگ نہیں کرنے دے سکتا. لیکن شاید وہ نہیں جانتا تھا کہ جب موت نے آنا ہوتا ہے تو وہ گھر میں بھی آجاتی ہے.

www.novelsclubb.com

وہ بہت سمودلی ڈرائیو کرتا تھا یا شاید وہ ہر کام ہی بہت تحمل سے کرنے کا عادی تھا. ابھی وہ آدھے راستے میں تھے انھوں نے شائنا کو بھی لینا تھا سو وہ ملک ہاؤس جا رہے تھے کے جب اچانک سے ہی ایک ٹرک فل سپیڈ میں سامنے سے آتے ہوئے ان سے ٹکرایا. یہ سب اس قدر اچانک تھا کے معاذ کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا.

*****************

رات کے بارہ بج چکے تھے لیکن ابھی تک شائنا کو لینے کوئی نا آیا تھا گیارہ بجے کے قریب معاذ کی شائنا سے بات ہوئی تھی کہ وہ راستے میں ہیں اسلیے وہ اور زینب باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے باقی سب سونے جا چکے تھے. لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اب معاذ اسکو کبھی لینے نہیں آنے والا تھا. پونے ایک بجے تک وہ پریشان ہو کر مسلسل اسکے فون پر کال کرنے لگی. لیکن اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا. وہ ماما اور بابا کے نمبر زپر بھی کالز کر چکی تھی. ابھی وہ درود شریف پڑھ کر دعا ہی کر رہی تھی کے اسکا فون بج اٹھا نمبر انجان تھا مگر اس نے اٹھا لیا دوسری جانب سے بہت پریشان آواز گونجی اسکو ایک منٹ بھی نہ لگا آواز پہچاننے میں یہ شاہمیر تھا.

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام! معاز بھائی فون نہیں اٹھا رہے کیا اپکو پتا ہے وہ کہاں ہیں". وہ سلام کہ فوراً بعد بولی.

"شائنا تمہارے پاس اس وقت کوئی ہے۔"اس نے شائنا کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

اسوقت لاؤنج میں سبھی موجود تھے سوائے زارا کے اسنے اور زینب نے پریشان ہو کر سب کو بلا لیا تھا۔ شائنا سب کو ایک نظر دیکھا سب اسی کی طرف متوجہ تھے۔

"ج... جی سب ہیں۔"وہ پریشانی میں بس اتنا ہی بول پائی۔

"ٹھیک ہے ایسا کرو زھیر بھائی کو فون دو"۔اس نے عجلت بھرے انداز میں کہا۔

"جی اچھا۔"اس نے یہ کہہ کر فون زھیر کی طرف کیا۔ وہ کچھ تذبذب کے ساتھ فون پکڑ کر ایک طرف چلا گیا۔

"اسلام و علیکم۔۔! بھائی وہ.... وہ معاذ لوگوں کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آپ فوری آجائیں۔"اس نے ہسپتال کا نام بتایا۔ یہ کہہ کر شاہمیر نے فون بند کر دیا جبکہ زھیر تو جیسے بے دم سا ہو گیا تھا۔ اس نے ہمت کی اور تایا جان کو بتایا شائنا ان تمام پل خاموش رہی مگر جب زھیر اور تایا جان نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تو وہ چیخ اٹھی۔

"آخر ایسا کیا ہو گیا ہے جو سب مجھے کچھ بتا نہیں رہے معاذ بھائی کہاں ہے اور یہ فون کیوں آیا تھا اور آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔"وہ ہزیانی انداز میں تایا جان کا بازو پکڑے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"شائنا بچے معاذ کی گ.. گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے." انھوں نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا.

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تایا جان". اس نے کچھ اور بری طرح روتے ہوئے کہا. اور پھر فوراً بولی.

"چلیں میں بھی جاؤں گی". یہ کہہ کر اس نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے. اس کا انداز حتمی تھا جیسے اب کسی کی ایک بھی نہ سنے گی. تایا جان اور زھیر دونوں گاڑی میں بیٹھے اور زھیر نے گاڑی ہسپتال کے راستے پر دوڑا دی.

****************

وہ جب ہسپتال پہنچے تو شاہمیر کھڑا مسلسل کسی سے بحث میں مصروف تھا. انکے قریب جانے پر ڈاکٹر صاحب نے زھیر کو بتایا کے معاذ کی کنڈیشن بہت سیریس ہے اور آسیہ کی بھی لیکن معاذ کا خون چونکہ بہت ذائع ہو چکا ہے سو وہ دعا کریں اور جب زھیر نے افتخار صاحب کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صاحب چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولے.

"وی آر ویری سوری مسٹر ملک بٹ ہم انھیں نہیں بچا سکے۔"ڈاکٹر صاحب یہ کہنے کے بعد آپریشن تھیٹر میں چلے گئے جبکے شائنا نے شاہمیر کی طرف دیکھا جو اپنے آنسو پینے میں ناکام ہو چکا تھا۔ شائنا ساکت تھی وہ ایک جھٹکے سے شاہمیر کی طرف لپکی اور منت بھرے انداز میں کہنے لگی۔

"شاہ......شاہمیر آپ ج.. جائیں نا آپ تو ڈاکٹر ہیں میرے بابا کے پاس کوئی نہیں ہو گا آپ دیکھیں شاہمیر میرے بابا کو کچھ نہیں ہوا کوئی کچھ بول کیوں نہیں رہا اور آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہوئے ہیں۔"اسنے آخر میں چنگھاڑتے ہوئے شاہمیر کو دھکا دیا۔

تایا جان تو یہ سب سنتے ہی کرسی پر ڈھے سے گئے اور زھیر نے آگے بڑھ کر شائنا کو روکا جو مسلسل چیخ رہی تھی۔ اسی دوران ڈاکٹر صاحب نے باہر آنے پر اس کے سر پر بچا تھوڑا سا آسمان بھی کھینچ لیا گیا کیونکہ معاذ بھی خالق حقیقی سے جا ملا تھا۔

یہ سن کر شائنا زمین بوس ہو گئی شاہمیر نے اسکو پکڑنا چاہا مگر وہ گر چکی تھی۔ شاہمیر خود بھی تو اسی لمحے اسی پل مر گیا تھا اور یقیناً اگر وہ مرد نہ ہوتا تو اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکتا۔

www.novelsclubb.com

**************

وہ سب اس وقت ہسپتال میں ہی تھے. شائنا کا شدید صدمہ کے باعث نروس بریک ڈاؤن ہو چکا تھا وہ اب تک بیہوش تھی سب کا ہی اس قیامت پر برا حال تھا قیامت ہی تو تھی پچھلی رات اور ہوتی کیا ہے قیامت جب کسی کے سائبان اس کے سر سے اٹھ جائیں جب ایک دوست سے اسکا جان سے پیارا دوست دور ہو جائے. جب ایک مائیوں کی دلہن کا دلہا مر جائے تو کیا یہ قیامت نہ تھی؟

آسیہ اس وقت خطرے سے باہر تھیں مگر اگلے چھے گھنٹے بہت اہم تھے کیونکہ وہ اب تک بیہوش تھیں. اسوقت صبح کے چھے بج رہے تھے زارا کو جب اس سب کا علم ہوا تو اسنے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا.

"کیوں کیوں معاذ کیوں کیا ایسا اگر چھوڑ کر ہی جانا تھا تو میرے دل میں اپنی محبت کیوں کر پیدا کر دی. میں نے تو صرف تم سے محبت کی تھی اور...

..اور تم بھی تو کرتے تھے کیوں کی قسمت نے مجھ سے یہ ستم زریفی آخر کیا قصور تھا میرا! میرے اللہ!" زارا جو سب کے سامنے چپ تھی کمرے میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی.

میں ان آنکھوں میں موتی رولتی رہتی ہوں روزانہ

محبت درد کی مانند میرے دل میں بسی رہنا

مجھے اندر کی تنہائی سے ڈر لگتا ہے ہر لمحہ
میری باہر کی دیوار مجھے ردا دینا

جدائی کی سبھی رسمیں نبھائی ہیں صنم تو نے
وہ اور ہونگے جنہیں راس آگیا صبر اور ستم سہنا

نہ بھولی ہوں نہ بھولوں گی کبھی تیری رفاقت کو
تیرے بارے میں سچ لکھنا تیرے حق میں دعا کرنا
(از رابعہ نورین)

www.novelsclubb.com

****************

سب ہی لڑکے نڈھال تھے کیونکہ معاذ تھا ہی ایسا وہ ہر دل عزیز شخصیت کا مالک تھا اتنا سلجھا ہوا اور ان سب کی پریشانیوں کو اپنا بنا کر حل کرنے والا اب جبکہ ان سب نے اسکی شادی پر

بھنگڑے ڈالنے تھے اب یہ لوگ اسی معاذ کا جنازہ اٹھانے والے تھے. قسمت کے آگے نہ پہلے کبھی کسی کی چلی ہے اور نہ چل سکتی ہے. شائنا کو ہوش آچکا تھا اور وہ اب چیخ نہیں رہی تھی اب تو وہ بس آنسو بہا رہی تھی کیونکہ اب اس کی ضد پوری کرنے والے اس کے ایک آنسو پر پورا گھر سر پر اٹھا لینے والے اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے.

"بھائی بابا آپ کہاں ہیں میں اکیلی ہوں آپ کی پرنسس رو رہی ہے آپ سن کیوں نہیں رہے." وہ متورم آنکھوں کے ساتھ خلا میں گھورتی کہہ رہی تھی اس کی ڈرپ ابھی باقی تھی. انہیں ثانیوں میں وشمہ دروازہ کھول کر اندر آگئی.

"وش.... وشمہ دیکھو نا بھائی کیسا مزاق کر رہے ہیں تم.... تم انھیں بتاؤ نہ کے میں نے ہار مان لی ہے ہاں میں ہار چکی ہوں." وہ وشمہ کے گلے لگ کر ایک دفعہ پھر اپنا ضبط کھو چکی تھی.

"ب.... بس میری جان خدا کے لیے صبر کرو." وشمہ کے تو خود کے آنسو نہ روک رہے تھے وشمہ کا کوئی بھی بھائی نہ تھا اسلیے اسنے شروع سے ہی معاذ کو بھائی بنا لیا تھا اور وہ بھی تو اسکا بھائیوں کی طرح ہی خیال رکھتا تھا.

www.novelsclubb.com

"کیسے کروں میں صبر وشمہ میں کیوں زندہ ہوں میں کیوں نہ مر گئی." وہ اسکے گلے سے لگی روتے ہوئے کہہ رہی تھی.

"نہ شائنا صبر تو کرنا ہو گا تمہیں! اور صبر تو وہ ہی ہوتا ہے نا جو اسی وقت کر لیا جائے جب دکھ ملے۔" وشمہ نے اسکا سر سہلاتے ہوئے کہا۔

"سہی کہا مگر وشمہ میں نے جس بھائی کے سر پر سہرا دیکھنا تھا میں اسکو کفن میں لپٹا کیسے دیکھوں میرے بابا جن کو دیکھے بغیر میری صبح نہ ہوتی تھی انکے بغیر میں صبر کیسے کروں۔" وہ بے تحاشا رونے لگی۔

"شائنا پلیز تم اس وقت آنٹی کے لیے دعا کرو۔" اس نے اسکو چپ کرانے کی کوشش کی۔

*******************

شائنا کو شاہمیر نے ونیزہ اور وسیم کے ساتھ گھر بھجوا دیا تھا۔ وہ خود سب کو بھیج کر قبرستان آ گیا تھا۔ اور معاذ کی قبر پر بیٹھے اس نے اپنے ضبط کیے آنسو بہا دیے تھے۔

وہ ہمیشہ سے ہی ہر کسی سے ریزروڈ رہتا تھا لوگ اسے مغرور بھی کہتے تھے لیکن وہ شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ قریب معاذ کے تھا۔ معاذ تو مانو اس کا سب کچھ تھا۔ وہ معاذ کے

www.novelsclubb.com

بغیر اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا. لیکن جب تک یہ سانسوں کی مالا چلتی رہتی ہے انسان کو زندہ رہنا ہی پڑتا ہے.

"معاذ میں آج تجھے اس بات کا یقین دلاتا ہوں کے میں تجھ سے کیا آخری وعدہ اپنی زندگی کی آخری سانس تک نبھاؤں گا. معاذ تو مجھے کیوں اکیلا چھوڑ گیا لیکن میں بھی تیرے مجرموں کو سزا دلوا کر ہی دم لوں گا."

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اب اسے ایک بہت بڑا اور اہم کام کرنا تھا.

*********************

"ماما آپ کی طبیعت اب کیسی ہے." شائنا نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا. وہ حتی الامکان کوشش کر رہی تھی کہ ان کے سامنے نارمل رہے کیونکہ شاہمیر نے اسے کہا تھا کہ وہ انکے سامنے نہ روئے. اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ان کی دنیا اجڑ چکی تھی. آسیہ کا بھی بہت برا حال تھا. اس کے پوچھنے پر انھوں نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا. کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے پھر آسیہ بیگم بولیں.

"تم باہر جاتے وقت وسیم کو اندر بھیجو." یہ اشارہ تھا کہ وہ وہاں سے چلی جائے.

www.novelsclubb.com

وہ اٹھتی ہوئی اپنے سر پر سے ڈھلکے دوپٹے کو صحیح کرتی باہر کی جانب بڑھ گئی. وہ اس وقت وسیم احمد کے ساتھ آئی تھی.

اور شاہمیر کو انھوں نے کچھ دیر گھر جا کر آرام کرنے بھیجا تھا اور تایا جان بھی اس وقت زھیر کے ساتھ آئے ہوئے تھے اس نے بتایا تو وہ دونوں ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے.

"اسلام و علیکم کیسی طبیعت ہے اب آپ کی آپا؟" وسیم احمد نے فکر مندی سے پوچھا تھا.

"میں کیسی ہو سکتی ہوں وسیم؟" ان کے انداز میں بے بسی تھی اور ہو بھی کیا سکتا تھا.

"آپا خدا کے لیے صبر سے کام لیں ہم قدرت کے فیصلوں کے آگے کہاں کچھ کر سکتے ہیں." انھوں نے آگے بڑھ کر انکو اپنے ساتھ لگایا.

"ہاں آسیہ یہ تو تا عمر کا روگ ہے لیکن جب تک ہم صبر کی کوشش ہی نہیں کریں گے تو آئے گا کیسے." وہ ظہور ملک جو بہت رعب دار شخصیت سمجھے جاتے تھے اپنے بھائی اور بھتیجے کی موت کے بعد بہت ٹوٹ گئے تھے.

"جی بھائی صاحب آپ ٹھیک کہتے ہیں. اسلیے میں نے ایک فیصلہ کیا ہے." انھوں نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"کیسا فیصلہ ؟"دونوں نے ہی حیرت سے پوچھا.

"پہلے آپ دونوں وعدہ کریں کے میری بات سمجھیں گے اور مانیں گے بھی."

انھوں نے حتمی انداز میں کہا.

"اچھا ٹھیک ہے."جواب دیا گیا.

"شاہمیر اور ابراھیم کہاں ہیں ؟"انکی اس بات پر وہ دونوں ہی تزبزب سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے.

"شاہمیر کو میں نے گھر بھیج دیا تھا اور ابراہیم اپنی امی کو لینے گیا ہے."وسیم صاحب نے کہا.اس سے پہلے کہ وہ اگلی بات کہتیں سلام کرتے ہوئے وہ دونوں ماں بیٹا اندر داخل ہوئے.

"اچھا ہوا تم آگیں اب سب سے ساتھ ہی بات ہو جائے گی.ابراہیم تم فلحال باہر جاؤ."ان کے کہنے پر ابراہیم تابعداری سے باہر نکل آیا.

www.novelsclubb.com

"میں چاہتی ہو کہ ہم سادگی سے اسی روز زارا کا نکاح ابراہیم سے کر دیں اور انھیں کے ساتھ شاہمیر اور شائنا کا بھی.رشتہ تو معاذ اور افتخار اپنی زندگی میں ہی طے کر چکے تھے."انھوں نے دل میں اٹھتی ٹیس کو دباتے ہوئے کہا.یہ صرف وہی جانتیں تھیں کہ

کس مشکل سے انھوں نے معاذ کی دلہن کو کسی اور کی دلہن بنانے کا کہا تھا. ہفتہ ہو چکا تھا معاذ اور افتخار کو اس دنیا سے گئے.

"لیکن آسیہ بھابھی. " ثمرین نے کچھ کہنا چاہا. لیکن وہ ان کی بات بیچ میں ہی ٹوکتے ہوئے بولیں.

"کیا تمھیں کوئی اعتراض ہے یا ابراہیم کو. "

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مگر یہ سب..... "

"اگر مگر کچھ نہیں کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی سے تو اسکی شادی ہونی ہی ہے نہ تو ہم اسے طے شدہ تاریخ میں ہی کیوں نہ بیاہ دیں کیا ظہور بھائی آپ کو کوئی اعتراض ہے. " انھوں نے آخری بات ظہور کی طرف دیکھ کر کہی.

"نہیں! "یک لفظی جواب آیا تھا وہ تو ابھی تک حیران تھے.

"بس پھر ٹھیک ہے انتظامات مکمل کرلیں تو بہتر ہے. "انھوں نے قطعی انداز میں کہا. وہ سب تو حیران رہ گئے کہاں دیکھا تھا ان سب نے آسیہ کا یہ روپ وہ تو بہت نرم اور ہمیشہ دوسروں کا کہا مانتیں تھیں مگر آج تو وہ کوئی اور ہی لگ رہیں تھیں.

******************

جب یہ بات کر کے وہ لوگ کمرے سے نکلے تو شائنا کمرے میں داخل ہوئی.

"ماما." وہ آئی اور انکے ساتھ بیٹھ گئی.

"اچھا ہوا تم آگئی مجھے تم سے بات کرنی ہے." انکے کہنے پر وہ انکی طرف دیکھنے لگی.

"میں تمہارا اور شاہمیر کا نکاح کرنے لگی ہوں." انھوں نے بہت آرام سے اس کے سر پر بمب پھوڑا تھا.

"ی.. یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں ماما ایسا کیسے ہو سکتا ہے." اس نے بے یقینی سے کہا.

"کیوں نہیں ہو سکتا اس میں برائی ہی کیا ہے اور ویسے بھی تمہارے بابا یہ رشتہ طے کر چکے تھے نکاح نہیں تو منگنی تو ویسے ہی ہو جانی تھی لیکن جیسے اللہ کو منظور." وہ انکے گلے لگ کر خوب رو دی تھی. کیونکہ وہ آج اس قسمت نامی چیز کو جان چکی تھی.

www.novelsclubb.com

*****************

شاہمیر اس وقت اپنی ماں کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا اور ونیزہ اسکے براؤن بالوں میں اپنی پوریں گھما رہیں تھیں.

"شاہمیر تم راضی ہونا بیٹا اس نکاح سے. "وسیم احمد نے گھر آتے ہی ان دونوں کو وہ بات بتادی تھی اور دونوں نے ہی کوئی اعتراض نہ کیا تھا کیونکہ ابھی صرف نکاح ہورہا تھا.

"امی میں معاذ کی کہی آخری بات پر کیسے کوئی اعتراض کرسکتا ہوں امی میرا دل نہیں مانتا کہ وہ چلا گیا ہے ہمیں چھوڑ کر امی کیوں کیا اس نے ایسا. "وہ چھے فٹ کے قد کا مرد اس وقت اپنی ماں کی گود میں کسی بچے کی طرح رو رہا تھا کیونکہ جو گیا تھا نا وہ اسی کے وجود کا حصہ تھا.

"بیٹا ہم کیسے اللہ کے فیصلے کو سمجھ سکتے ہیں صبر کرو میرے بچے آپا اور شائنا نے بھی تو کیا ہے نا؟ "وہ اسکو سمجھانے کی کوشش کررہیں تھیں.

****************

www.novelsclubb.com

یہ ایک ہفتہ کیسے پر لگا کر اڑا کچھ پتا ہی نہ چلا زارا نے تو بہت شور مچایا اس بات پر لیکن پھر جب آسیہ نے اسے سمجھایا تو وہ چپ ہوگئی. تمام انتظامات ملک ہاؤس میں کیے گئے تھے. بس کچھ قریبی رشتہ داروں کو بلایا گیا تھا. سب ہی اداس تھے لیکن خوش دکھائی دینے کی ناکام کوششیں جاری تھیں.

زارا ریڈ اور گولڈن کے امتزاج سے بنے اس خوبصورت لہنگے اور نفاست سے کیے گئے میک آپ میں کسی اپسرا سے کم نہ لگ رہی تھی اسکے چہرے کی سوگواری اس کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی.

شائنا نے اس کے برعکس سفید اور گولڈن رنگ کا غرارہ پہن رکھا تھا اس پر لال رنگ کے دھاگے سے نفیس پھول بنے تھے جو اسکو بہت خوبصورت بناتے تھے. میک اپ کے نام پر اس نے بس آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر گلابی رنگ کا لپ گلوس لگا رکھا تھا اور بالوں کا جوڑا بنائے اس پر نفاست سے کیے دوپٹے میں وہ کوئی پری ہی لگ رہی تھی.

****************

اپنے کمرے کی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ اپنے اوپر پرفیوم سپرے کر رہا تھا. وائٹ کلر کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے اسکے اوپر کریم کلر کی واسکٹ اس کے براؤن بال اکثر چھوٹے ہی ہوتے تھے مگر ان کچھ دنوں میں کٹنگ نہ کرانے کے باعث کافی گھنے لگتے تھے اس نے جیل کی مدد سے بالوں کو پیچھے کی طرف جمار کھا تھا. وہ بلاشبہ بہت وجیہ لگ رہا تھا. وہ معاذ کو

www.novelsclubb.com

شدت سے یاد کر رہا تھا لیکن وہ مطمئن تھا کہ وہ معاذ سے کیا وعدہ پورا کرنے جا رہا تھا. اس نے خود پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل آیا.

******************

ابراہیم نے تو سوچا تک نہ تھا اسے اپنی محبت ایسے مل جائے گی وہ خوش تھا لیکن جب دل پر اتنا گہرا زخم لگا ہو تو ہر خوشی ادھوری لگتی ہے. معاذ ابراہیم کو بھی بہت عزیز تھا ایسا ہی تھا وہ ہر ایک کے دل میں بستا تھا لیکن کہتے ہیں نا کہ اچھے لوگ جلد چلے جاتے ہیں وہ بھی بہت جلد چلا گیا تھا.

وہ بھی سفید ہی رنگ کے سوٹ پر کالے رنگ کی واسکٹ میں ملبوس بہت خوبرو لگ رہا تھا. سیاہ آنکھوں میں ایک انوکھی سی چمک تھی کالے رنگ بالوں کو پیچھے کی طرف جمائے ہوئے تھا. وہ تیار ہو کر نیچے پہنچا تو سب تیار تھے اس کے آتے ہی وہ لوگ ملک ہاؤس کے لیے روانہ ہو گئے.

www.novelsclubb.com

*****************

پہلے ابراہیم اور زارا کا نکاح ہوا اور پھر شاہمیر اور شائنا کا. نکاح کے بعد جب سب باہر چلے گئے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئیں وہ شروع سے ہی کافی قریب تھیں دونوں ہی کے ذہن میں اپنی ک گئی بہت سی باتیں تھیں. کیا سوچ رکھا تھا اور کیا ہو رہا تھا.اسی کا نام زندگی ہے کہ انسان جو مرضی سوچتا رہے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے.

"بس کر دیں اب آپ دونوں اور زارا آپی آپ نے تو اپنا سارا میک اپ بھی خراب کر لیا ہے. "وشمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا.

"ہاں بس زارا آپی بس کریں. "شائنا نے بھی آنسو صاف کرتے ہوئے وشمہ کی تائید کی.

"وہ میں بتانے آئی تھی کہ سب کہہ رہے ہیں کہ اب کافی دیر ہو چکی ہے تو چلیں. " اس نے ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا. زارا رخصتی کا سن کر پھر سے رونے لگی اس نے کب معاذ کے علاوہ کسی کو سوچا تھا. لیکن اب تو وہ تھی بھی کسی اور کے نکاح میں.

****************

www.novelsclubb.com

سب کی دعاؤں میں وہ اپنے گھر سے رخصت ہو چکی تھی. رخصتی کے بعد شاہمیر نے ہی شائنا اور آسیہ کو گھر چھوڑا تھا. شاہمیر اور وسیم دونوں نے ہی انکو بہت کہا تھا کہ یا وہ انکے گھر چلیں یا پھر ادھر ہی رہیں لیکن وہ دونوں ہی نہ مانیں تھیں. کیونکہ آج کی رات سب پر ہی بھاری تھی لیکن ان دونوں ماں بیٹی کے لیے کچھ زیادہ ہی مشکل تھی.

*****************

اس نے اپنے کمرے میں آتے ہی سب کچھ اتارا اور وضو کرنے کے لیے چلی گئی. اس نے عشاء کی نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنسو ایک تواتر سے بہتے ہوئے اس کی مخروتی ہاتھوں میں جذب ہونے لگے.

"میں نے کب شاہمیر کی خواہش کی تھی. کوئی مجھ جتنا بھی خوش قسمت ہے یا نہیں کوئی مجھ جیسا بھی بدنصیب ہے؟ نہیں! کیوں اللہ آپ نے تو مجھے ایک من چاہا مرد دے کر مجھ سے دو بے حد محبت کرنے والے لے لیے. سب کہتے ہیں صبر اور حوصلے سے کام لو کیا اس سے لوٹ آئیں گے جانے والے. کس قدر تکلیف دہ بات ہے کہ جب ایک خاک سے

ہی بنا پتلا خاک ہی میں جا سوئے. کیسے بتاؤں سب کو کہ نہیں آتا مجھے صبر .اے اللہ مجھ پر رحم فرمامیں اس قابل تو نہ تھی کہ اتنا گہرا زخم سہہ پاتی. "اس ایک واقعہ نے شائنا کی پوری شخصیت بدل دی یا نہیں صرف شخصیت نہیں بلکہ سب کچھ بدل دیا تھا سب کچھ وہ پھولوں سی لڑکی اب بدلنے لگی تھی اور اسے بدلنا تھا ہر حال میں ہر صورت میں.

**************

وقت کا کام تھا گزرنا سو گزرتا گیا کب رکتا ہے وقت کسی کے لیے بھی اور شاید یہی اس کی خاصیت ہے کہ وہ جیسا بھی ہو گزر جاتا ہے. لیکن ہمیں شاید ایسا لگتا ہے جیسے خوشی میں وقت رفتار سے گزرتا ہے اور غم میں بہت آرام سے.

معاذ کی موت کو دو ماہ گزر چکے تھے آج شائنا کا ایف ایس سی کا رزلٹ تھا لیکن وہ تو شاید بھول چکی تھی اس بات کو. ان دو ماہ میں اس نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا تھا اور اللہ کے کلام میں تو بلا شبہ بہت سکون ہے زندگی ایک معمول پر چل دوڑی تھی لیکن اب رزلٹ کے بعد اسے اپنی آگے کی پڑھائی کے بارے میں سوچنا تھا.

www.novelsclubb.com

دوپہر کے بارہ بجے کا وقت تھا جب وشمہ اس کے گھر آئی. وہ اس وقت معمول کے مطابق قرآن کھولے بیٹھی تھی وشمہ نے آتے ہی اسے گلے لگایا اور بتایا کے اس نے نوے فیصد نمبر لیے ہیں اور اس نے محض اچھا کہنے پر اکتفا کیا. ایسے جیسے اس کہ نہیں کسی اور کے رزلٹ کی بات ہو رہی ہو. وشمہ اتنی دیر نہ جانے اس سے کیا کیا باتیں کرتی رہی اور وہ بے توجہی سے سنتی رہی۔ جب وشمہ اس کے اس رویے سے تنگ آگئی تو بولی۔

"کیا ہے شائنا میں کب سے دیکھ رہی ہوں کہ تم میری باتوں کا جواب نہیں دے رہی۔ پلیز میری جان خود کو سنبھالو زندگی ایسے تو نہیں گزاری جاسکتی تمھیں میں یہ نہیں کہوں گی کہ بھول جاؤ کیوں کہ ایسا نا ممکن ہے لیکن تم اپنی زندگی کو ایسے روک تو نہیں سکتی نا۔ اب یہ بتاؤ کہ آگے کا کیا ارادہ ہے؟ میڈیکل کروگی یہ بی ایس سی کروگی۔"

"ہاں صحیح کہتی ہو کب تک اس غم کو سینے سے لگا کر رکھوں گی۔ جب جانے والوں کو میں نہ روک سکی تو اب فائدہ ایسے رونے دھونے کا۔" اس نے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی باتیں مت کرو شائنا۔" وشمہ نے لجاحت سے کہا۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم نے آگے کیا کرنا ہے۔" اس نے موضوع بدلنے کو ہی ترجیح دی۔

"میں تو میڈیکل کے لیے ہی اپلائی کروں گی۔" وشمہ نے کہا۔ پھر کچھ دیر وہ دونوں ایسے ہی باتوں میں مگن رہیں اور شام کے وقت وشمہ کی واپسی ہوئی۔

******************

وشمہ کو گئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ شاہمیر، وسیم اور ونیزہ آ گئے۔ ان دو ماہ میں شاہمیر اکثر آتا رہا تھا وہ شائنا سے وقتاً فوقتاً اس کے آگے پڑھنے کے بارے میں پوچھا کرتا اور وہ ہمیشہ ہی بات کو ٹال دیتی۔

سب نے ہی شائنا کو اتنی شاندار کامیابی حاصل کرنے پر مبارک باد دی تھی. رات کھانے کے بعد وہ اپنا چائے کا کپ لے کر لان میں آ گئی۔ وہ لان چیئر پر بیٹھی کپ سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لے رہی تھی جب اچانک سے شاہمیر اس کے سامنے والی پر آ کر بیٹھ گیا۔ وہ قدرے چونک گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟" اس نے کپ میں سے سپ لیتے ہوئے عام سے انداز میں پوچھا۔ وہ گڑبڑا سی گئی تھی ایسے اسے اپنے سامنے بیٹھے دیکھ کر پھر قدرے سنبھل کر بولی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

"گڈ شائنا میں تم سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم آگے کیا کرنا چاہتی ہو "اس نے اس سے ڈائریکٹ سوال کیا۔ وہ کافی دیر خاموش رہی اتنی دیر کہ شاہمیر کو اسے دوبارہ بلانا پڑا۔

"شائنا بتاؤ میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے۔" شائنا نے ایک گہری سانس لی اور پھر بولی۔

"شاہمیر میں آرمی جوائن کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے ایک ہی سانس میں کہا تھا ایسے جیسے یہ بات کہنے میں اس سے مشکل ہو رہی تھی۔ شاہمیر اس کی بات پر قدرے چونکا اور فوراً خود کو سمبھالتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے تم تیاری کرو میں رجسٹریشن فارم کل تمہیں پہنچا دوں گا۔" اسے لگا تھا جیسے شاہمیر نہیں مانے گا لیکن وہ تو اتنے آرام سے مان گیا تھا لیکن پھر اس نے سوچا کہ میں شاہمیر کو جانتی ہی کتنا ہوں انہیں جو کوئی رائے قائم کر سکوں.

کچھ دیر وہ دونوں اپنی اپنی سوچ میں گم رہے اور پھر ایک ساتھ بولے.

www.novelsclubb.com

"کاش کہ معاذ!" وہ رک گئے. ان دونوں کی زندگی میں معاذ کی اہمیت ایک جتنی تھی. دونوں ہی معاذ کے بغیر ادھورے تھے مگر اب وہ جا چکا تھا کبھی نہ آنے کے لئے.

*****************

''ماما''اس نے بستر پر لحاف اوڑھے لیٹی آسیہ کو پکارا. وہ جو کسی سوچ میں گم تھیں اسے دیکھ کر مسکرائیں اور اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا.

''کیا ہوا میری جان؟''آسیہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور تھپتھپانے لگیں. شائنا نے اپنے لب بھینچے، گہری سانس لی، آنکھیں بند کیں اور پھر بولی.

''جی ماما میں آرمی جوائن کرنا چاہتی ہوں ماما پلیز بابا اور بھائی بھی تو یہی چاہتے تھے نا؟''

اس کا لہجہ منت بھرا تھا.

اسے بچپن سے ہی آرمی کا بہت شوق تھا اور معاذ یا افتخار نے کبھی بھی اسکے اداروں کی نفی نہیں کی تھی بلکہ ہمیشہ ہی اس کی حوصلہ افزائی کی تھی.

اسکے کہنے پر بے اختیار ہی آسیہ کو بہت کچھ یاد آیا تھا اور آنسو ایک تواتر سے بہتے ہوئے انکے رخسار کو بھگو گئے. جبکہ شائنا انکو التجائیہ نظروں سے دیکھنے کے ساتھ وہ اپنے لب بے دردی سے کچل رہی تھی.

www.novelsclubb.com

آسیہ نے زور سے آنکھیں مینچیں اور گہری سانس کھینچی اپنے ایک ہاتھ سے شائنا کے بال سہلاتے ہوئے بولیں.

"شائنا کیا تمہیں یقین ہے کہ تم یہ کر سکو گی؟" وہ بہت سنجید گی سے پوچھنے لگیں۔ "جی ماما۔ ماما میں نے اس بارے میں بہت سوچا سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔ ماما میں ایک مضبوط آرمی آفیسر بننا چاہتی ہوں۔"

اس نے بہت پر عزم لہجے میں کہا تھا یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں ایک انوکھی سی چمک تھی۔

"تم نے شاہمیر سے اس بارے میں بات کی؟" "جی ماما آج انھوں نے پوچھا تو میں نے انکو بتایا تھا۔" شائنا کے کہنے پر انھوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے میری جان تم جیسے چاہو کر لو لیکن وعدہ کرو کے تم کبھی بھی آرمی کی ٹریننگ سے گھبراؤ گی نہیں۔" انھوں نے اس سے وعدہ چاہا تھا کیونکہ شاید وہ سمجھتی تھیں کہ وہ اب بھی وہی نازک سی شائنا ہے لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ انکے سامنے بیٹھی شائنا دو ماہ پہلے کی شائنا سے بہت مختلف تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ کبھی بھی اپنے فرض سے منہ نہیں موڑوں گی۔" شائنا نے بہت جزب سے کہا تھا۔ وہ تو عشق کرتی تھی پاکستان سے اپنے ملک سے محبت کا جزبہ ہر کسی میں کہاں ہوتا ہے مگر جن میں ہوتا ہے وہ یقیناً خوش قسمت ہوتے ہیں۔

اس رات شائنا آسیہ کے کمرے میں ہی سوئی بلکہ سوئی کہاں اب وہ ایسے نہیں سوپاتی تھی جیسے پہلے سویا کرتی تھی. وہ خواب اسے اب نہیں آتے تھے کیونکہ شاید انکے آنے کا مقصد پورا ہو چکا تھا. وہ اب اکیلی تھی سوائے ماں کے اس کے خیال میں اور کوئی اس دنیا میں اسکا نہ تھا نا جانے کیوں لیکن وہ ایک ذات جس سے وہ اب جڑ چکی تھی اسے فراموش کر جاتی تھی. جب بہت دیر تک کوشش کے باوجود وہ نہ سو پائی تو کمرے کی کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی. آج چاند اپنی پوری شان سے چمک رہا تھا.

کہ جب میں چاند کو دیکھوں
تیرے بارے میں پھر سوچوں
کہ بس اس چاند کی مانند
تو مجھ سے دور ہے کتنا
میں ہوں مجبور اب کتنا

www.novelsclubb.com

*************

اگلے دن کا سورج طلوع ہوا تو شائنا روز کی طرح آج بھی نماز اور تلاوت قرآن پاک کے بعد لان میں موجود تھی. آج اس کا ارادہ زارا کی طرف جانے کا تھا. وہ ساڑھے آٹھ کے قریب باورچی خانے میں چلی گئی. اب آسیہ کی حالت ایسی نہ تھی کہ گھر سنبھالتیں سو گھر کے تمام معاملات شائنا ہی دیکھتی تھی.

زندگی بھی کتنی بے رحم ہے نا! یہ نہیں دیکھتی کہ انسان کتنی اذیت میں مبتلا ہے بس چلتی رہتی ہے. شائنا جو خود ایک گلاس پانی بھی نہ پیتی تھی آج اس نے پورے گھر کی ذمہ داری اٹھا رکھی تھی.

"رضیہ آنٹی آپ ذرا یہ چائے دیکھ لیں میں ماما کو ناشتہ کروا کے آتی ہوں." اس نے ٹرے میں سب کچھ سیٹ کرتے ہوئے اپنی ملازمہ سے کہا.... اور آسیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی.

"اسلام و علیکم! ماما میں نے سوچا کے آج آپکا ناشتہ روم میں ہی لے آؤں." اس کمرے میں موجود سینٹر ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

آسیہ نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اس وقت ہلکے نیلے رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس بالوں کی چٹیا گوندھے ہوئے اور دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھے ہوئے تھی. یہ شائنا وہ تو نہیں

تھی. بے اختیار ہی آسیہ کی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے جن کو بڑی مشکل سے انھوں نے آنکھوں کی باڑ میں ہی روک دیا.

"ہوں اچھا کیا ادھر ہی لے آؤ." وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں. تسبیح کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی..

شائنا بھی آ کر انکے ساتھ بیٹھ گئی اور دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگیں.

**************

وہ ظہر کی نماز کے بعد آسیہ بیگم کے کمرے میں آئی اور انکو بتا کر وہ ثمرین پھپھو کی طرف روانہ ہو گئی.

"اسلام و علیکم! ابھی مل گئی فرصت آ گئی پھوپھی کی یاد." شائنا نے اس عرصے میں ہر کسی سے ملنا چھوڑ رکھا تھا پھوپھو نے اس کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا. وہ اداس مسکراہٹ لیے بولی.

www.novelsclubb.com

"بس پھوپھو جانی آپ تو جانتی ہیں ماما کی طبیعت ہی صحیح نہیں رہتی تو میرے لیے آنا مشکل ہو جاتا ہے."

"ہوں! صحیح کہہ رہی ہو بیٹا اللہ بھابھی اور تمہیں صبر دے. مبارک ہو میری جان بہت اچھے نمبر لیے ہیں تم نے مجھے کل بھابھی نے بتایا تھا." انھوں نے محبت بھرے انداز میں کہا.

"تھینکس پھوپھو زارا آپی کہاں ہیں نظر نہیں آرہیں." وہ انکے ساتھ کیچن میں ہی بیٹھ گئی.

"بیٹا وہ میرے خیال سے نماز پڑھ رہی ہے. تم رکو میں ابھی بلاتی ہوں." انھوں نے اپنی ملازمہ کو زارا کو بلانے بھیجا. شائنا اور ثمرین باتیں کرتی ہوئی لاؤنج میں جا بیٹھیں کچھ ہی دیر میں زارا بھی آگئی.

"اور بتاؤ شائنا آگے کے کیا ارادے ہیں." وہ دونوں اس وقت زارا کے کمرے میں بیٹھ کر باتوں میں مشغول تھیں.

"ہوں میرے پلان میں کوئی چینج نہیں ہے میں آرمی ہی جوائن کروں گی اور مجھے اپنے اللہ پر پورا بھروسہ ہے کہ میں یہ کرلوں گی."

***************

شام مغرب کے وقت ابراہیم اور زارا دونوں شائنا کو چھوڑنے آئے تو شاہمیر پہلے سے ہی وہاں موجود تھا ابراہیم اور زارا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد واپس چلے گئے تھے.

"یہ لو شائنا." شاہمیر نے ایک گرین کلر کا فولڈر شائنا کو تھماتے ہوئے کہا. شائنا نے وہ فائل تھامی اور کھول کر دیکھنے لگی وہ کچھ اور نہیں بلکہ رجسٹریشن فارم ہی تھا. شائنا نے مدھم سا مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا.

"بس اب تم اپنی تیاری پوری کرو ٹائم کم ہے ان شااللہ تم ضرور سلیکٹ ہو جاؤ گی."

"آمین." وہ آنکھوں میں ڈھیروں چمک لیے کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی. حب وطنی بھی نا بہت دلکش جزبہ ہے. اپنی سرزمین کے لیے کچھ بھی کر گزرنا جان تک کی پرواہ نہ کرنا.

*************

www.novelsclubb.com

مئی کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور شاہمیر نے فارم جمع کروا دیے تھے. کیونکہ 6 مئی آخری تاریخ تھی.

اسکے بعد وہ تیاری میں مصروف ہو گئی. نہ صرف پڑھائی کے معاملے میں بلکہ وہ جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو اس قابل بنا رہی تھی.

اس نے لیڈیز جم جوائن کرلی تھی اور اب اس کی روز کی روٹین کچھ یوں تھی.

وہ روز فجر کی اذان سے کچھ پہلے اٹھتی اور تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرتی اسکے بعد فجر کی نماز ادا کر کے وہ اپنے گھر کے قریب واقع ایک پارک میں جاگنگ کرنے کے بعد آ کے ناشتہ بناتی اور آسیہ بیگم کے ساتھ ناشتہ کرتی. باقی کا دن وہ کتابوں میں سر دیے بیٹھی رہتی.

جب انسان میں کچھ اچیو کر لینے کی سچی لگن موجود ہو تو اس دنیا میں کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی. شائنا کی زندگی کا مقصد اب بس یہ ہی تھا اور وہ جی جان سے اپنے عصاب کو مضبوط بنانے کی کوشش میں لگی تھی اور کافی حد تک کامیاب بھی تھی.

*************

سب سے پہلے شائنا کا انیشیل ٹیسٹ ہوا. چونکہ اللہ کے حکم اور کچھ اسکی اپنی محنت کی وجہ سے وہ تینوں ٹیسٹ پاس کر چکی تھی سو اسی دن اسکوانٹر ویو فارم بھی مل گیا. اب باری تھی ISSB ٹیسٹ کی. اس کی مکمل تیاری تھی اور وہ بہت پر امید بھی تھی اور وہ سب کی سب امیدیں صرف اللہ ہی سے تھیں. اور کام تو انھیں کا بنتا ہے نا جو اس خدائے واحد کی ذات پر کامل یقین رکھتے ہیں سو شائنا کا کام بھی بن چکا تھا ہاں! بن چکا تھا. وہ بہت خوش

www.novelsclubb.com

تھی۔ان چند ماہ میں وہ اس قدر بدلی تھی کہ اب اگر کوئی اس شائنا عرف باباأور بھائی کی پرنسز کو دیکھتا تو گمان تک نہ ہوتا کہ یہ وہی نازک سی شائنا ہے۔ وہ بدلی تھی اور ابھی تو اسکو مزید بدلنا تھا بلکہ مزید بہادر بننا تھا۔ مگر اس کے چہرے کی معصومیت آج بھی پہلے کی طرح برقرار تھی۔

***************

وہ سب اس وقت احمد ولا میں موجود تھے۔ شائنا چونکہ جا رہی تھی سو وسیم صاحب آسیہ بیگم کو مستقل طور پر اپنے گھر لے آئے تھے۔ ظہور ملک کے بھی سارے گھر والے وہاں موجود تھے کیونکہ آج شائنا کو روانہ ہونا تھا۔

وشمہ بھی وہیں موجود تھی۔ زارا اور وشمہ شائنا کے لیے خوش تو بہت تھیں مگر اس کے چلے جانے سے بہت اداس بھی تھیں۔ آسیہ بیگم کا صبر اور ضبط تو قابل دید تھا۔ وہ سب تو حیران تھے کہ وہ اسکے دور جانے کے لیے مان کیسے گئیں۔

سب کو خدا حافظ کہہ کر وہ اپنے محافظ کے ساتھ اپنے ملک کی محافظ بننے کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ شاہمیر ہی اسے PMA چھوڑنے جا رہا تھا۔ رات کے دس گیارہ بجے کے

قریب وہ لوگ لاہور سے اسلام آباد کے لیے نکلے تھے. اسلام آباد میں کچھ دیر کے لیے وہ رُکے اور پھر شاہمیر نے گاڑی آیبٹ آباد جانے کے لیے سڑک پر ڈال دی. سفر میں شائنا کچھ دیر کے لیے سو گئی. پورے سفر کے دوران ان دونوں کے درمیان محض چند ایک جملوں کا تبادلہ ہوا. ایسا پہلے نہیں ہوتا تھا مگر اب ہو رہا تھا کیونکہ اب بہت کچھ بدل گیا تھا وقت بھی، رشتا بھی اور جزبات بھی. شاہمیر پوری توجہ سے ڈرائیو کرتا رہا. اور شائنا نہ جانے کس مراقبے میں مصروف رہی.

وہ دونوں شاید ایک دوسرے کو کچھ وقت دے رہے تھے. ایک ان دیکھی دیوار حائل تھی دونوں کے درمیان اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ دیوار کون اور کب گرائے گا.

***************

www.novelsclubb.com

شائنا کو تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ جس جگہ آنے کہ وہ خواب دیکھتی تھی آج وہ وہاں کھڑی تھی. ہاں! سچ میں پاکستان میلیٹری آکیڈمی اس کے سامنے موجود تھی. جہاں وہ اس وقت کھڑے تھے ایک وسیع رقبہ تھا پوری طرح ہرے رنگ یعنی گھاس سے ڈھکا. آکیڈمی کا انفراسٹرکچر بہت شاندار تھا بلکل ہمارے ملک کے جانبازوں کی

طرح. ہر طرف لڑکیاں اپنی فیملیز کے ساتھ الوداعی جملوں کے تبادلے میں مصروف تھیں. مائیں بار بار اپنے آنسوؤں پونچھ رہیں تھی. باپ اپنی شہزادیوں کو اپنا خیال رکھنے کی تاکید کر رہے تھے.

بے اختیار ہی شائنا کی آنکھیں بھیگنے لگیں. ایک عجیب احساس محرومی اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا. کون کہتا ہے کہ محرومیاں صرف غریب کے لیے ہی ہوتی ہیں کبھی کبھی امیروں کو بھی بہت سی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے. جہاں وہ بہت خوش تھی وہیں بہت اداس بھی تھی کے کیوں اس کے گھر والے آج یہاں موجود نہیں ہیں. اس نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیلا. شائنا کو اس کی سوچوں سے باہر شاہمیر کی آواز نے نکالا.

"اپنا خیال رکھنا شائنا." کچھ بہت خاص تھا اس کے انداز میں جو شائنا کا دل کسی اور ہی طرز پر دھڑکا. ابھی وہ اس کے انداز کے سحر میں ہی کھوئی تھی کہ آرمی یونیفارم میں ملبوس ایک آفیسر آئیں.

www.novelsclubb.com

"السلام و علیکم! آپ شاہمیر ہیں نا؟" انھوں نے قدرے حیرت سے بغور شاہمیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا.

وعلیکم السلام جی بلکل ! مس ثانیہ ولید. "شاہمیر نے مسکرا کر جواب دیا اور پتا نہیں آنکھوں سے کیا اشارے کیے مگر ثانیہ نے ہلکا سا سر کو سمجھنے کے سے انداز میں خم دیا.

یہ سب کچھ اتنا اچانک اور مہارت سے کیا گیا کہ شائنا کی نظر میں ہی نہ آ سکا.

"اوہ نام یاد ہے آپکو میر ا اور شاہمیر معاذ کیسے ہیں. "ثانیہ نے خوشگوار انداز میں پوچھا تو شائنا نے اچنبھے سے آسکی طرف دیکھا کہ جیسے اسے اس بات سے بہت حیرت ہوئی ہو.

شاہمیر نے معاذ کے ذکر پر اپنی آنکھیں کرب سے مینچ لیں اور بولا.

"He is not alive Sania."

ثانیہ کو تو اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آیا تھا. کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے. اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ثانیہ نے کہا.

"کب ہوا یہ سب اسکی تو شادی ہو رہی تھی نا؟ "وہ شاکڈ تھی. معاذ کے ذکر پر شائنا کی آنکھیں بھیگنے لگیں وہ تو ویسے ہی بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے بیٹھی تھی.

"کار ایکسیڈنٹ میں شادی سے کچھ ہی دن پہلے. "شاہمیر اس سے زیادہ نہ بول سکا.

www.novelsclubb.com

"یہ شائنا ہے معاذ کی بہن." شاہمیر نے شائنا کا تعارف کروایا جو بہت خاموشی سے کھڑی اپنے آنسو پی رہی تھی.

کچھ ٹوٹا تھا شائنا کہ دل میں کہ کیا وہ صرف معاذ کی بہن ہے. لیکن لڑکیاں شائد کچھ زیادہ ہی جزباتی ہوتی ہیں شائنا بھی یہ نہ سمجھ پائی تھی کہ شاہمیر نے دانستہ اسکے اور اپنے درمیان موجود رشتے کا ذکر نہیں کیا تھا.

"اوہ اسلام و علیکم شائنا کیسی ہیں آپ." ثانیہ نے گرمجوشی سے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا.

"اور شائنا یہ ثانیہ ہیں میرے اور معاذ کے ساتھ پڑھتی تھیں."

شائنا نے بھی سلام کیا. پھر کچھ دیر وہ دونوں باتیں کرتے رہے. شاہمیر نے ثانیہ کو بتایا کہ وہ ادھر شائنا کو چھوڑنے کے لیے آیا ہے اور پھر کچھ دیر بعد شاہمیر شائنا کو PMA کے حوالے کر کہ چلا گیا.

www.novelsclubb.com

****************

قریباً شام ساڑھے سات کے بعد وہ اپنے روم میں آئی جو کہ پانچ کیڈٹس کے ساتھ اسکا مشترکہ کمرہ تھا. وہ اور اسکی تمام رومیٹس اپنے اپنے بستر پر بیٹھی اپنے جوتے اتار رہیں تھیں.

اسکے بعد ان سب نے ایک دوسرے کو اپنا مختصر سا تعارف کروایا لیکن جہاں لڑکیاں ہوں وہاں کوئی بھی بات مختصر کیسے رہ سکتی ہے؟

اسکی پانچ رومیٹس کے نام فرال، مونال، زرناب، عبادت، اور ماہین تھے.

فرال اور مونال جڑواں بہنیں تھیں اور کیا ہی بہنیں تھیں کہ کوئی بھی انکو دیکھ کر ٹھٹک سکتا تھا ہو بہو ایک جیسی گوری دودھیا رنگت اور سیاہ بڑی بڑی آنکھوں والی وہ دونوں صرف شکلن ایک جیسی تھیں جب کہ انکے مزاج اور بات کرنے کے انداز میں زمین آسمان کا فرق تھا. فرال زندگی سے بھرپورا چھلتی کودتی ہنستی مسکراتی تھی. جبکہ اس کے بالکل برعکس مونال نہایت ہی خاموش طبیعت کی مالک تھی.

www.novelsclubb.com

زرناب معمولی شکل وصورت کی مالک ایک بہت خوشمزاج لڑکی تھی. ماہین اسی جیسی تھی مگر فرق اتنا سا تھا کہ وہ کچھ زیادہ شریر تھی.

اور عبادت اپنے نام جیسی خاموش اور خوبصورت تھی. اسکا بات کرنے کا انداز حد درجہ دھیمہ اور پر سکون تھا.

رات قریباً ساڑھے گیارہ بجے وہ سونے کی غرض سے اپنے اپنے بستر پر لیٹ چکی تھیں. مگر نیند سبھی کی آنکھوں سے دور تھی. کیونکہ کل پہلا دن جو تھا.اکسائٹمنٹ اپنے عروج پر تھی.

*****************

کوئی چیختی چنگھاڑتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں صور پھونک رہی تھی وہ بہت تگو دو کے بعد اپنی آنکھیں پوری طرح کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور اپنے ذہن کو بیدار کرنے لگی.

"اوہ شٹ ساڑھے چار ہو گئے." اس نے زور سے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا (یہ اسکی چند عادات میں سے ایک عادت تھی.) پھر الارم کلاک کو بند کر کے اپنے کالے لمبے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی وہ بیڈ پر سے اٹھی اور ایک بھرپور نظر کمرے میں ڈالی جہاں سب اپنے منہ لحاف میں دیے سو رہے تھے سوائے عبادت کے وہ جائے نماز پر بیٹھی دعا میں مشغول تھی شائنا کچھ دیر وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی وہ لگ ہی اتنی خوبصورت اور پاک رہی تھی کہ جو دیکھے بس دیکھتا ہی رہ جائے.

www.novelsclubb.com

"اٹھ جاؤ فرال، مونال، ماہین، زرناب" شائنا نے وضو کر کے آتے ہی ان سب کو جگانے کی ناکام کوشش کی البتہ عبادت نے ایسی کوئی کوشش کرنے کے بجائے ان کے بلینکٹ کھینچ دیے جس سے وہ تینوں چیختی ہوئی جاگ گئیں جبکہ ماہین ڈھیٹوں کی طرح سوئی رہی.

"یار کیا ہے ابھی تو میں سوئی تھی." فرال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا جبکہ مونال وضو کرنے چلی گئی اور زرناب جماہیاں روکنے لگی.

"فرال وہ... دیر ہو رہی تھی تو میں نے سوچا تم لوگوں کو اٹھا دوں یہ نا ہو بعد میں تم لوگ ڈانٹو."

کیا خوب ہوتی ہے نہ یہ دوستی ابھی ایک دن نہیں ہوا تھا ملے مگر ایک دوسرے کی فکر لاحق ہو گئی تھی.

ان سب نے نماز پڑھی جبکہ عبادت نے سب کہ یونیفارم سب کے بستروں پر رکھ دیے. صبح سب سے پہلے گراؤنڈ میں جانا تھا جس کے لیے سب نے ٹریک سوٹ پہن رکھے تھے.

www.novelsclubb.com

شائنا نے تیار ہو کر جب اپنا عکس آئینے میں دیکھا تو بے اختیار اس کے منہ سے واؤ نکلا.
اس نے اپنے بالوں کو کس کر جوڑے میں قید کیا اور پھر اپنے چہرے کے گرد سکارف لپیٹ کر تھوڑی کے نیچے گرہ لگائی.
اتنی دیر میں نیچے سے ہدایات آنے لگیں جس پر وہ سب اپنے جوتے کستی باہر کی جانب بڑھیں.

****************

"اسلام و علیکم کیڈٹس امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گی. آج آپ لوگوں کا PMA میں پہلا دن ہے. جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اب سے دو سال تک آپکو یہاں رہنا ہے اور جب آپ یہاں سے نکلیں گی تو مضبوط آرمی آفیسرز ہوں گی. یہاں رہنا ہے تو بہتر ہے کہ آپ جلد ہی اپنی عادات کو آکیڈمی کے مطابق ڈھال لیں. اور اگر آپ میں سے کسی کو بھی یہ غلط فہمی ہے کہ لیڈی کیڈٹ ہونے کی بنا پر آپکو کوئی ریلیکسیشن ملے گی تو ایسا کچھ نہیں ہے آپکی ٹریننگ بھی اتنی ہی سخت ہو گی جتنی جنٹلمین کیڈٹس کی ہوتی ہے."
کیپٹن فائزہ رحمان نے ان کو بہت اچھے طریقے سے ویلکم کیا تھا یا شاید وارن کیا تھا.

www.novelsclubb.com

سب ایک جگہ کھڑے تھے یہ ایک بہت بڑا ٹریننگ ایریا تھا بہت سے hurdles بنائے گئے تھے. سب سے پہلے قریباً بارہ فٹ اونچا ایک لوہے کا فریم سا تھا جس کہ ساتھ چار رسیاں کچھ فاصلے پر لٹک رہی تھیں. ویسل کی آواز پر سب سے آگے کھڑی چار لڑکیاں جن میں سے ایک شائنا تھی آگے بڑھیں اور رسی کی مدد سے اوپر چڑھنے لگیں. اور اوپر تک جا کر پھر واپس نیچے آگئیں. اس کے بعد باقی تمام نے بھی یہی سب کیا.

ایک کے بعد ایک مشکل کو ٹاپتے ہوئے وہ سب ایک جگہ رک گئیں کیونکہ وہاں ایک اونچی دیوار تھی. پہلی ویسل پر سب سے آگے کھڑی لڑکی بھاگتی ہوئی گئی اور دیوار پر پاؤں جماتی اس پار کود گئی اگلی باری عبادت کی تھی اس نے بھی پہلی والی کی طرح دیوار پھلانگ لی. شائنا نے بھاگتے ہوئے دیوار پر پاؤں جما کر کودنا چاہا لیکن نہ کود سکی اس نے دوبارہ کوشش کی اور دیوار کے اس پار جانے میں کامیاب رہی سب لڑکیوں کے آنے کے بعد ایک بار پھر سے وارم آپ کیا گیا.

www.novelsclubb.com

اس کے بعد انکی کراٹے کلاس تھی اس وقت آٹھ بج رہے تھے. ساری کیڈٹس تین لائینوں میں آگے پیچھے کھڑی تھیں. جیسے جیسے سر مہارت سے ہاتھوں کو حرکت دیتے

ویسے ہی ساری کیڈٹس بھی انکی تقلید کرنے لگیں. وہ منظر واقعی ہر دیکھنے والی آنکھ کو یہ ضرور باور کرواسکتا تھا کہ لڑکیاں کمزور ہر گز نہیں ہوتیں اور جو ایسا سمجھتے تو یہ محض صرف انکی غلط فہمی ہے.

"کیڈٹس یو ہیو فائیو منٹس ٹو چینج یور یونیفارم." کراٹے کلاس کے بعد ایک آفیسر نے تقریباً چیختے ہوئے کہا (غالباً یہ شاید آکیڈمی کا اصول تھا کہ ہر بات چیخ کر کی جاتی تھی.) تو تمام کیڈٹس اپنے اپنے مورچے (یعنی کمروں) کی طرف بھاگیں. جلدی جلدی یونیفارم چینج کیا اور ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ گئیں.

"یہ کیا ہے؟" فرال نے اپنے سامنے پڑی ناشتے کی پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا. جس میں ہاف فرائی ایگ کے ساتھ بریڈ کے سلائس رکھے تھے.

www.novelsclubb.com

"اندھی ہو ناشتہ رکھا ہے اور کیا." ماہین نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا. سب جلدی جلدی ناشتہ کرنے میں مصروف تھے سوائے فرال کہ جو منہ بسور رہی تھی.

"فرال کھالو ورنہ اس سے بھی جاؤ گی." شائنا نے اپنی طرف سے مخلصانہ مشورہ دیا.

"یار اسکو ہاف فرائی ایگ نہیں پسند ہے." مونال نے کھاتے ہوئے جواب دیا تو سب کے منہ سے اکٹھا اوہ نکلا.

"مجھے نہیں کھانا!!." فرال نے ناک چڑھا کر کہا اور ساتھ میں کھانے بھی لگی کیوں کہ پیٹ میں چوہے نہیں ہاتھی دوڑ رہے تھے.

"ہاہاہا". ماہین اس کے انداز پر کھلکھلائی. لیکن اس کی گھوری پر چپ کر کے کھانے لگی.

"چلو چلیں!" عبادت کے کہنے پر سب اٹھے اور اب ان سب کو اکیڈمک بلاک کی طرف جانا تھا جہاں نو بجے سے ڈیڑھ بجے تک انکی کلاسس تھیں.

دوپہر کے کھانے کے بعد ڈرل تھی. جس کے لیے تمام کیڈیٹس ایک دفعہ پھر گراؤنڈ میں موجود تھیں. بلکل چوکنا کھڑی کیڈیٹس انسٹرکٹر کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایک بے انتہا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں. یہ منظر اپنے اندر بہت کچھ ظاہر کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا مثلاً اس عظیم قوم کی بیٹیوں کی ہمت و عظمت اور جواں مردی کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ نظم و ضبط کا بھی باکمال کمال اظہار تھا.

*****************

www.novelsclubb.com

" آج پہلا دن تھا مجھے یہاں آئے ہوئے یادیں تو یہاں بھی ویسی ہی ہیں. بابا کی، بھائی کی ہاں البتہ اب یادوں کی فہرست میں ایک اور نام کا اضافہ ہو گیا ہے یعنی ماما. میں یہاں بہت سے لوگوں کے درمیان ہوں ساری روم میٹس بھی اچھی ہیں لیکن ناجانے کیوں میرے اندر کی تنہائی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی. مجھے تو آج تک یقین ہی نہیں آسکا کہ بابا اور بھائی مجھے اور ماما کو یوں تنہا چھوڑ گئے. اور ایک اور بات جس کا مجھے یقین نہیں ہوتا کہ اب میں شاہمیر کی منکوحہ ہوں. وہ شخص جس میں شاید تب سے محبت کرتی ہوں جب میں اس جذبے کے نام تک سے ناواقف تھی. کیسا پلٹا کھایا ہے ناوقت نے میری تو ساری دنیا ہی بدل کر رکھ دی ہے. "

شائنا بہت انہماک سے اپنے جذبات واحساسات کو ڈائری میں قلمبند کر رہی تھی. کچھ لوگ ایسے ہی تنہا ہوتے ہیں کہ اپنے جزبات کو تحریری شکل میں بیان کرتے ہیں پھر چاہے کوئی سننے والا نہ ہوا نھیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا. اُس نے ڈائری بند کر کے رکھی اور ایک بھرپور نظر کمرے میں دوڑائی. جہاں عبادت، زرناب اور فرال سو چکی تھیں جبکہ مونال نماز پڑھ رہی تھی اور ماہین کوئی کام کر رہی تھی. وہ نماز پہلے ہی پڑھ چکی تھی سو

www.novelsclubb.com

سونے کے لیے لیٹ گئی مگر نیند تو پچھلے کئی مہینوں سے اسکی آنکھوں سے دور تھی. بہت کوشش کے بعد آخر نینداس معصوم سی گڑیا پر مہربان ہو ہی گئی.

****************

"شائناتمہاری کال ہے."ماہین نے شائنا کو بتایا جو اپنے سامنے کتابیں پھلائے بیٹھی تھی. یہ اگلے دن کی شام کا وقت تھا وہ کچھ دیر پہلے ہی واپس آئی تھی اور اب پڑھ رہی تھی. کتابوں کو ایک طرف رکھتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی.اس کے ذہن میں یہی تھا کہ ماما کی کال ہو گی.

"اسلام و علیکم"اس نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے سلام کیا.

"وعلیکم السلام کیسی ہو؟"وہ کچھ پل تواس کی آواز کے سحر میں گرفتار رہی.اسے امید نہ تھی کہ شاہمیر کی کال ہو گی لیکن یہ شاہمیر ہی تھا.نہ جانے کیوں وہ شاہمیر کے بارے میں ایسی رائے قائم کیے بیٹھی تھی یا شاید وہ سمجھتی تھی کہ وہ بامرِ مجبوری اس سے بات کرتا ہے یا اس کا خیال کرتا ہے.

www.novelsclubb.com

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آپ سب کیسے ہیں اور ماما کیسی ہیں۔"اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے بات جاری رکھی۔

"پھوپھو اور باقی سب بھی ٹھیک ہیں۔ میں نے کل اس لیے فون نہیں کیا کہ شاید تم بزی ہو۔"شاہمیر کے انداز میں کچھ تھا جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ وہ جواباً خاموش رہی تو وہ پھر بولا۔

"اوکے پھوپھو سے بات کرلو خدا حافظ۔"اس نے فون آسیہ بیگم کی جانب بڑھا دیا۔

اسلام وعلیکم! کیسی ہیں آپ ٹھیک ہیں نا؟ اسکے انداز میں بے پناہ تشویش اور فکر تھی۔ وہ یہاں آتو گئی تھی مگر ماں کی یاد اسے پل پل تڑپاتی تھی۔ اب بھی آنسوؤں کا گولا سا اس کے گلے میں پھنسا تھا۔

وعلیکم السلام میری جان میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو نا؟ وہ بے آواز رو رہیں تھیں شاہمیر شاید فون دے کر کمرے سے جا چکا تھا شائنا ماں کے آنسوؤں کو دل پر گرتا محسوس کر رہی تھی۔

ماما الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور یہاں سب اچھا ہے۔ تھوڑا ٹف ہے بٹ بہت مزہ آتا ہے۔ اس نے لہجہ کو ہشاش بشاش بناتے ہوئے کہا۔ پاس بیٹھی آفیسر نے اسے اشارہ کیا تو وہ سمجھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

اوکے ماما ابھی دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ.

اس نے فون کریڈل پر ڈال دیا. آسیہ بیگم تو حیران تھیں کہ ابھی تو انھوں نے سہی سے بات بھی نہیں کی تھی.

*****************

زندگی ہموار اور کچھ کٹھن راستوں پر رواں دواں تھی. وقت تو جیسے دوڑ رہا تھا. ہر ہفتے انکی ایک خاص ایکسر سائز ہوتی تھی اسکے علاوہ معمول کی سٹیڈیز اور ڈرل وغیرہ. وہ چھے کی چھے آپس میں کافی گھل مل گئی تھیں. کیونکہ جب آپکو پتہ ہو کہ انھیں لوگوں کے ساتھ رہنا ہے تو فائدہ اسی میں ہوتا ہے کہ بہتر طریقے سے رہا جائے. شائنا نے بھی سب کی طرح اپنا معمولی سا تعارف ہی دیا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ انکو سب کچھ بتا چکی تھی سوائے اپنے اور شاہمیر کے نکاح کے. زندگی کسی کی بھی آسان نہیں ہوتی. اس دنیا میں موجود ہر نفس ہی اپنے ساتھ دکھوں کا بوجھ لیے گھوم رہا ہے. جب بھی کسی کی کہانی سنو اپنے آپ پر ہوا ظلم یا آزمائش چھوٹی لگنے لگتی ہے.

www.novelsclubb.com

رومیٹس میں دوستی تو ہوا ہی کرتی ہے مگر ان میں کچھ زیادہ ہی تھی. ویسے تو سب ہی ہر وقت ساتھ رہتے تھے مگر دو گروپس میں بٹے تھے ایک خاموش گروپ تصور کیا جاتا تھا تو دوسرا پاگل کر دینے والا. ان سب کو کبھی بھی مونال اور فرال کی پہچان نہ ہو پاتی اگر دونوں کے مزاج میں اس قدر تضاد نہ ہوتا. لیکن چونکہ دونوں کا مزاج حد سے زیادہ مختلف تھا سو وہ جلد ہی سمجھ گئے.

شائنا کی قریباً ہفتے میں دو سے تین دفعہ گھر بات ہو جاتی تھی. ماما سے ہر دفعہ جبکہ ماموں اور مامی سے کبھی کبھار. شاہمیر سے اس کی بات پہلی بار کے بعد نہیں ہوئی تھی. یہ ہی بات اس کے دل میں اس وسوسے کو جگہ دیے بیٹھی تھی کہ وہ ایک مجبوری ہے شاہمیر کے لیے لیکن کون جانے کے سچ کیا تھا اب یہ تو آنے والے وقت نے ہی واضع کرنا تھا.

وشمہ سے اسکی بات ہوئی تو پتا چلا کہ وہ اسلام آباد کے میڈیکل کالج میں داخلہ لے چکی ہے اور وہاں اپنی خالہ کے گھر رہتی ہے. زارا سے بھی ایک دو دفعہ ہی اسکی بات ہوئی تھی.

*******************

www.novelsclubb.com

"افففففف ماہی چڑیل میں تھک گئی ہوں یار مجھ سے نہیں اور یاد ہو رہا." فرال نے کہا جو کہ اس گینگ کی سردارنی تھی اب چونکہ فرسٹ ٹرم کے اگزامز میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا اور وہ تینوں ان چھے ماہ میں صرف ہنسی مزاق اور موج ہی کرتی آئی تھیں. مگر اب سر پکڑے بیٹھے تھے جبکہ شائنا، عبادت اور مونال دل لگا کر پڑھتی تھیں کافی حد تک مطمئن تھیں.

"تو میں کیا کروں اور مجھے چڑیل کس خوشی میں کہا ہے." ماہین تو خود سڑی بیٹھی تھی کیونکہ فزکس کا numerical حل ہو کے کہ نہیں دے رہا تھا.

"لو بھلا اب میں چڑیل کو حور پری تو کہنے سے رہی." فرال نے کتابوں کو بند کر کے رکھ دیا کیونکہ اب وہ اپنا افلاطون بٹن آن کر چکی تھی.

"ہاہاہا ایک چڑیل دوسری چڑیل کے چڑیل کہنے پر چڑیل کا روپ دھار چکی ہے." زرناب جو انکے ساتھ ہی بیٹھی تھی ہنستے ہوئے بولی پھر فوراً ہی اپنے آپ کو شاباش دی.

www.novelsclubb.com

"واہ زرناب کیپ اٹ آپ کیا جملہ بولا ہے." اس کے اس انداز میں بولنے پر پورا کمرہ قہقہے سے گونجا.

"افف یار تم تینوں کبھی تو سیریس ہو جایا کرو ہر وقت بس دوسروں کی ٹانگ کھینچنے میں لگی رہتی ہو." شائنا نے ہنسی روکتے ہوئے انھیں گھرکا مگر فائدہ؟

"ارے نہ بہن تم تین بہت ہو ہم ہو جائیں سیریس مطلب دنیا ہی بکواس ہو جائے۔"فرال

نے اسکے آگے ڈرامائی انداز میں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ شائنا جواب میں بس تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی کیونکہ اس سے بحث کرنے سے بہتر تھا کہ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے کود جاتی۔

*****************

"ہیلو!"اس نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"السلام وعلیکم!"ایک بھاری خوبصورت آواز اس کے کان سے ٹکرائی یا شاید وہ آواز اتنی خوبصورت بھی نہیں تھی جتنی شائنا کو لگتی تھی۔ وہ تو اسکی آواز کان میں پڑتے ہی سحر زدہ ہو جاتی تھی۔

"وعلیکم السلام! گھر پر سب کیسے ہیں۔"یہ پہلی مرتبہ تھا کہ اس نے خود سے شاہمیر سے کوئی سوال کیا تھا وہ بھی اس کے بارے میں نہیں کیا تھا ورنہ تو وہ بس اس کی بات کے جواب میں ہاں ہوں ہی کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سب ٹھیک ہیں اور پھوپھو بھی پہلے سے کافی بہتر ہیں تمہیں بہت یاد کرتی ہیں تو میں نے سوچا تم سے پوچھ لوں کہ پیپرز کب تک ختم ہو رہے ہیں۔" شاہمیر یہ کہنے کہ بعد اسکے جواب کے لیے خاموش ہو گیا۔

"جی.....وہ بس کل آخری پیپر ہے اسکے بعد چھٹیاں۔" وہ پچھلے پورے ہفتے سے پیپرز میں مصروف تھی اور آج کافی دن بعد اس سے بات کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر میں پرسوں تمہیں لینے آجاؤں؟" اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"پتہ نہیں ابھی مجھے کنفرم نہیں ہے۔" اس نے اپنے اندر کی خوشی پر قابو پاتے ہوئے کہا ورنہ سچ تو یہ تھا کہ گھر جانے کا سن کر اس کا من بلیوں اچھل رہا تھا۔ اچھلتا بھی کیسے نہ وہ جو اتنی محبتوں میں پلی بھڑی تھی اب چھے ماہ سے یہاں اکیلی تھی۔

"اچھا میں کنفرم کر لوں گا تم پھوپھو سے بات کرو۔" اس نے کہہ کر فون آسیہ کی جانب بڑھا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم! ماما کیسی ہیں آپ ماما میں اپکو بہت مس کر رہی ہوں۔" یہ ان چھے ماہ میں پہلی بار تھا کہ وہ ایسے اپنی اداسی کا اظہار کر رہی ہوں تھی ورنہ کبھی بھی ایسے نہیں کہا کرتی تھی۔

"ہاں میری جان میں بھی تمہیں بہت یاد کر رہی ہوں بس جلدی سے فری ہو جاؤ پھر شاہمیر تمہیں لینے آجائے گا."

"جی ماما."

"پیپرز کیسے ہو رہے ہیں."

"اچھے ہوئے ہیں اور باقی سب کچھ بھی ٹھیک ہے."اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا.

"ہوں چلو اللہ حافظ میری جان."

"خدا حافظ ماما!"اس نے رسیور کریڈل پر ڈال دیا اور واپس آکر پھر سے پڑھنے لگی.

****************

"اچھا تو تم سب میری بات کان، منہ ،اور آنکھیں کھول کر سنو کہ تم سب لوگ ان چھٹیوں میں مجھے بہت مس کرو گے اور اگر جو تم لوگوں نے نہ کیا تو میں تم لوگوں کی گردنیں اڑا دوں گی اور اس شق کا اطلاق سوائے مونال کے سب پر ہو گا کیونکہ اس کو میں اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہوں بیچاری کا کوئی گھر جو نہیں ہے."فرال بیڈ پر چڑھی ایسے

www.novelsclubb.com

تقریر کررہی تھی جیسے اپنے وطن کے نوجوانوں کو محب وطنی کا درس دے رہی ہو آخری بات کرتے ہوئے اس نے ترس کھانے کا سا تاثر دیا.

"واہ واہ مس فرال خان ہم دھنے ہوگئے کیا تقریر کی ہے آپ نے." ماہین نے دونوں ہاتھوں سے تالیاں پیٹتے ہوئے کہا.

مونال شائنا اور عبادت نے ایک ساتھ اپنے بائیں ہاتھ سر پر مارے اور تاسف سے نفی میں سر ہلایا. کیونکہ وہ تینوں اب موڈ میں آچکی تھیں اور اب ناجانے کتنی دیر انھوں نے نان سٹاپ بولنا تھا.

کل صبح ان سب نے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جانا تھا. شائنا نے شاہمیر کو فون کرکے کہا تھا کہ وہ خود آجائے گی مگر وہ نہیں مانا تھا. رات دیر تک آہستہ آواز میں ہی سہی مگر ان کے کمرے میں خوب رونق لگی رہی.

www.novelsclubb.com

***************

آج پھر سے سب اسی گراؤنڈ میں موجود تھے. دس بج چکے تھے بہت سے کیڈٹس جا چکے تھے اور کچھ ابھی باقی تھے. وہ تین افلاطونیں جا چکی تھیں اور ساتھ میں وہ بیچاری مونال بھی. اب ادھر صرف عبادت اور شائنا باقی تھیں.

"لیڈی کیڈٹ شائنا." کچھ ہی دیر میں شاہمیر پہنچا تو شائنا کو بلایا گیا. وہ عبادت کو خدا حافظ کہہ کر باہر آگئی.

"اسلام و علیکم! کیسی ہو؟ میرے خیال سے مجھے دیر ہو گئی ہے. دراصل گاڑی خراب ہو گئی تھی. "شاہمیر نے اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا.

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں اور زیادہ دیر نہیں ہوئی. "جب وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو شائنا نے کہا.

"ہوں میں اس لیے کہہ رہا تھا کیونکہ رات کو دیر ہو جائے گی پہنچتے پہنچتے. "وہ جو گاڑی روڈ پر ڈال چکا تھا ایک اچٹتی سی نظر شائنا پر ڈال کر پھر سے ڈرائیو کرنے لگا. کیونکہ شائنا صاحبہ بہت ہی انہماک سے باہر دیکھنے لگ گئی تھیں. کیا تھی وہ جس سے اس قدر شدید محبت کرتی تھی اور اب تو حق بھی رکھتی تھی اسکے باوجود اسکو ایک نظر بھی نہ دیکھتی تھی. وہ شاید یہ سمجھتی تھی کہ یہ ایک زبردستی بنایا گیا رشتہ ہے اور کسی حد تک درست ہی سمجھتی تھی اب کس حد تک درست سمجھتی تھی اس کا اندازہ تو آنے والے وقت میں ہی ہونا تھا.

***************

رات نو بجے کے قریب وہ گھر پہنچے تو ماما، ماموں اور مامی تینوں کو ہی لاؤنج میں منتظر پایا.

"اسلام و علیکم!" سب کو مشترکہ سلام کرنے کے بعد وہ والہانہ انداز میں آسیہ بیگم سے جالپٹی اسکی آنکھوں سے نا چاہتے ہوئے بھی آنسو چھلک گئے. انسان چاہے جتنا بھی مضبوط ہو اگر اسے کوئی غم ہو تو ماں کی آغوش ملتے ہی آنسو چھلک جاتے ہیں. شائنا تو پھر ایک معصوم سی گڑیا تھی.

"شائنا بیٹا کیا سارا وقت ماما سے ہی لپٹی رہو گی یا ہم غریب ماموں مامی کو بھی ملو گی." وسیم احمد نے بیچارگی سے کہا.

"سوری ماموں اصل میں ماما کو بہت سارا مس کر رہی تھی." اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور وسیم احمد کے گلے جا لگی جو پہلے سے ہی اسکے لیے بازو پھیلائے کھڑے تھے.

www.novelsclubb.com

"ہوں تو مطلب ہماری گڑیا نے ہمیں بلکل مس نہیں کیا." وہ بھی شاید آج اسے زچ کرنے کے موڈ میں تھے.

"ماموں نہ کریں نا معاف بھی کر دیں اب مجھے." وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے انکو شکایتی نظروں سے دیکھنے لگی. جس کے بعد انھوں نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا.

"مامی آپ کیسی ہیں." اب وہ ونیزہ سے مل رہی تھی.

"میں تو ٹھیک ہوں البتہ تمہارا حال کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا شائنا ادھر کیا کھانے کو نہیں ملتا تھا." انھوں نے بہت اپنائیت سے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا.

"اوہ مامی میں تو ٹھیک ہی ہوں اب ٹریننگ کا کچھ تو اثر ہو گا نا؟" شائنا نے مسکراتے ہوئے کہا.

"ہمم چلو تم دونوں کو بھی بھوک لگی ہو گی یقیناً میں نے ساری ڈشز تمہاری پسند کی بنائی ہیں." ونیزہ کے کہنے پر وہ فوراً بولی. شاہمیر آتے ساتھ ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا.

"جی بھوک تو بہت لگی ہے میں فریش ہو کے آئی." یہ کہہ کر وہ آسیہ اور اپنے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھ گئی.

www.novelsclubb.com

*************

وہ فریش ہو کر آئی تو سب ڈائننگ پر اسکا انتظار کر رہے تھے. وسیم احمد سربراہی کرسی پر براجمان تھے جبکہ ان کے دائیں جانب آسیہ اور بائیں جانب ونیزہ بیٹھی تھیں. شاہمیر

وانیزہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا سو شائنا آسیہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی. یوں اب وہ دونوں آمنے سامنے تھے.

"کیا لو گی؟" اس کے بیٹھ جانے کے بعد آسیہ نے اس سے پوچھا.

"میں لے لوں گی ماما آپ کھانا کھائیں." اس نے آسیہ کو نرمی سے منع کرتے ہوئے بریانی کی ٹرے اٹھانی چاہی جو کچھ دور یعنی شاہمیر کے آگے پڑی تھی. اس کو ہاتھ آگے کرتا دیکھ کر شاہمیر نے ٹرے اٹھا کر آگے بڑھائی جسے تھامتے ہوئے شائنا کی نظریں شاہمیر سے ملیں شائنا نے سٹپٹا کہ نظریں جھکا لیں اور بریانی پلیٹ میں نکالنے لگی. یہ جانے بغیر کہ اس کے اس عمل سے شاہمیر کے عنابی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے. کھانے کے دوران سب ہی شائنا سے چھوٹی موٹی بات کرتے رہے سوائے شاہمیر کے وہ سب سے بے نیاز جلدی سے کھانا ختم کر کے کمرے میں چلا گیا.

*************

www.novelsclubb.com

"کیسی ہے میری بیٹی؟" آسیہ نے اپنی گود سر رکھے لیٹی شائنا کی موہنی صورت کو محبت سے دیکھا. کوئی اس وقت شائنا سے پوچھتا کہ وہ کس مشکل سے اپنے آنسو روکے ہوئے ہے تو خود بھی رونے لگتا. وہ پاگل لڑکی اس ماں سے اپنے آنسو چھپا رہی تھی جس نے اسے پیدا کیا تھا جو اس کی رگ رگ سے واقف تھی.

"ابھی باہر تو بتایا تھا. بلکل فٹ ہوں اللہ کا شکر ہے بس شاید ٹریننگ کافی سخت تھی تو ڈیٹس وائے آپ سب کو ویک لگ رہی ہوں ورنہ میں تو ٹھیک ہوں."اس کے اس طرح منہ پھلا کے وضاحتی انداز میں کہنے پر آسیہ بیگم ہنسی تھیں.

"بیٹا جی میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی اتنی لمبی چوڑی وضاحت دینے کو کس نے کہا تھا."

"اوہ! ہاں تو میں کوئی وضاحت تھوڑی ہی دے رہی تھی میں تو اپنی ماما جان کو مطمئن کر رہی تھی."شائنا نے فوراً اپنا دفعہ کیا.

"چلو تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں اور اکیڈمی میں سب کیسا تھا."انھوں نے موضوع بدلا.

"بہت اوسم اور میری ساری رومیٹس اتنی اچھی ہیں. ماہ دو تو جڑواں ہیں، آہ ماما کیا بتاؤں آپ کو وہ دونوں بہت اچھی ہیں مونال چپ چپ ہے جبکہ فرال تو سر کھا جاتی ہے اور ایک عبادت ہے....."

پھر وہ نا جانے کتنی دیر یونہی آکیڈمی کے قصے لیے بیٹھی رہی اور وہ مسکراتے ہوئے سننے لگیں اور دونوں کا ہی دھیان بٹا رہا.

www.novelsclubb.com

************

ناجانے یہ آکیڈمی کی سخت روٹین تھی یا اسے تہجد پڑھنے کی عادت ہو چکی تھی. رات کو وہ اور آسیہ بیگم کافی دیر تک جاگی تھیں پھر بھی صبح تہجد کے وقت اس کی آنکھ کھل گئی.

وہ نہا کر آئی تو اس نے کالی گھٹنوں تک آتی قمیض اور سفید ٹروزر زیب تن کر رکھا تھا. تہجد، قرآن اور فجر کی نماز کے بعد اس نے سونے کی بھرپور کوشش کی مگر نہ سو سکی تو باہر لان میں آگئی.

احمد ولا کا لان کافی کشادہ تھا گھر چونکہ بیچ میں تعمیر کیا گیا تھا تو گھر کی پچھلی طرف بھی لان تھا۔لان کی گھاس اس قدر نفاست سے تراشی گئی تھی کہ جیسے مخمل کا کالین ہو۔لان میں بے شمار رنگ برنگے پھول اور مختلف قسم کے پودے جا بجا لگے تھے جو خالصتاً کسی کے ذوق کی گواہی دے رہے تھے۔وہ آج پہلی بر لان کا اتنا تفصیلی جائزہ لے رہی تھی۔اوائل دسمبر کے دن تھے اور وقت صبح کا تھا ابھی تو آسمان میں نیلاہٹ بھی باقی تھی اس کے باوجود اس نے انھی کپڑوں پر بس ایک گرم شال لے رکھی تھی۔کیونکہ وہ چھے ماہ ایبٹ آباد کی سخت سردی اور سخت ٹریننگ میں گزار آئی تھی یہ سردی تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ گھومتی ہوئی گھر کے پچھلے لان میں آگئی۔ لیکن اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کیونکہ لان کا یہ حصہ زیادہ خوبصورت تھا۔ طبہت سے پودے ایسے تھے جن کے وہ نام بھی نہیں جانتی تھی۔ ابھی وہ اگے بڑھ رہی تھی کہ اس کی نظر پودوں کی کانٹ شانٹ میں مصروف شاہمیر پر پڑی۔

کسی کی موجودگی کے احساس کے تحت جب اس نے مڑ کر دیکھا تو شائنا جو یک ٹک اسے ہی دیکھے جارہی تھی سٹپٹا گئی۔ وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی طرف آتے ہوئے بولا۔

"اسلام وعلیکم! کم از کم آج تو نیند پوری کرلیتی اتنی صبح اٹھ گئی خیریت؟"

"وعلیکم اسلام! نیند آئی ہی نہیں نماز کے بعد تو میں نے سوچا لان میں آجاؤں۔"

وہ اسے دیکھنے کے علاوہ سب کچھ دیکھ رہی تھی شاہمیر بھی اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گارڈننگ کا بہت شوق ہے اس لیے ہفتے میں ایک دن خود انکی کانٹ شانٹ کرتا ہوں۔ تمہیں بھی پسند ہے؟" شاہمیر نے آخری بات کہہ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا.

"جی بہت زیادہ۔" وہ پر شوق نظریں اطراف میں دوڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی.

"چلو اندر چلیں اتنی سردی ہو رہی ہے اور تم نے سوئیٹر بھی نہیں پہنا ہوا۔" وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا اور شائنا بھی اسکی تقلید میں اس کے ساتھ ہو لی.

*************

"ماما مجھے تایا ابو کے گھر جانا ہے زارا آپی بھی وہیں ہیں ڈرائیور کو کہہ دیں اور آپ بھی چلیں نا؟" شائنا نے ناشتے کے بعد سامان کو ان پیک کرتے ہوئے کہا.

"نہیں تم چلی جاؤ میرا دل نہیں ہے بلکہ ایک دو دن رہ آؤ سارے کافی اداس ہوئے ہوں گے." آسیہ بیگم نے بوجھل سے انداز میں کہا.

"ماما آپ بھی چلیں نا!" شائنا اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس آئی اور انکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی.

"شائنا بیٹے اصل میں میری طبیعت خراب سی ہے اور کل میری اپائنٹمنٹ بھی ہے کل تم چلی جاؤ نا." آسیہ بیگم نے اسے سمجھایا.

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے لیکن میں پرسوں واپس آجاؤں گی." اس نے بات مان لی کیوں کہ وہ آسیہ کو کیا کبھی بھی کسی کو نہ نہیں کہتی تھی.

"چلو ٹھیک ہے تم ریڈی ہو جاؤ میں شاہمیر کو کہتی ہوں چھوڑ آئے." آسیہ بیگم نے پیار سے اس کا گال تھپتھپا کے کہا.

"لیکن ماما شاہمیر کے ساتھ کیوں میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں نا." شاہمیر کے ساتھ جانے کا سن کر اس نے فوراً سے جھنجھلا کر کہا تو آسیہ اپنی بیٹی کے اس انداز پر جی بھر کر مسکرائیں.

"بیٹا جی وہ شوہر ہے تمہارا کوئی غیر تو نہیں ہے اور ویسے بھی ڈرائیور آج چھٹی پر ہے." آسیہ بیگم کے کہنے پر چار و ناچار وہ تیار ہونے چلی گئ.

ڈارک براوءن کلر کی گھٹنوں سے کچھ نیچے آتی فراک جس کے گلے اور بازوں پر سکن کلر کے ہی چھوٹے چھوٹے پھول دھاگے سے بنے تھے اور ساتھ ہم رنگ ہی چوڑی دار میں ملبوس سکن کلر کے دوپٹے کو سلیقے سے سر پر اوڑھے وہ بلکل تیار تھی۔ تیاری کیا تھی؟ میک اپ تو وہ کرتی نہیں تھی۔ اسکے سپید پاؤں ڈارک براؤن کلر کی ہی پمپی میں مقید تھے۔

www.novelsclubb.com

"آجاوء بیٹا شاہمیر نیچے انتظار کر رہا ہے۔" آسیہ بیگم کے بلانے پر وہ اپنا بیگ آٹھاتی باہر نکل آئی جہاں وہ پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھا اس کا منتظر تھا۔ آسیہ بیگم اور وانیزہ سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ملک ہاوء س چونکہ احمد ولا سے زیادہ دور نہ تھا اور شاہمیر کی ڈرائیونگ بھی تیز تھی سو وہ جلد ہی پہنچ گئے۔ شاہمیر کو کوئی کام تھا اس لیے وہ اندر نہیں جارہا تھا اس کے اترنے سے پہلے شاہمیر کی آواز آئی۔

"سنو!"

"جی؟" شائنا نے سوالیہ نظریں اٹھائیں وہ بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ نظروں کے اس تصادم پر شائنا نے نظریں چرا لیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔وہ کب لینے آؤں تمہیں؟" شاہمیر کے پوچھنے پر وہ بولی۔

"میں زھیر بھائی کے ساتھ آجاؤں گی۔اللہ حافظ۔" وہ گاڑی سے اتر گئی اور وہ لب بھینچ کے رہ گیا۔

*************

www.novelsclubb.com

تایا کے گھر میں سب ہی اس سے بڑی گرمجوشی سے ملے کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد وہ زارا کے کمرے میں آگئی اور زارا کی بیٹی زرمین سے کھیلنے لگی جو ایک ماہ کی تھی۔

"شائنا!" زارا نے اسے پکارا۔

"جی آپی؟" وہ زارا کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تم بہت بدل گئی ہو شائنا تم ہنستی مسکراتی نہیں ہو میرا دل تمہیں ایسے دیکھ کے دکھتا ہے۔" زارا نے اس کی سنجیدگی کافی محسوس کی تھی۔

"اوہو نہیں آپی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپکو پتا تو ہے آرمی کی ٹریننگ انسان کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔" شائنا نے عزترا شازارا مطمئن تو نہیں ہوئی پھر بھی بولی۔

"ہوں اچھی بات ہے خوش خوش رہا کرو اداس اداس سی ذرا بھی اچھی نہیں لگتی۔"

"اوکے" شائنا نے مسکرا کر ہامی بھر لی لیکن اب وہ چاہ کر بھی پہلے جیسی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔

***************

یہ دو دن کیسے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا اس نے خوب انجوائے کیا مگر ایک خلش نہ پوری ہو سکی جو شاید اب کبھی بھی پوری نہیں ہونی تھی۔ معاذ کی کمی بابا کی کمی۔

www.novelsclubb.com

"شائنا ابھی نا جاؤ شام کو چلی جانا نا یار پلیز۔" صبح کے ناشتے کے بعد اس نے واپس جانے کا کہا تو زارا نے اس سے التجائیہ انداز میں کہا۔

"اچھا آپی ٹھیک ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو زارا بھی مسکرانے لگی۔

شام کو زارا اسکے کمرے میں آئی (جو اسکے استعمال میں تھا) اور ایک شاپنگ بیگ اس کے سامنے رکھا اس نے زارا کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہ لو جانِ من یہ پہن کر تیار ہو جاؤ ابراہیم سب کو ڈنر کے لیے لے جا رہے ہیں واپسی پر تمہیں ڈراپ کر دیں گے۔" زارا نے پرجوش انداز میں کہا۔

"لیکن میں کپڑے لائی ہوئی ہوں تو اس کی کیا ضرورت؟" شائنا نے انکار کیا تھا۔

"جی نہیں تم یہی پہنو گی سمجھی۔" زارا کا انداز حتمی تھا۔

"اوکے!" اس نے مصنوعی سانس بھرا۔

"یو ہیو اونلی تھرٹی منٹس۔" زارا کہہ کر چلی گئی۔

اس نے بیڈ سے شاپنگ بیگ اٹھایا اور تیار ہونے چلی گئی۔ وہ ایک کالے رنگ کی نیٹ کی میکسی تھی۔ جس پر سرخ رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے بالوں کی فرنیچ چوٹی بنالی اور دوپٹے کو سلیقے سے سر پر پنوں کی مدد سے جمالیا۔ کالے رنگ میں اس کی گندمی سی رنگت مزید دمک رہی تھی۔ کسی بھی قسم کی آرائش سے پاک چہرے پر اس نے اپنے خوبصورت ہونٹوں کو گلابی رنگ سے رنگ دیا۔ بھوری آنکھوں میں کاجل کی ایک تہہ لگانے کے بعد کانوں میں کالے رنگ کے آویزیں پہنی جو اسی سامان میں شامل تھی جو زارا دے کر گئی

www.novelsclubb.com

تھی. پیروں کو کالی ہیلز میں مقید کیے خود پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر وہ باہر آ گئی جہاں سب ہی کافی تیار نظر آ رہے تھے.

شائنا کو تجسس نے آن گھیرا کے آخر ایسا کون سا بڑا ڈنر ہے جو سب اتنا اہتمام سے تیار ہو رہے ہیں لیکن پھر اس نے اپنے دماغ کو ریلیکس کیا کہ بھائی تمہیں کیا جو بھی ہو. کچھ ہی دیر میں وہ زارا اور ابراہیم کی گاڑی میں انکے ساتھ روانہ ہو گئی جب کہ باقی سب ایک دوسری گاڑی میں تھے.

اس کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا جب گاڑی کا رخ احمد ولا کی جانب ہوا.

"آپی ہم احمد ولا کیوں جا رہے ہیں." وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی.

"کیوں بھئی تمہارا کیا خیال ہے کہ اکیلے اکیلے دعوت اڑاؤ گی اپنے میاں کو نہیں لے کر جانا کیا." زارا کا انداز شرارتی تھا. شائنا تھوڑی شرمندہ ہوئی کیونکہ اس کے دماغ میں یہ بات تو آئی ہی نہیں تھی.

www.novelsclubb.com

"اوہ تو وہ ڈائریکٹ ریسٹورنٹ آ جاتے." اس نے اپنی خفت مٹانے کے لیے حل پیش کیا.

"اچھا یار چپ کر کے بیٹھ جاؤ آواز نہ آئے تمہاری اب بلکل." زارا خاصے سخت لہجے میں بولی تھی کیونکہ وہ اس کا خیال تھا کہ اسے ڈانٹ کر چپ کروانے میں ہی بھلائی ہے.

"اچھا ٹھیک ہے۔" شائنا منہ بسور کر بولی تو کوئی چھوٹی سی بچی معلوم ہوئی اسے ایسے کرتا دیکھ کر وہ دونوں ہنس دیے۔

دونوں گاڑیاں احمد ولا کے پورچ میں رکیں دوسری گاڑی پہلے ہی آچکی تھی۔ وہ گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھے اور اندر کا منظر دیکھ کر شائنا دنگ رہ گئی۔ جہاں پورا لاوءنج کالے اور لال رنگ کے غباروں سے بھرا ہوا تھا لاؤنج کی وسطی دیوار سے صوفے ہٹا کر اسے اچھے سے سجایا گیا تھا اور بڑ بڑا لکھا تھا۔

Happy birthday Shaina

شائنا جو زندگی سے اب کہیں بہت دور آچکی تھی اسے اپنی سالگرہ کا دن یاد ہی نہ تھا۔ بے اختیار اسے اپنی پچھلی سالِگرہ یاد آئی۔

"بابا میں نے کہا نا کہ مجھے کوئی بہت ڈفرینٹ سا تھیم چاہیے کچھ بہت اچھا جو کبھی بھی کسی کو نہ بھولے آخر کو میری 18 برتھڈے ہے۔" شائنا صوفے پر افتخار ملک کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی انھیں اپنی سالگرہ کی پارٹی کے متعلق بتا رہی تھی جو ایک ہفتے بعد تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو بتائیں نا بابا کی پرنسس کے کیسا تھیم چاہیے آپکو." انھوں نے بھی محظوظ ہوتے ہوئے کہا.

"ا مممم فل بلیک یو نو نا آئی لو بلیک ہر چیز بلیک ہونی چاہیے." اس نے سوچتے ہوئے کہا.

"ہوں چلو ٹھیک ہے میں معاذ سے کہہ دوں گا اور آپ اپنی ماما کے ساتھ جا کے شاپنگ کر آنا اور گفٹ کیا چاہیے." انھوں نے محبت سے پوچھا تو شائنا کی آنکھوں میں شرارت چمکی.

"ہاں! جی نہیں بابا جان یہ تو اب اپکا امتحان ہے کہ آپ مجھے کیا دیتے ہیں." اسکا انداز چیلنجنگ تھا.

"کیسا لگا سرپرائز." زارا کی آواز اسے ماضی سے کھینچ لائی اسکی آنکھوں کے گوشے بھیگ چکے تھے. اس نے آنکھیں صاف کیں تو ایک اور سرپرائز اس کا منتظر تھا.

"وشووو!" وہ خوشی سے وشمہ کے گلے لگی جو پہلے تو سائیڈ پر کھڑی تھی اچانک سامنے آئی اور اسکے گلے لگ گئی.

"ہاں میری جان کیسی ہو." وشمہ اب اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھ رہی تھی.

"میں ٹھیک تم بتاؤ؟"شائنا نے کہنے کے بعد وہاں کھڑے تمام نفوس کو دیکھا جو انہی کو دیکھ رہے تھے.

"اوہ ماماماموں مامی تھیکیو سوچ!"وہ آج پھر آپنی زندگی کے ایک اہم شخص کو بھول چکی تھی یا شاید نظرانداز کر چکی تھی مگر کیوں!

"ویلکم بیٹا جی لیکن یہ سب شاہمیر نے کیا ہے."ماموں نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہو گئی.اسے سب کے سامنے شاہمیر سے مخاطب ہونا بہت عجیب لگ رہا تھا سو اسے بعد میں شکریہ ادا کرنے کا سوچ کر وہ سب سے مبارکبادیں وصول کرنے لگی.اسکے بعد کیک کاٹا گیا اور پھر ایک بہت ہی پر تکلف سا کھانا کھایا گیا جس کے بعد ملک فیملی اپنے گھر روانہ ہو گئی شاہمیر کیک کاٹنے کے فوراًبعد ہی رات کی ڈیوٹی کے لیے جا چکا تھا.

www.novelsclubb.com

****************

"شائنا بیٹا آج آپ نے اچھا نہیں کیا."وہ آسیہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی باتیں کر رہی تھی جب انھوں نے کہا.

"ماما سوری میں بھول گئی تھی لیکن میں انکو تھینکس کہہ دوں گی."اس نے معزرت خواہانہ انداز میں کہا.

"ٹھیک ہے لیکن بیٹا میں نے نوٹ کیا ہے کہ تمہارا رویہ عجیب سا ہی ہے اس کے ساتھ."آسیہ بیگم حقیقتاً پریشان تھیں.

"نن... نہیں ماما ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ کو ایسے ہی فیل ہو رہا ہے."شائنا ذرا سی گڑبڑائی مگر پھر فوراً ہی سنبھال گئی.

"ہوں! ہونی بھی نہیں چاہیے اور اب جب تک تم یہاں ہو اس کا خیال رکھا کرو." آسیہ بیگم اسے سمجھانے لگیں تو وہ بھی ہوں ہاں کرتی رہی لیکن اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا.

کچھ دیر بعد جب آسیہ بیگم سو گئیں تو وہ اٹھی اور سٹڈی پر بیٹھ کر ڈائری لکھنے لگی.

www.novelsclubb.com

5 دسمبر

"آج میری سالگرہ ہے. پچھلے سال یہ دن حقیقتاً خوشی کا تھا لیکن آج کچھ بھی تو میرے پاس نہیں ہے. آپ دونوں کیوں مجھے چھوڑ گئے بابا آپ نہیں ہیں تو سب کے ہوتے ہوئے بھی میں اکیلی ہوں. پلیز واپس آجائیں کہیں سے بھی پلیز. مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا

کچھ بھی نہیں. میں نہیں جانتی آج شاہمیر نے میرے لیے سب کچھ کیوں کیا ہے لیکن میں کوئی بھی خوش فہمی نہیں پالنا چاہتی. شاید وہ...وہ مجھ پر ترس کھاتے ہیں. میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا. میرا دکھ کسی بھی طرح کم نہیں ہوتا میں ماما کو دیکھوں تو مجھے رونا آتا ہے کہ وہ میرے بغیر کتنی اکیلی ہو جاتی ہوں گی مگر کبھی بھی وہ خود سے یہ نہیں کہتیں لیکن میں کیا کروں آرمی میرا جنون ہے. اللہ تعالیٰ مجھے سکون نصیب فرما میری زندگی بہت بے سکون ہے. میرے سب سے اپنے مجھے اکیلا چھوڑ گئے اس دنیا میں......"

وہ آنسو جو دوسروں کے سامنے ضبط کیے تھے اس وقت تیزی سے گالوں پر لڑھک رہے تھے. وہ ایک بار پھر ماضی میں گم ہونے لگی.

بارہ بجنے میں دو منٹ باقی تھے. پورے کمرے میں واحد آواز گھڑی کی تھی. وہ اپنے بستر پر چیت لیٹی سونے کے سے انداز میں آنکھیں بند کیے انتظار کر رہی تھی مگر کس کا؟ ہاں ۱۲ بجنے کا اور لو دھڑام سے کمرے کا دروازہ کھلا اور معاذ صاحب ہاتھ میں چھوٹا سا کیک لیے کمرے میں داخل ہوئے. اس کے پیچھے ہی افتخار صاحب اور آسیہ بیگم بھی کمرے میں پہنچے.

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو! ہیپی برتھ ڈے ٹو یو! ہیپی برتھ ڈے ڈئیر شائنا." وہ تینوں یک آواز ہوئے اسکوش کر رہے تھے مگر وہ اب بھی ایسے ہی لیٹی اپنی ہنسی کو ضبط کر رہی تھی. معاذ نے آگے آ کر اس کے منہ سے بلینکٹ اتارا تو وہ ہنستے ہوئے اٹھ کر اس کے سینے سے جا لگی. وہ بھی محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھے ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے خدا سے اسکی دائمی خوشیوں کی دعا مانگنے لگا.

"چلیں بیگم ماں باپ کی تو یہاں کوئی قدر ہی نہیں ہے." افتخار صاحب نے مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کہا.

"بابا!" وہ چیخی اور افتخار صاحب سے آ لگی.

"ہوں میری جان آ گئی بابا کی یاد." افتخار صاحب نے اس کے ماتھے پر بوسا دیا اور پھر وہ آسیہ بیگم کے گلے لگی.

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے." آسیہ بیگم نے بہت لاڈ سے کہا. معاذ یہ سب دیکھ کر اپنے نادیدہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولا.

"ہاں مجھے تو آپ لوگ کہیں سے اٹھا کے لائے تھے نا." اسکے منہ بسورنے پر سب ہنسنے لگے.

شام ایک بہت شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا. شائنا کی دوستیں،اور تمام خاندان والے سب موجود تھے. کیک کاٹنے کے بعد شائنا نے افتخار صاحب کے آگے ہاتھ تو وہ اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگے.

"میرا گفٹ؟" وہ بولی تو انھوں نے حیرت سے لب کھولے.

"گفٹ بھی دینا تھا؟" سوالیہ انداز میں پوچھا.

"جی ہاں." اس نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے جواب دیا تو انھوں نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس کے آگے کیا. شائنا نے نا سمجھی سے لفافہ پکڑا ان کے اشارے پر وہ لفافہ کھولنے لگی اور دیکھنے پر پہلے تو آنکھیں ملیں اور پھر زور سے چیخی.

"اوہ مائے گاڈ بابا یہ سچ ہے؟" انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ انکے گلے لگ کر زور سے بولی.

"I love you so much"

www.novelsclubb.com

سب نے پوچھا تو اس نے دکھایا کہ وہ اور کچھ نہیں بلکہ............ترکی کا پندرہ دن کا وزٹ ویزہ تھا وہ پھولے نہیں سما رہی تھی آخر وہ ترکی تھا جہان کا ترکی.

اسکا پورا چہرہ بھیگ چکا تھا اور لب مسکرا رہے تھے اسکے لب کپکپائے اور وہ سرگوشی میں بولی.

".I miss you baba I miss you so much"

************

وہ دوپہر کا کھانا کھا کر کمرے میں جانے لگی تھی کہ وانیزہ بیگم کی آواز پر رُکی.

"جی مامی." وہ ان کی بات سننے کے لیے رک گئی.

"بیٹا شاہمیر کو یہ ٹیبلٹ اور چائے تو دے آؤ اس کے سر میں درد ہے." شاہمیر رات کا گیا کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا اور آتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا.

منع کرنے کا تو کوئی جواز ہی نہیں تھا. چار و ناچار وہ دوپٹے کو صحیح کرتی کیچن سے ٹرے لے کر اس کے کمرے کی جانب بڑھی. وہ آج سے پہلے کبھی اس کے کمرے میں نہیں گئی تھی.

اس نے دروازہ بجایا اور اجازت ملنے پر اندر آئی. کمرہ اپنے مکین ہی کی طرح بہت شاندار تھا.

www.novelsclubb.com

گہرے نیلے اور سفید رنگ کے امتزاج سے سجے کمرے میں گہرے نیلے رنگ کے دبیز پردے قد آدم کھڑکیوں کے آگے جمے تھے. کمرے کے وسط میں جہازی سائز بیڈ تھا اور اسکے سامنے والی دیوار کے ساتھ سنگھار میز تھا. کمرے میں دو لمبی پشت والی سفید رنگ کی

کرسیاں موجود تھیں. ایک ہی نظر میں پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد شائنا آگے بڑھی اور پھر کمرے میں موجود سینٹر ٹیبل پر ٹرے رکھ دی. شاہمیر جو آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر نیم دراز تھا اسکے آنے کے بعد ہاتھ ہٹا دیا اور شائنا کو دیکھنے لگا. شائنا نے اپنے چہرے پر نظروں کی تپش محسوس کی تو بے اختیار نظریں اٹھائیں وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا. شائنا نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ جس پر وہ پھر مدھم سا مسکرایا.

"مجھے کچھ کہنا ہے." وہ بادقت بولی تھی.

"میں سن رہا ہوں." وہ اب بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اپنے بازو سینے پر لپیٹے پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہوا. وہ اس وقت ٹراؤزر اور پوری آستین والی ٹی شرٹ میں ملبوس تھا ویسے تو سردی اپنے جوبن پہ تھی مگر چونکہ کمرہ سینٹرلی ہیٹیڈ تھا سو سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی. شائنا کے ذہن میں الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے اور پھر وہ کچھ دیر بعد بولی.

"تھینکیو سو مچ آپ نے جو کچھ بھی کل میرے لیے کیا. مجھے تو یاد بھی نہیں تھا کہ میری برتھڈے ہے. تھینکیو کل کے دن کو میرے لیے سپیشل بنانے کے لیے." وہ کہہ کر چپ ہو گئی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھاگ جائے.

"اسکی ضرورت نہیں تھی. شائنا میں جانتا ہوں کہ میں معاذ اور آنکل کی کمی پوری نہیں کر سکتا. لیکن پلیز جب کبھی بھی کوئی بات ہو تو تم مجھے کہہ سکتی ہو." اس نے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر کہا. شائنا نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا اور واپسی کے لیے مڑ گئی.

"سنو!" شائنا کے قدم زنجیر ہوئے. وہ پلٹی اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی.

"جی؟"

"وہ برتن پڑے تھے لے جاؤ." شاہمیر یہ کہہ کر پھر بیڈ کی جانب بڑھ گیا. شائنا کو اس بات پر شدید تاؤ آیا لیکن پھر وہ خود کو جھڑکتی برتن اٹھا کر باہر چلی آئی.

******************

www.novelsclubb.com

شائنا اور آسیہ بیگم کے بار بار کہنے پر مجبوراً شاہمیر ان دونوں کو ایک ہفتے کے لیے ان کے گھر چھوڑ آیا. یہاں کیا تھا یادیں وہ بھی اتنی زیادہ. اس گھر کی ہر اک شے پر معاذ اور افتخار صاحب کی ڈھیروں یادیں نقش تھیں. وہ دونوں ماں بیٹی سارا وقت ایک دوسرے سے الگ الگ روتی رہتیں جانتی دونوں تھیں مگر ایک دوسرے کو دلاسا دینے کی ہمت دونوں

ہی میں نہیں تھی۔ان کو یہاں آئے تیسرا دن تھا جب شائنا مغرب کی نماز کے بعد معاذ کے کمرے میں آئی۔ وہ وہاں معاذ کی استعمال شدہ ایک ایک چیز کو چھو رہی تھی اور آنسو اس کے چہرے کو پوری طرح بھگوئے ہوئے تھے۔شائنا نے معاذ کی واڈروب کھولی تو سامنے ہی ایک سفید ڈریس شرٹ نظر آئی اور ساتھ ہی منظر بھی بدلنے لگا۔

"بھائییی!" شائنا نے معاذ کا بازو جھنجھوڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔وہ دونوں آسیہ بیگم اور افتخار صاحب کی شادی کی سالگرہ کا تحفہ لینے کے لیے مال میں موجود تھے۔آسیہ بیگم کے لیے وہ تحفہ لے چکے تھے اور اب ایک مینز وئیر کی دکان میں داخل ہوئے تھے جب شائنا کی نظر ایک سفید رنگ کی ڈریس شرٹ پر پڑی۔

"ہاں بولو؟" معاذ جو ارد گرد دیکھنے میں مصروف تھا اس کے متوجہ کرنے پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"بھائی وہ جو شرٹ ہے نہ مجھے بہت پسند آگئی ہے۔" شائنا نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ لیکن یار وہ بابا کے لیے تو سوٹیبل نہیں ہے نا۔" معاذ نے اس کے ہاتھ کی سیدھ میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہو بھائی میں آپ کے لیے کہہ رہی ہوں آپ پر بہت اچھی لگے گی۔" شائنا نے اپنا دایاں ہاتھ زور سے پیشانی پر مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن شاید تم بھول رہی ہو مائے ڈئیر سسٹر ہم بابا کا گفٹ لینے آئے ہیں۔" معاذ نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آپ لے رہے ہیں یا نہیں۔" شائنا نے اپنا رخ اس کی طرف سے موڑتے ہوئے کہا۔ یہ اس کی خفگی کا اظہار تھا۔

"توبہ ہے ویسے لڑکی کپڑے بھی اب میں تمہارے کہنے پر خرید کروں کیا؟" معاذ نے منہ بنایا کیوں کہ اسے اس شرٹ میں ایسا کچھ خاص نہیں لگا تھا مگر وہ شائنا کی بات ٹال جائے اس کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"ہاں تو اور کیا نہیں۔" شائنا نے عتراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شائنا!" شاہمیر کی آواز شائنا کو ماضی کے بھنور سے کھینچ لائی۔ وہ کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ وہ کب آیا تھا شائنا کو معلوم نہ ہو سکا۔

"آپ کب آئے۔" شائنا اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی اب وہ آنسو صاف کر چکی تھی۔

"جب تم رونے کا شغل فرما رہی تھی۔" شاہمیر اور وہ بھی ایسا انداز شائنا بہت حیران ہوئی کیونکہ شاہمیر نے کافی عرصہ بعد ایسے بات کی تھی۔

"ویسے بہت افسوس کی بات ہے اسی لیے یہاں چھوڑ کر گیا تھا میں نیچے پھوپھو الگ رو رہی ہیں اور تم اوپر تم سے کم از کم یہ امید نہیں تھی مجھے اگر پھوپھو کی طبیعت خراب ہو گئی تو کیا کرو گی پھر۔ چلو جلدی نیچے واپس لے کے جاؤں گا اب میں آپ دونوں کو۔" وہ غصے میں تھا وہ بھی شدید اور مسلسل بولے جا رہا تھا۔ شائنا کو پہلے خوف اور پھر غصہ آیا کیونکہ اسے آج تک کبھی کسی نے ایسے نہیں ڈانٹا تھا۔ مگر وہ صدا کی ڈھیٹ اس کے اتنا کچھ کہہ دینے کے باوجود صرف اتنا بولی۔

"جی اچھا۔" اس کے اس معصومیت سے بولنے پر شاہمیر کو شدید تاؤ آیا لیکن وہ چپ چاپ نیچے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

*****************

"ہاں تو جناب کیا حال ہیں آپ دونوں کے۔" مونال نے شائنا اور فرال سے پوچھا۔ وہ تینوں اس وقت کمرے میں اکیلی تھیں کیونکہ افلاطون گینگ کہیں کوئی کانٹ کرنے گیا تھا انھوں نے تو ان سے بھی کہا تھا مگر ان تینوں نے منع کر دیا۔ ابھی کل رات ہی

ان سب کی تشریف آوری دوبارہ آکیڈمی میں ہوئی تھی۔آج اتوار کا دن تھا اور کل سے ان کی سیکنڈ ٹرم کا آغاز ہونا تھا سو آج کے دن وہ فارغ تھیں۔

"ٹھیک ہمیں کیا ہونا ہے۔"شائنا نے اداسی سے کہا۔

"میں تو واقع میں ٹھیک ہوں لیکن تم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔"عبادت نے بھی اپنے ازلی پر سکون انداز میں کہا۔

"ہاں میں بھی نوٹ کر رہی ہوں خیریت ہے نا؟"مونال نے بھی عبادت کی تائید کی۔

"اوہو ایسا کچھ نہیں ہے یار بس گھر سے ہو کر آئی ہوں نا تو بابا اور بھائی زیادہ ہی یاد آرہے ہیں۔"شائنا نے سچ ہی کہا تھا اسے سچ میں معاذ اور افتخار صاحب کی بہت یاد آرہی تھی۔

"اللہ نے تمہیں بہت صبر دیا ہے شائنا اللہ تمہیں اس صبر کا اجر بھی بہت جلد دے گا ان شااللہ۔"عبادت نے تسلی جو انداز میں کہا۔

"اور تم بتاوء مونال کیسی ہو۔"شائنا نے مونال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے کے بیچاری مونال کچھ کہتی دھڑام کی آواز سے دروازہ کھلا اور فرال صاحبہ اندر داخل ہوئیں اور مونال کے گردن میں اپنے دونوں بازو ڈالتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو گی یہ چلاک لومڑی خاندان کا سب سے پیارا لڑکا لے اڑی ہے محترمہ منگنی شدہ ہو گئی ہے۔" اسکی بات پر سب اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگے جبکہ مونال جھینپ گئی۔

"کیا یہ سچ ہے۔" ماہین صدمے سے باہر آتے ہوئے بولی۔

"ہاہائے تو اس میں ایسی کونسی بے یقینی والی بات ہے۔" فرال نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"ہاں میری تو اب ہوئی ہے نا اس محترمہ کی بچپن سے ہی طے ہے ہماری پھوپھو کے جہان سے۔" مونال نے بھی فرال کا بھانڈا پھوڑا۔

"ہاں ایڈا وہ جہان ہو ہی نہ جائے کہیں۔۔۔۔۔" ہنہہ فرال نے ناک چڑھا کے کہا۔

"ہائے ماہی چل چلیں یہاں کوئی اپنا نہیں ہے۔" زرناب مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے ماہین کا بازو پکڑے بولی۔

"ہاں چل چلیں۔" ماہین نے بھی منہ بنا کے کہا۔

فرال اور مونال ان کے ری ایکشن سے محظوظ ہو رہی تھیں جبکہ شائنا اور عبادت تاسف سے ان کی ڈرامے بازیاں دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****************

"ویسے شائنا تمہارے جو ماموں زاد کزن ہیں وہ کیا ہیں تمہارے۔" وہ لوگ ساری میس میں کھانا کھا رہی تھیں جب فرال صاحبہ نے اپنی توپوں کا رخ شائنا کی جانب موڑا۔ شائنا جو سکون سے کھانا کھا رہی تھی نوالہ اس کے حلق میں اٹک گیا اور وہ زور زور سے کھانسنے لگی عبادت نے جلدی سے اسے پاس پڑے گلاس میں پانی ڈال کے دیا۔

"فرال نے اب کچھ ایسا بھی نہیں پوچھا تھا شائنا جو تمہارے حلق میں کھانا ہی اٹک جائے۔" ماہین نے شائنا کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اب سب شائنا کو دیکھ رہے تھے۔ شائنا نے اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے ان سب کی طرف دیکھا اور پھر قدرے اعتماد سے بولی۔

"تمہارے سوال کا جواب تمہارے سوال میں ہی ہے فرال بیگم۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا بیٹا ہم سے چلاکیاں نا نا نا سچ سچ بتاؤ دال میں کچھ کالا ہے نا۔" فرال نے پر جوش سی ہوتے ہوئے کہا۔ شائنا بیچاری کو چار و ناچار بولنا پڑا۔

"ہاں ہماری منگنی ہو چکی ہے میری ٹریننگ کے بعد شادی ہو گی۔"

"دیکھا اور تم ہمیں اب بتا رہی ہو۔" فرال پہلے اپنے شک کی درستگی پر خوش ہوئی اور پھر خونخوار نظروں سے شائنا کو دیکھا۔

"آاات۔۔تو تم لوگوں نے بھی تو آج ہی پوچھا ہے۔" شائنا اعتماد بحال کرتے ہوئے بولی۔ باقی سب اب کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔

"تو کیا کرتے ہیں آپ کے منگیتر شائنا بی بی۔" ماہین نے کمرے میں آنے کے بعد پوچھا۔

"نیورو سرجن ہیں۔" شائنا نے مختصر سا جواب دیا۔

"واہ کیا بات ہے۔" جواب فرال کی طرف سے آیا۔

پھر وہ سب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے ہوئے ہنستی مسکراتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

***************

وقت گزرتا گیا اور وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ بھاگتی رہیں۔ان کی دوستی میں ذرا کمی نہ آئی بلکہ اس ڈیڑھ سال نے ان کی دوستی کو مزید مضبوط کر دیا تھا۔اب معاملہ کچھ یوں تھا کہ ان کے کورس کی اوور آل بیسٹ کیڈیٹ کے آوارڈ کے لیے چار لڑکیوں کے بیچ مقابلہ

تھا عبادت، شائنا، فرال، اور اریبہ. اریبہ انکے گروپ کی تو نہیں تھی لیکن اس سے ان کی اچھی دوستی تھی۔ وہ ایک سینسیبل اور قابل لڑکی تھی۔ آج کل انکی پاسنگ آوٹ پریڈ کی تیاری ہو رہی تھی۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے ہی ان کے تھرڈ ٹرم کے اگزامز ہوئے تھے۔ اور ایک ہفتے بعد انھوں نے اکیڈمی کو خیر آباد کہہ دینا تھا۔

آج پورے دو سال اور کچھ ماہ بعد وہ دن اسکی زندگی میں آگیا تھا جس دن کے لیے اس نے سر توڑ کوشش کی تھی۔ آج اس کا بچپن سے دیکھا گیا خواب پورا ہونے والا تھا۔ خوشی اس کے ہر عمل سے واضع تھی اور آج تو اس پر ایک اور بہت بڑا انکشاف ہونا تھا لیکن وہ اس سب سے انجان پاسنگ آوءٹ پریڈ کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ اس کے گھر سے کوئی بھی نہیں آرہا تھا۔ آسیہ بیگم آنا تو چاہتی تھیں مگر ان کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی۔ شاہمیر کا بھی کوئی بہت ضروری کام نکل آیا تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں آسکا تھا۔ ویسے بھی آج شام ان کا فائنل ڈنر تھا تو اس نے شاہمیر سے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے کل پرسوں لینے آجائے مسئلہ نہیں ہے۔ جہاں وہ بہت خوش تھی وہیں وہ معاذ اور افتخار صاحب کو حد سے زیادہ یاد کر رہی تھی۔

"چلو چلیں وہ سب یونیفارم میں ملبوس" بلکل تیار کھڑی تھیں جب زرناب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

*ہوں۔۔۔۔ٹھیک ہے چلو."فرال نے خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے بولی.

……………..

Ladies and gentlmens in a few moments later from now the praid will enter into the praid ground from your right side. The slogun of the praid is WE ARE THE DEFFENDERS OF .OUR COUNTRY

Todays praid is composed of approximately 300 gentlemen cadits and 100 lady cadets divided .into 4 battalions and 16 companies

فیمیل ہوسٹ بول رہی تھی اور ساتھ ساتھ نظم وضبط سے پریڈ کرتے ہوئے کیڈٹ پریڈ گراؤنڈ میں داخل ہو رہے تھے. کچھ ہی دیر میں کیڈٹ گراؤنڈ میں پہنچ گئے تو انعامات تقسیم کرنے کی باری آئی.

www.novelsclubb.com

The award of over all Best cadet of the lady cadet course goes to

شائنا، عبادت اور فرال تینوں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں.

.Lady cadet Ibaadat zulfiqar

انکا پورا گروپ خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے عبادت کو مبارکباد دے رہا تھا. عبادت سلوٹ کرتے ہوئے آگے بڑھی اور اپنا انعام لے کر واپس اپنی جگہ آکر کھڑی ہو گئی.

The award of Best academic record of lady .cadet course goes to Shaina Malik

شائنا بھی عبادت کے انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنا انعام لے کر واپس آگئی.

And the award of best physical record of the course goes to Areeba tanveer.

**************

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی اپنے حجاب کو پن کی مدد سے سیٹ کر رہی تھی۔ آج اس نے وہ خاکی ساڑھی پہن رکھی تھی جسے پہننے کا شوق اسے بچپن سے تھا۔ وہ اس وقت اتنی مکمل لگ رہی تھی کہ ہر دیکھنے والا یہی کہتا کہ یہ ساڑھی تو بنی ہی اس کے لیے ہے۔ آج وہ کیڈیٹ کے طور پر نہیں بلکہ بطور کیپٹن تیار ہو رہی تھی۔ ہاں اب وہ کیپٹن شائنا تھی ایک

مضبوط آرمی آفیسر جو ہر حال میں اپنا فرض پورا کرنے کے لیے تیار تھی۔اس نے اپنے آپ پر ایک طائرانہ سی نظر ڈالی اور باہر آ گئی جہاں باقی کی پانچ بھی اسی کی طرح خاکی ساڑھی میں ملبوس جلوہ آفروز تھیں۔

"0ہائے مجھے یقین نہیں آرہا یار کے ہم اتنی جلدی پاس آؤٹ ہو گئے۔"مونال نے اداس سے انداز میں کہا۔

"فٹے منہ تیرا یہ اتنی جلدی ہے توبہ ہڈیاں ٹوٹ گئیں مشکت کرتے کرتے اور تو کہہ رہی ہے اتنی جلدی۔۔ہنہ۔"فرال کو مونال پر خاصہ تاؤ آیا تھا۔

"اف فرال ایک تو تمہارے ڈرامے نہیں ختم ہوتے چلو چلیں۔"شائنا نے اکتاہٹ سے کہا اور پھر وہ سب اوڈیٹوریم کی طرف روانہ ہوئیں۔

*************

تقریب کا آغاز ہوئے قریبا گھنٹا ہو چکا تھا جب شائنا نے اپنے ساتھ بیٹھی عبادت کو پکارا۔

"ہاں کیا ہوا."عبادت جو پوری محویت سے سپیچ کرتی فیمیل آرمی افیسر کو سن رہی تھی اس کے بلانے پر چونکی۔

"یار مجھے ریسٹ روم جانا ہے۔"شائنا کے کہنے پر وہ دونوں اوڈیٹوریم کے پچھلے حصے میں بنے ریسٹ روم کی طرف چلی گئیں۔اس آفیسر کی سپیچ اب ختم ہو چکی

www.novelsclubb.com

تھی۔یہ کافی بڑی تقریب تھی اور تقریب کے بعد ان کا فائنل ڈنر تھا۔تقریب میں آج پاس آؤٹ ہونے والے تمام آفیسرز کے علاوہ دوسری آرمڈ فورسز کے بھی بہت سے کیپٹن اور میجر شامل تھے۔اب سٹیج پر ہوسٹ آنونسمنٹ کر رہا تھا۔

"ناؤ آئی ووڈ لائک ٹو کال میجر شاہ ٹو کم آن دا سٹیج۔"ہوسٹ کے بلانے پر کرسیوں کی سب سے پہلی لگی قطار میں سے ایک آفیسر آٹھا اور سٹیج کی طرف بڑھا۔فرال، زرناب،ماہین اور مونال اسی کو دیکھ رہیں تھیں۔وہ کیونکہ تھوڑی پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں سو پہلی قطار میں بیٹھے آفیسرز کو نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔اب وہ شخص ڈئیس میں لگے مائیک کو صحیح کرتے ہوئے پورے حال میں نظریں دوڑا رہا تھا۔

"السلام وعلیکم ! ہوپ یو آل آر فائن۔میں یہاں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنے والا بلکہ بس آپکو یہ کہنے آیا ہوں کہ آپ نہیں جانتے کے آپ لوگ کتنے اہم ہیں آپ لوگ وہ ہیں جو اپنی قیمتی جانیں اپنے وطن کے لیے قربان کرنے کی رضامندی رکھتے ہیں ایسا ہی ہے نا۔"میجر شاہ نے تصدیق چاہی جس پر پورا حال یس سر کی آواز سے گونجا۔میجر نے وہیں سے بات کا آغاز کیا۔

" کیا آپ جانتے ہیں کے آپکی ایک جان کے بدلے اس ملک کی کتنی جانیں بچتی ہیں۔شہادت کا رتبہ بہت بڑا ہے اور اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ

اپنے اس خاک سے بنے بے ضرر سے وجود کو ہم اپنی اس پاک سرزمین کے لیے سپرد خاک کر دیں۔ میں آخر میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کے اپنی فرض پر کبھی کوئی سمجھوتا نہ کریں۔ شکریہ۔"

وہ کہہ کر سٹیج سے اتر چکے تھا اور پورے حال میں تالیوں کی گونج تھی وہ دیکھنے میں ستائیس آٹھئیس سال کا آیک بہت وجہیہ میجر تھا اور اس کے کسرتی بدن پر خاکی وردی بہت بچ رہی تھی۔ وہ جتنا اپنے ظاہری حلیے سے متاثر کن تھا اس سے کہیں زیادہ متاثر کن اس کے بولنے کا انداز تھا۔ وہاں بیٹھا ہر شخص بلاشبہ اس سے متاثر ہوا تھا۔ اب تقریب اپنے اختتام کی طرف آ رہی تھی۔

"کہاں تھی تم دونوں یار ابھی ابھی ایک بہت ہینڈسم میجر سپیچ کر کے گئے ہیں کیا بولتے ہیں یار وہ۔۔۔۔" فرال نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔

"ویسے شرم کرو فرال تم منگنی شدہ ہو۔" عبادت نے اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی لیکن شرم اور فرال کا دور دور تک کوئی واسطہ نا تھا۔

"ہاں تو میں کونسا اپنے لیے کہہ رہی ہوں میں تو تمہارے اور ماہی کے لیے کہہ رہی تھی۔"

"یااللہ فرال چپ بلکل۔" عبادت کو ایسی باتیں بلکل پسند نہ تھیں اس لیے جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"اوکے" فرال نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا.

**************

"وہ دیکھ وہ دیکھ شائنا۔" فرال نے شائنا کو جھنجھوڑتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کی اور اشارے سے دائیں جانب دیکھنے کا کہا۔ شائنا نے پہلے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور پھر جب اس نے اس کے بار بار کہنے پر دیکھا تو شائنا کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی ------------- مقابل بھی شائنا اور فرال کی تمام کاروائی ملاحظہ کر چکا تھا اس لیے انھی کی طرف آگیا فرال بہت پرجوشی سے بولی۔

"اسلام و علیکم میجر میرا نام کیپٹن فرال ہے اور یہ ------" میجر شاہ نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

"اور یہ میری مسز کیپٹن شائنا شاہمیر ملک ہیں غالبا آپکی دوست بھی ہیں ہے نا۔" شاہمیر گہری نظروں سے مسکراتے ہوئے دیکھ شائنا کو رہا تھا اور بات فرال سے کر رہا تھا اب ان کا باقی کا گروپ بھی وہاں آچکا تھا اور شائنا اس کا دماغ بلکل ماؤف ہو چکا تھا۔ اس

www.novelsclubb.com

کے چہرے پر بیک وقت بہت سے تاثر تھے غصہ، نا سمجھی، پریشانی اور بھی بہت کچھ باقی سب اب باری باری ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"میجر شاہ آپ مزاق کر رہے ہیں نا؟" فرال بے یقینی سے بولی۔

"آپکا اور میرا کوئی مزاق ہے؟" شاہمیر نے فرال سے پوچھا۔

شائنا بتاؤنا اپنی فرینڈز کو کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" شاہمیر اب شائنا سے ڈائریکٹ مخطب ہوا۔ کیونکہ ایک بات وہ جانتا تھا کہ شائنا شدید غصہ کی حالت میں بھی اسی کا ساتھ دے گی.

یہ شاید آرمی کی سخت ٹریننگ ہی تھی جس کی بدولت شائنا اب تک صحیح سلامت کھڑی تھی۔ شائنا نے انکھیں بند کیں اور گہرا سانس لیا۔

"ہاں فرال یہ میرے ہسبنڈ ہی ہیں۔" شائنا نے مسکراتے ہوئے شاہمیر کی بات کی تائید کی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تمہاری صرف انگیجمینٹ ہوئی ہے اور شاہمیر بھائی نیور ولو جسٹ ہیں۔" فرال تو گنگ تھی اس لیے ماہین نے پوچھا۔

"جی ماہین میں نیورولوجسٹ بھی ہوں اور دوسری بات شائنا نے میرے کہنے کی وجہ سے ہی نہیں بتائی۔" شاہمیر نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے بتایا۔ سب کے چہروں پر دبا دبا سا غصہ تھا۔

"اگر آپ لوگوں کا اور کوئی سوال نہ ہو تو ہمیں اجازت دیں۔" شاہمیر کے ہمیں کہنے پر شائنا نے چونک کے شاہمیر کو دیکھا۔

"جی آپ لوگ جائیں اللہ حافظ". عبادت نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

"چلیں شائنا۔" شاہمیر نے اپنا ہاتھ شائنا کے آگے کرتے ہوئے کہا۔ شائنا نے بغیر کچھ کہے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے۔

************

"کیا ہوا گاڑی میں کیوں نہیں بیٹھ رہی۔" شاہمیر نے حیرت سے شائنا سے پوچھا جو اپنا رخ گاڑی سے موڑ کر کھڑی تھی۔

"مسٹر شاہمیر کیا آپ وضاحت کرنا پسند کریں گے کہ یہ سب کیا تھا۔" شائنا نے ایک ایک لفظ کافی چبا چبا کر کہا تھا۔ شاہمیر اسکے انداز پر کافی محظوظ ہوا لیکن ظاہر نہ ہونے دیا.

www.novelsclubb.com

"گاڑی میں بیٹھو سب بتاتا ہوں۔" شاہمیر نے سنجیدگی سے کہا تو شائنا چُپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی کیونکہ ضد لگانا تو اس کی فطرت میں شامل ہی نہیں تھا۔

"میں تمہیں شروع سے سب بتاتا ہوں لیکن وعدہ کرو پھر تم اپنا موڈ صحیح کر لو گی۔" شاہمیر نے گہری سانس لے کر گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" ہمیشہ کی طرح مختصر جواب دیا گیا۔

پھر شاہمیر بتاتا گیا اور شائنا سنتی گئی۔ ونڈو سکرین کے سامنے کا منظر ماضی کے دھندلکوں میں بدلنے لگا۔

نو سال قبل

اس وقت رات کے تقریباً ساڑھے دس ہو رہے تھے۔ گاڑی میں بیٹھے وہ دو نفوس عاطف اسلم کی آواز پر اپنا سر دھن تھے۔ وہ اس وقت اپنے کالج کی فیرویل سے واپس آ رہے تھے۔ دونوں کی عمر انیس سے بیس کے درمیان کی تھی۔ ایک زوردار فائر کی آواز گونجی جس پر ڈرائیونگ کرتے لڑکے کا پاؤں بریک پر پڑا۔ وہ اس وقت لاہور کے قدرے سنسان علاقے میں تھے۔ دونوں نے کچھ پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور

www.novelsclubb.com

پھر اپنی اپنی ونڈ و سکرین سے متلاشی نظریں اطراف میں دوڑائیں۔ وہ ایک پوش علاقہ تھا دونوں اطراف بڑے بڑے بنگلے تھے جس بنگلے کے سامنے ان کی گاڑی روکی تھی بائیں جانب اس سے پیچھے والا بنگلا زیر تعمیر تھا۔ اس زیر تعمیر عمارت کا دروازہ اس وقت کھلا ہوا تھا۔ ان دونوں نے پھر سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر پیسنجر سیٹ پر بیٹھے لڑکے نے ڈیشبورڈ کو کھول کر اس میں سے پسٹل نکالی جو حفاظت کے لیے ان کے پاس ہمیشہ موجود ہوتی تھی۔ اس نے دوسرے لڑکے کو اشارہ کیا اور خود باہر نکل گیا۔ دوسرا لڑکا بھی اس کا اشارہ سمجھ چکا تھا اس لیے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر وہ بھی باہر نکلا اور گاڑی کو لاک کر کے اس کے ساتھ ہو لیا۔ اب وہ دونوں دبے پاؤں اندر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جہاں سے آوازیں ہنوز آرہی تھیں۔ دروازہ کھولتے ہی دونوں ادھ ادھر جانے کے بجائے سیڑھیاں چڑھنے لگے کیونکہ آوازیں اوپر سے آرہی تھیں۔ انھوں نے سیڑھیوں میں ہی کھڑے ہو کر اپنی نظریں دوڑائیں تو کچھ ہی فاصلے پر ایک مکمل کالی پوشاک میں ملبوس آدمی زمین پر پڑا تھا اسکی آنکھیں شاید تکلیف کی وجہ سے مندی ہوئی تھی اور لب بھینچے ہوئے تھے نا جانے کیوں مگر وہ کراہ نہیں رہا تھا۔ اس کے مقابل دو لوگ کھڑے بے ہنگم آواز میں قہقہے لگاتے ہوئے کچھ بول رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے پھر سے گن لوڈ کی تو وہ لڑکا جو پسٹل پکڑے لڑکے کے پیچھے کھڑا تھا اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کر شاہمیر وہ مر جائے گا۔" معاذ کا کہنا تھا کہ شاہمیر نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی گن چیک کی جس میں چار گولیاں تھیں۔ وہ دونوں ہی شوٹنگ کلب کے ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ نشانے بازی میں ماہر تھے۔ شاہمیر نے گن لوڈ کی اور اس آدمی کے ہاتھ کا نشانہ لیتے ہوئے ٹریگر دبا دیا. گولی اس آدمی کے ہاتھ میں پیوست ہوئی اور پسٹل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وہ دونوں ایک ہی جست میں ادھر پہنچے اور معاذ نے دوسرا پسٹل بھی اپنے قبضے میں کیا۔

"کون ہو تم لوگ سالوں۔" ان میں سے ایک دھاڑا تھا۔ جس پر شاہمیر کا پارہ ہائی ہوا اور وہ اس سے بھی زور سے دھاڑا۔

"بکواس نہیں چلو نکلو یہاں سے ورنہ مجھے گولی چلانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔" معاذ نے جا کر زمین پر پڑے شخص کو دیکھا تو وہ نیم بیہوشی کے عالم میں تھا۔ وہ مسلسل اپنے ہاتھ سے اپنی بائیں جانب اشارہ کر رہا تھا معاذ نے اس کے ہاتھ کے اشارے کی طرف دیکھا تو اسے کچھ بھی نظر نہ آیا۔ معاذ اس آدمی کو چھوڑ کر ادھر پاس جا کر دیکھنے لگا جہاں اینٹوں کے کچھ ڈھیر کے پاس اسے ایک کالے رنگ کی فلیش ڈرائیو نظر آئی۔ معاذ نے فوراً آگے بڑھ کر وہ اٹھائی۔ اس سارے وقت میں شاہمیر ان آدمیوں پر پسٹل تانے کھڑا رہا۔

www.novelsclubb.com

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے نکلو ورنہ میں گولی چلا رہا ہوں۔"

شاہمیر ایک دفعہ پھر دھاڑا تھا۔ایک آدمی تو پہلے اپنا ہاتھ پکڑے کراہ رہا تھا شاہمیر نے جب دیکھا کہ ان کا جانے کا کوئی امکان نہیں ہے تو اس نے دوسرے آدمی کے پیر کا نشانہ لے کر گولی چلا دی اور پھر ایک ہی جست میں معاذ کے پاس پہنچ کر اس کے ساتھ مل کر اس آدمی کو زمین سے اٹھا کر گاڑی میں بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی زن سے بھگا لے گیا۔ معاذ پیچھے ہی اس آدمی کے ساتھ بیٹھ کر یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ گولی کہاں لگی ہے۔

"معاذ کونسے ہاسپٹل جانا ہے." شاہمیر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھا.اس سے پہلے کہ معاذ کچھ کہتا وہ آدمی بولا پڑا.

"تم لوگ مجھے کسی مین روڈ پر اتار دو مجھے ہاسپٹل نہیں جانا". وہ بادقت بول رہا تھا.

"نہیں آپ کو دو گولیاں لگی ہیں آپ بتائیں اگر ہسپتال نہیں جانا چاہتے تو آپ کو ہم کہاں ڈراپ کریں." معاذ نے اس آدمی کو نرمی سے منع کرتے ہوئے کہا.اپنی حالت کے پیش نظر اس آدمی نے ان کی بات مان لی اور پھر راستہ بتانے لگا.کچھ ہی دیر میں شاہمیر نے گاڑی اس آدمی کے بتائے ہوئے پتے پر روکی اور پھر گاڑی سے باہر نکل کر گھر کے

سامنے جا کھڑا ہوا. وہ ایک متوسط طبقے کا علاقہ تھا. محلے کے آدھے سے زیادہ گھروں کی حالت بہت خراب تھی. پوری گلی میں صرف اس گھر کی ایک بتی روشن تھی. شاہمیر نے اطراف کا جائزہ لینے کے بعد دروازے پر دستک دی.

ایک پچیس سے چھبیس سالہ لڑکے نے دروازہ کھولا تھا شاہمیر نے اسے زخمی آدمی کے بارے میں بتایا اور پھر اس آدمی کو گاڑی سے نکال کر اس لڑکے کی مدد سے اندر لے گیا اس دوران اس کے کپڑوں پر خون کے داغ لگ گئے. اس کے بعد اس لڑکے نے ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور وہ واپس اپنے گھر کے لیے روانہ ہوئے کیونکہ اب جوان کے ساتھ ہونی تھی اللہ کی پناہ.

***************

وہ گاڑی کی چابی گارڈ کی طرف اچھالتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا اور توقع کہ عین مطابق وہ اس کے انتظار میں لاؤنج کے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چھڑائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بیٹھے تھے۔ اسکا شدت سے دل چاہا کہ کاش اس کے پاس اس وقت انویسیبل ہونے کا کوئی طریقہ ہوتا۔ لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔ وہ جھکے سر کے ساتھ ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ وہ اسے تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں تھے تم بے حس انسان" وہ شدید خفگی کے عالم میں بولے۔

"ابو میں آپ کو سب بتاتا ہوں لیکن وعدہ کریں میری بات تحمل سے سنیں گے۔" وہ تقریباً منمنایا تھا ایک وہی تو تھے جن سے وہ ڈرتا تھا ورنہ وہ اور کسی سے ڈر جائے۔ اب وہ اسے غور سے دیکھ رہے تھے اور پھر وہ زور سے دھاڑے۔

"تمہارے کپڑوں پر خون لگا ہے شاہمیر تم وضاحت کرو گے کہ یہ سب کیا ہے۔" وسیم احمد نے ایک ایک لفظ کافی چبا کر کہا تھا اور پھر شاہمیر نے ان سے کچھ بھی چھپائے بغیر سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ کیونکہ وسیم احمد بے شک سخت مزاج تھے مگر وہ ان سے کبھی کچھ چھپا نہیں سکتا تھا۔

ادھر معاذ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی سلوک ہوتا مگر کیونکہ افتخار صاحب ٹھنڈے مزاج کے آدمی تھے سو انھوں نے معاذ سے نرمی سے بات کرنا، مناسب سمجھا اور ایک بات تو وہ پورے وثوق سے کہہ سکتے تھے کہ معاذ کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا جس سے ان کا سر جھکے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں بھائی صاحب سے فون کر کے پوچھتا ہوں کہ تم دونوں کا کیا کیا جائے کیونکہ بیٹا غلطی تو تم لوگ بہت بڑی کر آئے ہو۔" وسیم صاحب نے ساری بات سننے کے بعد کہا۔

پھر انھوں نے افتخار صاحب سے فون پر بات چیت کے بعد اس سے کہا کہ

"ابھی تو جاوءاور آرام کرو تم دونوں کا علاج اب صبح ہی ہو گا۔" وسیم صاحب کافی تندی سے بولے۔ وہ فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چپ چاپ اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

***************

بیڈ روم میں آتے ہی اس نے فون کو چارج پر لگایا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جب وہ فریش ہو کر آیا تو بلیک ٹروءزر کے ساتھ بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس کی آدھے سے زیادہ واڈروب اسی طرح کی بلیک ٹی شرٹس اور ٹراوءزر سے بھری تھی۔ بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے اس نے اپنا فون اٹھایا اور اپنی محبوبہ کا نمبر ملایا کال دوسری جانب سے فوراً اٹھا لی گئی ایسے جیسے مقابل اسی کال کے انتظار میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار کیا بنا تیرا میری تو ٹکا کے ہوئی ہے۔" رسمی کلمات کے بعد شاہمیر نے کہ تو فون سے معاذ کے قہقہے کی آواز بلند ہوئی۔

"تو یہ بتا کے تیری کب نہیں ہوتی ماموں سے۔" معاذ ہنستے ہوئے بولا تو وہ مزید تپ گیا۔

"آنکل تجھے کچھ کہتے نہیں ہیں نہ اس لیے تو ایسے ہنس رہا ہے۔" شاہمیر جل کر بولا۔

"اچھا چل چھوڑ یہ بتا تجھے کیا لگتا ہے وہ کون تھے۔" معاذ نے سنجیدگی سے کہا۔

"معاذ پتا نہیں کیوں لیکن مجھے لگ رہا ہے وہ سیکریٹ فورسز کے آیجنٹ تھے۔" شاہمیر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"تجھے صرف لگ رہا ہے لیکن مجھے پورا یقین ہے کیونکہ میں نے ان کے دائیں کندھے پر ISI کا بیج دیکھا تھا۔" معاذ نے شاہمیر کے شک کی تصدیق کر دی تھی۔

"اچھا چل اب سو جا صبح ویسے بھی تیرے ہٹلر ماموں نے ہماری عدالت لگانی ہے۔ شاہمیر اکثر وسیم صاحب کو ہٹلر ہی کہا کرتا تھا۔ حالانکہ وہ صرف اسی کے لیے سخت مزاج تھے ورنہ تو خاندان میں کافی پسند کیے جانے والے آنکل تھے۔

"شرم کر ابا ہیں وہ تیرے۔" معاذ نے شاہمیر کو شرم دلانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"کر لی شرم چل اب نکل یہاں سے۔" شاہمیر نے کہہ کر فون کاٹ دیا کیونکہ اسے واقعی نیند آ رہی تھی۔

**************

یہ وسیم صاحب کے سٹڈی کا منظر تھا۔ کمرے میں موجود آفس ٹیبل کے ایک جانب وسیم احمد براجمان تھے جب کے ان کے مقابل لگی دو کرسیوں میں سے ایک پر افتخار ملک بیٹھے تھے۔ کمرے کی ایک دیوار میں آلماری میں مختلف فائلز اور بہت سی کتابیں موجود تھیں۔ شاہمیر اور معاذ اسی دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔ دونوں مؤدب انداز میں ایسے کھڑے تھے جیسے ان سے شریف اور کوئی اور ہو ہی نہ۔

"سب سے پہلے تو یہ بتاوء کے تم دونوں کونسی مووی کی شوٹنگ کر رہے تھے ادھر۔" وسیم صاحب نے بات کا آغاز کیا۔ وہ دونوں پہلے ہی سوال پر لاجواب تھے۔

"چلو فرض کیا کہ تم لوگوں کو مدد کرنی تھی تو پولیس کو کال کرنی چاہیے تھی نا یا خود ہیرو بن کے آگے آجانا چاہیے تھا تم دونوں ابھی صرف 19 سال کے ہو شاید۔" وسیم صاحب انھیں اچھی طرح جھاڑ رہے تھے کیونکہ یہ ضروری تھا۔ جب ماں باپ بچوں کی غلط حرکت پر انکو ناٹوکیں تو بچے بھی پھر کچھ ایسا کر جاتے ہیں جو ناقابل معافی ہو۔

"وی آر ویری سوری ماموں۔" معاذ شرمندہ لہجے میں بولا۔ جبکہ شاہمیر صرف ضبط کر رہا تھا معافی نامی چیز اس کی ڈکشنری میں تھی ہی نہیں معاذ کو اسکا یہ آڑیل پن اکثر اوقات بہت برا لگتا تھا جیسے اب لگ رہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے اس بار کے لیے تم لوگوں کو میں معاف کر دیتا ہوں اگر آئندہ ایسا کچھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔" وسیم صاحب نے ساری بات ختم کرتے ہوئے تنبیہ بھی کر دی۔ افتخار صاحب سب کچھ صرف سن رہے تھے کیونکہ ان دونوں نے جب بھی معاذ اور شاہمیر کو کچھ کہنا ہوتا تھا تو وہ خاموش ہی رہتے تھے۔

***************

اچھی خاصی ڈانٹ کھانے کے بعد وہ دونوں افتخار صاحب کے ساتھ ہی آ گئے کیونکہ فلحال شاہمیر کا موڈ سخت خراب تھا افتخار صاحب کو آفس چھوڑ کر وہ لوگ ایک کافی شاپ میں گئے وہاں سے تھوڑا بہت کھانے کے بعد گھر واپس آ گئے اب شاہمیر کا موڈ کچھ بہتر تھا. وہ لوگ لاؤنج میں داخل ہوئے تو شائنا جو اس وقت تیرہ سال کی تھی اور اپنے بالوں کی دو پونیاں کرتی تھی. وہ صوفے پر بیٹھی کام کر رہی تھی. اس وقت وہ ایک چھوٹی سی بچی کی طرح سخت جھنجھلائے ہوئے انداز میں میتھس کی پریکٹس کر رہی تھی. وہ دونوں ایک ساتھ اندر آئے اور پھر دونوں نے ایک کے بعد ایک شائنا کی دونوں پونیاں کھینچیں.

"ماماااا ان دونوں نے پھر میری پونیاں کھینچیں ہیں." وہ زور سے چیخ کر بولی معاذ نے مسکراہٹ دبائی جب کہ شاہمیر نے زور سے قہقہہ لگایا.

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ دیکھ رہے ہیں نا؟" شائنا نے معاذ کو مخاطب کیا۔ معاذ بظاہر سنجیدہ سا ہو کر اس کے پاس آیا اور اس کے گرد ایک بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔

"ہاں شائنا میں کوئی اندھا تو نہیں ہوں۔" اور پھر خود بھی زور زور سے ہنسنے لگا۔ شائنا نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ شائنا کو تنگ کرنا ان دونوں کا ایک پسندیدہ مشغلہ تھا۔

**************

وہ دونوں شائنا کے لاؤنج سے چلے جانے کے بعد خود بھی معاذ کے کمرے میں آ گئے۔ ابھی وہ بیٹھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ آسیہ بیگم دروازہ کھول کر اندر آئیں۔ ان دونوں نے فوراً سلام کیا تو انھوں نے کہا۔

"معاذ بیٹا یہ تمہاری ہے مجھے تمہاری جینز سے ملی ہے۔" وہ وہی کالی فلیش ڈرائیو تھی جو معاذ کو اینٹوں کے پاس سے ملی تھی۔ معاذ نے کچھ دیر یاد کرنے کے بعد اثبات میں سر ہلایا تو آسیہ بیگم فلیش ڈرائیو اسے پکڑاتیں شاہمیر کو پیار دیتیں واپس چلی گئیں۔ آسیہ اور ونیزہ دونوں ہی کل رات والے معاملے سے بے خبر تھیں تبھی اتنی عزت سے پیش آئی تھیں ورنہ انکی کسی بھی غلطی پر انکے والدین کم از کم ایک ہفتہ ان سے ناراض رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یار تیرے پاس تو سلور تھی تو نے نئی لی ہے یہ۔" شاہمیر نے فلیش ڈرائیو اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں یار یہ میری نہیں۔" معاذ نے اسکو فلیش ڈرائیو کے اصل معاملے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"اب پھر؟" ساری بات سن لینے کے بعد شاہمیر نے پوچھا۔

"ماموں اور بابا کو بتا کے واپس کر آتے ہیں۔" معاذ نے حل پیش کیا جسے شاہمیر نے فوراً قبول کیا اور وہ دونوں بات کرنے افتخار صاحب کے پاس چلے گئے۔

***************

معاذ نے آگے بڑھ کر گھر کی بیل بجائی۔ وہ دونوں اسی گھر کے باہر کھڑے تھے جہاں کل اس آدمی کو چھوڑ کر گئے تھے۔ اس وقت شام کے چار بج رہے تھے۔ کچھ دیر کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ آج دروازہ کسی اور نے کھولا تھا دیکھنے میں اسکی عمر بھی پچیس سال لگ رہی تھی۔ سلام کے بعد ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو وہ آدمی اندر واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آیا اور انکو اپنے ساتھ لے گیا۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔" معاذ نے بیڈ پر نیم دراز اس آدمی سے پوچھا۔ وہ دونوں بیڈ کے پاس ہی رکھی دو کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کا شکر ہے میں کافی بہتر ہوں تم لوگوں کا بہت شکریہ کل بہت مدد کی تم دونوں نے میری اللہ تم لوگوں کو کامیاب کرے۔" وہ بہت دھیمی آواز میں بول رہے تھے شاید ابھی ان کی تکلیف کم نہیں ہوئی تھی۔

"کوئی بات نہیں سر ہم دراصل آپ کی امانت واپس دینے آئے تھے۔" اس بار بھی معاذ بولا کیونکہ شاہمیر بہت کم بولتا تھا مگر صرف دوسروں کے سامنے۔

"کونسی امانت ؟" انھوں نے ناسمجھی سے پوچھا شاید وہ اس وقت بیہوشی کے عالم میں تھے اس لیے انھیں یاد نہ تھا۔ ان کے پوچھنے پر معاذ نے فلیش ڈرائیو پینٹ کی جیب سے نکال کر انکی طرف بڑھادی۔ اسے غور سے دیکھ کر وہ چونکے اور پھر بہت تشکر سے بولے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کے تم لوگوں کا شکریہ کیسے ادا کروں اس ڈرائیو میں بہت حساس معلومات ہے تم دونوں کو جب بھی کسی چیز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو بلا جھجک تم لوگ ادھر آجانا۔"

"جی ضرور اچھا اب ہم چلتے ہیں۔" معاذ نے شاہمیر کا اشارہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہوں! اللہ حافظ۔"

www.novelsclubb.com

*************

یہ کچھ دن بعد کی بات ہے شاہمیر معاذ کے کمرے میں آیا تھا اور خلاف معمول آج دونوں کے درمیان رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد سے کوئی بات نہیں ہو رہی تھی۔ ایسا تب ہوتا تھا جب دونوں ہی نے کوئی بہت ضروری بات کرنی ہوتی مگر شروع کرنے میں ناکام ہو رہے ہوتے۔

"معاذ!""شاہمیر!"اور بالآخر وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔

"تو بول پہلے ."شاہمیر نے معاذ سے کہا۔ معاذ نے بھی بغیر اختلاف کیے کہنا شروع کیا۔

"شاہمیر مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا لیکن میں عجیب سی کیفیت کا شکار ہو رہا ہوں مجھے اس دن کے بعد سے سکون سے نیند نہیں آ رہی میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں بھی فورسز جوائن کروں۔ اب تو بتا؟"معاذ نے اپنا مسئلہ بتانے کے بعد اس سے پوچھا۔ شاہمیر مدھم سا مسکرایا اور پھر بولا۔

"آج تک کبھی ایسا ہوا ہے کہ تیرا کسی چیز کا دل چاہ رہا ہو اور میرا نہیں بھئی میرا بھی تو یہی مسئلہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"پھراب کیا کریں مجھے تو خواب بھی آیا تھا۔" معاذ نے سنجیدگی سے بتایا تو شاہمیر نے چونک کے اسے دیکھا۔

"مجھے بھی۔" شاہمیر نے کہا۔

"تو پھر ماموں اور بابا سے بات کرتے ہیں یار ویسے بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" معاذ اطمینان سے بولا۔

"چل ٹھیک ہے میں آج ابو سے کہوں گا کہ ہمیں بات کرنی ہے تو کل آنکل کے ساتھ آجائیں۔" شاہمیر کے کہنے پر معاذ نے اثبات میں سر ہلایا۔

*************

معاذ نے بہت سکون سے اپنا اور شاہمیر کا مدعا بیان کر دیا تھا۔اور اب وہ دونوں سر جھکائے مؤدب سے صوفے پر بیٹھے تھے انکے سامنے ہی افتخار صاحب اور وسیم صاحب بھی صوفے پر سنجیدہ چہرے لیے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا جی کیا گرینٹی ہے کہ تم دونوں اپنی اس بات سے مکر نہیں جاؤ گے تم لوگوں نے پہلے بھ بہت سی باتیں ایسے ہی منوا کے بعد میں دیکھا تک نہیں ہے۔" آج

بات افتخار صاحب کر رہے تھے اپنے ازلی پر سکون انداز میں معاذ نے بھی یہ مزاج ان سے وراثت میں لیا تھا اور شاہمیر نے شاید اپنے دادا سے۔

"ہم نے بہت سوچنے کے بعد آپ سے یہ بات کی ہے بابا۔" معاذ نے حد درجہ سنجیدگی سے کہا۔ کچھ ایسا تھا اس کے لہجے میں کے وہ دونوں مزید انکار نہ کر سکے۔

"ٹھیک ہے لیکن تم لوگ ابھی چھوٹے نہیں ہو جوائننگ کے لیے۔" وسیم صاحب بولے۔

"ابو انھوں نے کہا تھا کہ کبھی بھی، میری مدد کی ضرورت ہو تو آجانا۔" شاہمیر نے اس آدمی کی بات بتائی۔ ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

************

وہ دونوں بہت نروس ہو رہے تھے آخر آج انکی چیف سے ملاقات تھی۔ دونوں نے فارمل ڈریسنگ کر رکھی تھی کل رات کی فلائٹ سے ہی وہ دونوں ساجد بھائی (وہی آدمی جس کو گولیاں لگی تھیں) کے ساتھ اسلام آباد آئے تھے۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں تھے۔ آج چیف سے ملاقات کے بعد فیصلہ ہونا تھا کہ وہ ایلیجآ ایبل ہیں یا نہیں ایک انٹرویو کی طرح کیونکہ آئی کیو اور physical ٹیسٹ وہ نہ صرف دے چکے تھے بلکہ پاس بھی کر چکے تھے۔

"جاوٴاندر سر فری ہو گئے ہیں۔" ساجد بھائی نے اندر سے آنے کے بعد کہا۔وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اندر چلے گئے۔سلام کے بعد وہ دونوں چیف کے اشارہ کرنے کے بعد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اچھاتو ینگ مین آپ لوگوں کو ہم کیوں اور کیسے ISI میں رکھ لیں کوئی خاص وجہ ؟" چیف ایک پچاس پچپن سالہ گریس فل شخصیت کے مالک تھے۔توانا جسم، بہترین قد و قامت، سر اور ڈاڑھی کے بہت سے بال چاندی مائل تھے جس سے ان کی شخصیت مزید پر وقار نظر آ رہی تھی۔لہجے میں عجیب رعب جھلکتا تھا جس سے کوئی بھی، مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"ہمارے پاس اس سوال کا جواب صرف اتنا ہے۔۔۔۔۔۔کہ ہم اپنی نیشن کو سرو کرنے چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم کبھی بھی اپنے فرض سے سمجھوتا نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے لیے ہمارے وطن کی حفاظت ہمیشہ ہماری زندگی سے بڑھ کر رہے گی۔" وہ دونوں باری باری پر اعتماد انداز میں اپنی بات کر رہے تھے دو لوگوں کا جملوں میں ایسا میل جول چیف کو متاثر کیے بنا نہ رہ سکا۔ان کے بات کرنے کے دوران چیف بہت غور سے شاہمیر کے لب ولہجہ کو دیکھ رہے تھے جیسے کچھ تلاش کر رہے ہوں۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بابا یا دادا میں سے کسی کا نام ملک احمد نواز ہے؟" انھوں نے شاہمیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔جواب معاذ کی طرف سے آیا۔

"جی اسکے دادا اور میرے نانا کا نام ہے یہ کیا آپ انھیں جانتے ہیں سر؟" معاذ نے اپنے اندر مچلتا سوال بھی پوچھ ڈالا۔

"وہ آرمی میں تھے؟" انھوں نے جواب دینے کے بجائے ایک اور سوال پوچھ ڈالا جس پر شاہمیر نے یک لفظی جواب دیا۔

"جی۔"

"تو بیٹے آپ دونوں نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔" اب چیف کے لہجے میں حد درجہ گرمجوشی تھی۔ "کرنل صاحب میرے سینئر تھے اور بہت اچھے دوست بھی۔" چیف کے لہجے میں محبت اور احترام تھا۔ "مجھے نا جانے کیوں مگر تم میں انکی جھلک دکھی ہے تم نے شخصیت اور شکل دونوں ان سے چرائی ہیں۔" وہ اب شاہمیر سے کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

شاہمیر اور معاذ دونوں مسکرائے کیونکہ وہ سچ کہہ رہے تھے.

"کرنل صاحب کی کیا تعریف کروں میں نے ان جیسی کوئی شخصیت اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی۔" وہ اب مزید کہہ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے تم لوگ جوائن کر لو اور یہ میں ہر گز کرنل صاحب کی وجہ سے نہیں کہہ رہا بلکہ تم لوگ اس کی قابلیت رکھتے ہو امید کے مجھے کبھی اس فیصلے پر پچھتانا نہیں پڑے گا۔" آخر میں ان کا لہجہ بہت کچھ باور کرواتا ہوا تھا۔

"شیور سر" وہ دونوں ساتھ بولے۔

"کیونکہ ماشاءاللہ تم لوگ پہلے سے ہی شوٹنگ اور کراٹے میں ماہر ہو اس لیے تم لوگوں کی ٹریننگ ایک ماہ کی ہی ہو گی اسلام آباد میں ابھی تم لوگ لاہور چلے جاؤ اور نیکسٹ ویک پھر واپس آجانا۔"

"او کے سر خدا حافظ۔"

**************

آج وہ دونوں ٹریننگ سے واپس آرہے تھے۔ISI جوائن کرنے والی بات سوائے ان دونوں کے والدین کے اور کسی کو معلوم نہ تھی حتہ کہ اس بات کو شائنا سے بھی چھپایا گیا تھا یہ ایجنسی کی ہی پالیسی تھی۔ شائنا اور باقی سب کو یہی بتایا گیا تھا کہ وہ کسی کمپیوٹر کورس کے لیے اسلام آباد گئے ہیں.

www.novelsclubb.com

"پھر کیسا رہا تم لوگوں کا کورس؟" وسیم صاحب نے ان دونوں سے پوچھا وہ سب لوگ اس وقت افتخار صاحب کے گھر کھانا کھانے کے بعد لاؤنج میں چائے کی غرض سے بیٹھے تھے. شائنا معاذ کے ساتھ بیٹھی اسے یہ بتانے میں مگن تھی کہ اس نے معاذ کو کتنا یاد کیا. وسیم صاحب کے پوچھنے پر شاہمیر نے ہی جواب دیا.

"ابو جتنا ٹف ہم سوچ کے گئے تھے اس سے بھی کئی زیادہ مشکل کورس تھا." ہوتا بھی کیسے نہ کوئی عام ٹرینگ تو وہ تھی نہیں ایجنسی نے اپنے بندوں کو ہر ممکن صورتحال کے لیے تیار کرنا تھا اور کچھ ابھی ان کی عمر بھی کم تھی مگر جسمانی اور ذہنی طور پر وہ دونوں اب اپنی عمر سے کئی گنا زیادہ مضبوط تھے. یہ ایک ماہ انکی زندگی کا بدترین اور بہترین ماہ تھا.

"ہوں چلو اللہ تم دونوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے آمین." آمین سب نے ایک ساتھ کہا.

*****************

www.novelsclubb.com

شاہمیر اس وقت ونیزہ کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا اب اس کے بال پہلے جیسے گھنے تو نہیں رہے تھے مگر فوجی کٹ میں کٹے اسکے بھورے بال آج بھی پیارے لگ رہے تھے.

"مجھے مس کیا تھا امی آپ نے؟" شاہمیر اپنے ماں باپ کو امی ابو کہنا زیادہ پسند کرتا تھا.

"تو اور کیا نہیں میری جان." "و نیزہ نے کہہ کہ اس ناک دبائی تو وہ چڑ گیا.

"کتنی بار کہا ہے امی ناک کو نہ چھیڑا کریں." "شاہمیر خفگی سے بولا.

"اچھا بابا اب نہیں کرتی سوری." "و نیزہ نے فوراً کہا وہ دونوں ماں بیٹا ایسے ہی تھے کبھی دوست، کبھی بہن بھائی، کبھی استاد اور شاگرد کی طرح شاہمیر کے مزاج کے مد نظر وسیم صاحب نے ہمیشہ و نیزہ کو اس کے قریب آنے دیا اور خود اس سے فاصلے پر رہے کیونکہ یہ ضروری تھا ورنہ شاہمیر کبھی کسی کے رعب میں نہ آتا لیکن سچ تو یہ بھی تھا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے سے بے انتہا محبت کرتے تھے.

"اور ابو انھوں نے تو بلکل یاد نہیں کیا ہو گا نا؟" شاہمیر نے وسیم صاحب کے متعلق پوچھا.

"ایسا نہیں ہوتا شاہمیر وہ ابو ہیں تمہارے اور بہت پیارے ہو تم انکو." "و نیزہ نے شاہمیر کو سمجھانا چاہا تو وہ چپ ہو گیا.

www.novelsclubb.com

*************** /

"اوکے تو جیسا کہ آپ دونوں جانتے ہیں کہ آج آپ دونوں کو یہاں آپکے پہلے کور کے متعلق بتانے کے لیے بلایا گیا ہے. کیپٹن شاہمیر آپ چونکہ میڈیکل کالج میں

داخلہ لیں گے تو آپ کو وہاں کے حالات کے بارے میں انفارمیشن دے دی جائے گی اور کیپٹن معاذ آپ کراچی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے کر وہاں کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے. آپ دونوں کا ہاسٹل ایک ہی ہو گا. ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب بات فرض کی ادائیگی کی آئے تو پیچھے ہٹنے سے بہت بہتر ہے کہ آپ خودکشی کر لیں. بی سیلفلیس وین اِٹ کمز ٹو یور کنٹری اینی کویسچنز؟ چیف نے انکو آج پھر بلایا تھا انکے کورکے بارے میں بات کرنے کے لیے کیونکہ ان کا ریزلٹ آچکا تھا اب ان دونوں کو کراچی جانا تھا جہاں یہ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض بھی بخوبی انجام دیتے.

"نو سر" وہ دونوں یک آواز بولے.

"اوکے دین یو کین گو ناؤ." وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھے چیف سے مصافحہ کیا اور باری باری سلوٹ کرنے کے بعد باہر نکل گئے.

www.novelsclubb.com

*****************

چار سال پر لگا کر اڑے تھے. ان چار سالوں میں وہ دونوں بہت کم لاہور آئے تھے انکے ماں باپ تو سمجھتے تھے مگر خاندان والوں کو اس بات کی منطق سمجھ نہ آسکی کے آخر کراچی جا کر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے. ان کو اگلے کورس سے پہلے ایک ماہ کی چھٹی دی گئی تھی. وہ کراچی

سے سیدھے اسلام آباد گئے تھے اور وہاں چیف سے ڈھیروں مبارک باد اور شاباش لینے کے بعد اب لاہور واپس آرہے تھے. دونوں ہی مسرور تھے اتنی داد کے بعد کوئی بھی ہوتا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس داد کے مستحق تھے. ان سالوں میں انھوں نے جی جان سے محنت کی تھی. اس عرصے میں بہت کچھ بدلہ تھا نہیں بدلی تھی تو انکی دوستی اب وہ چوبیس سال کے تھے. شاہمیر کا بہت دل تھا کہ وہ سپیشیلئزیشن کے لیے باہر جائے اور وہ اپنا ارادہ چیف کو بتا چکا تھا. معاذ اب بزنس میں اپنے بابا کا ہاتھ بٹانا چاہتا تھا.

*****************

آج معاذ کی منگنی تھی زارا سے معاذ کے واپس آنے کے بعد جب آسیہ بیگم نے اس کو اپنی خواہش بتائی تو وہ مان گیا ویسے بھی اسے زارا پسند تھی. ایک ہفتے بعد ہی اسکی منگنی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی کیونکہ شاہمیر کی فلائٹ تھی دو ہفتے بعد کی. شاہمیر کو اب دو سال بیرونی ایجینسی کے طور پر اپنی خدمات انجام دینی تھیں.

معاذ نے کالے رنگ کا کُرتا شلوار پہن رکھا تھا اور چونکہ سردیوں کے دن تھے اس لیے گلے میں سکن رنگ کے شال ڈال رکھی تھی. وہ شائنا ہی کی طرح سادہ نقوش کا مالک تھا مگر اسکی بھوری آنکھوں میں ہمہ وقت ایک چمک رہتی تھی اسکے بھورے بال شاہمیر ہی کی

www.novelsclubb.com

طرح فوجی کٹ میں کٹے تھے. جب بھی ان دونوں سے کوئی پوچھتا کے بال اتنے چھوٹے کیوں کٹوائے ہیں تو وہ کہتے کہ ہمیں ایسے ہی پسند ہیں. اسکے چہرے پر ہلکی سی داڑھی تھی جو اس پر بہت جچتی تھی.

"بس کر دے شہزادے اگر آج ہی اتنا تیار ہو جائے گا تو شادی پر کیا کرے گا."

شاہمیر نے دھڑام سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا. وہ جو شیشے کے سامنے کھڑا اپنے اوپر سپرے کر رہا تھا دلکشی سے مسکرایا شاہمیر نے بے ساختہ معاذ کی نظر اتاری وہ آج بہت اچھا لگ رہا تھا. شاہمیر نے سفید سوٹ کے ساتھ کالے رنگ کی شال گلے میں ڈال رکھی تھی وہ دونوں آج بلاشبہ تقریب میں ہر ایک کی نگاہ کا مرکز بننے والے تھے. شاہمیر نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور پھر اپنے ساتھ نیچے لے گیا.

"آ گئے معاذ بھائی." شائنا جو کے بلکل تیار سی لاؤنج میں کھڑی تھی ان دونوں کو ساتھ آتا دیکھ کر خوشی سے بولی اور پھر فوراً ہی دوبارہ بولی.

www.novelsclubb.com

"ہائے ماشاءاللہ بھائی آپ کتنے اچھے لگ رہے ہیں."

"شکریہ میری جان تم بھی تو بلکل کیوٹ سی پرنسس لگ رہی ہو." معاذ نے شائنا کے گال کی چٹکی بھرتے ہوئے کہا. پاس کھڑے شاہمیر نے تاسف سے سر ہلا کر کہا.

"لو جی ہو گیا شروع ان دونوں بہن بھائی کا ڈرامہ."

"تو تجھے کیوں موت پڑ رہی ہے اگر وہ میری تعریف کر رہی ہے۔" معاذ نے شاہمیر کو چڑانا چاہا۔

"ہاں تو اس کو بھی تو بس اپنا بھائی نظر آتا ہے میں تو جیسے کہیں سے اٹھا کر لایا گیا ہوں نا۔" شاہمیر بہت کم ایسے سب کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا تھا مگر جب شروع ہوتا تو پھر اگلے کو زچ کر کے چھوڑتا۔ شائنا ان دونوں کے درمیان نہ بولی وہ بلکل چپ کھڑی تھی۔

"چلو بھئی سب انتظار کر رہے ہیں۔" وسیم صاحب نے اندر آتے ہوئے کہا۔ تقریب کا انتظام ملک ہاؤس کے لان میں کیا گیا تھا۔

***************

آج شاہمیر جا رہا تھا دو سال کے لئے سب سے دور اگر وہ صرف پڑھنے جا رہا ہوتا تو معاذ اور باقی سب اتنے پریشان نہ ہوتے مگر وہ تو ایک طرح سے جہاد کے لیے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنا بہت خیال رکھیں تجھے بلکل ٹھیک واپس آنا ہے اپنے لیے نہیں میرے لیے۔" معاذ ہی اسکو ایئرپورٹ پر چھوڑنے آیا تھا اور اب اسکو گلے سے لگائے کہہ رہا تھا۔

"تو بھی اپنا اور باقی سب کا خیال رکھیں بڑی." یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ ایک دوسرے سے اتنے عرصے کے لیے اتنا دور ہو رہے تھے. دونوں کی آنکھوں میں نمی تھی اور دونوں ہی ایک دوسرے سے اس نمی کو چھپانے میں ناکام ہو رہے تھے.

*************

آفاق گیلانی سے معاذ کی پہلی ملاقات آفس میں پہلے دن ہی ہو گئی تھی. ملک انڈسٹریز میں تیس فیصد شئیرز افتخار ملک کے تھے اتنے ہی ظہور ملک کے تھے جب کہ بیس فیصد وسیم احمد کے تھے اور دس فیصد شئیرز آفاق گیلانی کے والد عثمان گیلانی کے تھے. عثمان گیلانی نے اپنے حصے کے شئیرز آفاق کے نام منتقل کر دیے تھے. اس لیے اب وہ ہی یہاں کے شئیرز سنبھالتا تھا. ناجانے ایسی کیا بات تھی کہ معاذ کو آفاق کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا. کچھ تھا جو معاذ کو کھٹک رہا تھا لیکن یہ راز زیادہ دیر تک راز نہ رہ سکا کیونکہ معاذ نے جب اپنا شک اسکے بارے میں چیف سے ظاہر کیا تو انھوں نے معاذ کو اسکی مکمل جاسوسی کے لئے آرڈر جاری کر دیے جس کے بعد معاذ کو کچھ ہی عرصے میں ان دونوں باپ بیٹے کی حقیقت پتا چل گئی. وہ منشیات اور اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث تھے پہلے پہل معاذ یہی سمجھتا تھا کہ وہ اکیلے یہ کام کرتے ہیں مگر پھر چند ماہ کی مزید چھان بین نے یہ راز فاش کیا کہ وہ ایک بہت بڑے گروہ کے ساتھ مل کر یہ کام کر رہے ہیں. معاذ اب ان کے خلاف آہستہ آہستہ

www.novelsclubb.com

ثبوت اکھٹے کر رہا تھا. اسی سلسلے میں ایک ایجنٹ تیار کیا گیا جو اس گروہ میں شامل ہو سکے. آفاق نے معاذ کے ساتھ تعلقات بڑھانے چاہے تو نہ چاہتے ہوئے بھی معاذ اپنے رویے میں اسکے لیے نفرت کو ظاہر کر گیا. اب معاذ کو کچھ اور احتیاط سے کام لینا تھا ورنہ معاملہ بگڑ سکتا تھا.

"شاہ میں بہت ٹینس ہوں یار اس آفاق کے خلاف مجھے صحیح سے کچھ بھی نہیں مل رہا." معاذ نے شاہمیر سے ویڈیو کال پر کہا ایجنسی کے لوگ شاہمیر کو شاہ کہتے تھے اسی وجہ سے معاذ بھی کبھی کبھی اسے شاہ کہہ دیا کرتا تھا. وہ دونوں بے شک میلوں دور تھے مگر آج بھی اپنے مسئلے ایک دوسرے کو ضرور بتایا کرتے تھے. شاہمیر کو وہاں گئے ایک سال سے زیادہ ہو چکا تھا مگر اس ایک سال میں کوئی ایک بھی دن ایسا نہیں تھا جب انھوں نے ایک دوسرے سے بات نہ کی ہو اگر لوگ ان دونوں کو ایک دوسرے کی محبوبہ کہتے تھے تو غلط بلکل نہیں کہتے تھے وہ ایسے ہی تھے مگر ضروری نہیں ہوتا کہ زندگی میں آپ کے پیارے ہمیشہ آپکے ساتھ رہیں.

"تو ٹینشن کیوں لے رہا ہے یار ہو جائے گا سب ٹھیک تو ایسا کر شروع سے کیس سٹڈی کر کچھ ایسا ضرور ہو گا جو تو مس کر رہا ہے." شاہمیر کے کہنے پر معاذ نے اثبات میں سر ہلایا.

www.novelsclubb.com

***************

"تمہیں کسی پر کوئی شک ہے." "اس نقاب پوش شخص نے مقابل سے پوچھا. وہ شخص دونوں پاؤں سامنے پڑے ٹیبل پر رکھے ہوئے تھا. اس کے ایک ہاتھ میں گن تھی جسے وہ اپنی انگلیوں میں گھمارہا تھا جب کے اپنے دوسرے ہاتھ سے وہ اپنی کنپٹی مسل رہا تھا. مقابل شاید اسکے ماتحت تھا اسلیے سر جھکائے مؤدب سا کھڑا تھا.

"فلحال تو نہیں ہے مگر یہ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ہماری جاسوسی کررہا ہے." "مقابل نے اپنی بات کہہ کر خاموشی اختیار کرلی.

"تمہارے باپ نے ڈیل فائنل کی یا ابھی بھی ایسے ہی ٹال رہا ہے." "اس شخص نے مقابل سے پوچھا.

"ایک دو دن میں ہو جائے گی." "اس نے گڑبڑا کر جواب دیا.

"دیکھ اگر تم لوگوں نے کوئی چلاکی کی تو چھوڑوں گا میں بھی نہیں." "اس نے اپنی سیاہ بھید بھری آنکھیں اس پر گاڑتے ہوئے کہا. مقابل کے جسم میں سنسناہٹ سی ہوئی کیونکہ وہ اسکی سفاکیت سے اچھی طرح واقف تھا. وہ دو لوگوں کو بلکل معاف نہیں کرتا تھا. ایک جو اس سے غداری کرتے تھے اور دوسرے جو اس کے کام میں ٹانگ اڑانے کی کوشش کرتے تھے.

www.novelsclubb.com

"اور جلد پتا لگاؤ کہ کون پڑا ہے پیچھے شاید اس کو اپنی زندگی عزیز نہیں ہے." یہ کہتے ہوئے وہ کمینگی سے مسکرایا.

"ٹھیک ہے." کہہ کر وہ اس آفس نما کمرے سے باہر نکل آیا.

****************

معاذرات دس بجے سب کے سو جانے کے بعد آہستہ سے گھر سے باہر نکل آیا. اب وہ محتاط انداز میں نظریں اطراف میں دوڑاتے ہوئے ایک گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا. ان کور ایجنٹس نے رات کو جب بھی کوئی مشن کرنا ہوتا تو وہی گاڑی انکو مشن کی جگہ پر چھوڑتی تھی. کیونکہ اگر یہ اپنی گاڑی کو استعمال کرتے تو ایکسپوز ہونے کا امکان زیادہ تھا. اس نے گاڑی میں سوار ہوتے ہی اندر موجود تمام افراد کو سلام کیا. اب معاذ وہ بیگ چیک کر رہا تھا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا. معاذ نے کالے رنگ کے ٹراؤزر کے ساتھ کالے رنگ کی پوری آستین والی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی. اس نے ایک کالے رنگ کا رومال اپنے بیگ سے نکالا اور اپنے چہرے کو اس سے ڈھانپ لیا. اپنی پوری تسلی کے بعد اس نے بیگ بند کر دیا. آج کے اس مشن کا پلان شاہمیر نے ہی اسے دیا تھا.

www.novelsclubb.com

آج آفس ٹائم ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے معاذ نے آفاق کو اپنے آفس بلایا اور پھر یہ کہہ کر اپنے ساتھ لے گیا کہ آؤ ڈنر کرتے ہیں. آفاق تو پہلے ہی اس سے تعلقات بہتر کرنے کے چکر میں تھا فوراً مان گیا اور معاذ وہیں سے اسے اپنی گاڑی میں لے گیا. یوں آفاق کو اپنی چیزیں بھی لینا یاد نہیں رہا اور اس کا لیپ ٹاپ بھی آفس میں ہی رہ گیا. ایک اچھے سے ریسٹورنٹ سے ڈنر کے بعد معاذ نے اسے گھر ڈراپ کیا اور پھر اپنے گھر آگیا. اس کا پلان یہی تھا کہ آج رات وہ آفاق کے لیپ ٹاپ سے سارا ڈیٹا اپنی ڈرائیو میں ٹرانسفر کر لے گا جس سے کچھ نہ کچھ معلومات تو ضرور ملے گی.

گاڑی آفس کے سامنے رکی تو معاذ گاڑی سے اترا اور سامنے سے جانے کے بجائے وہ پائپ لائن سے اوپر چڑھنے لگا کیونکہ آج وہ اپنی کھڑکی کھلی چھوڑ کر گیا تھا. اپنے آفس میں پہنچ کر اس نے اپنی جیب سے چابی نکالی اور لاک کھول کر باہر نکل آیا. اب وہ آفاق کے آفس کی طرف جا رہا تھا جو اسکے آفس سے دو کمرے چھوڑ کر تھا. معاذ نے پن کی مدد سے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا. توقع کے مطابق آفاق کا لیپ ٹاپ ٹیبل پر ہی رکھا تھا. معاذ نے اسے انلاک کرنا شروع کیا یہ سب کام تو جیسے اب اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھے. کچھ ہی دیر میں تمام ڈیٹا ٹرانسفر کرنے کے بعد اسنے لیپ ٹاپ بند کیا اور ڈرائیو اتار کر جیب میں ڈالی اور پھر

www.novelsclubb.com

جیسے اوپر آیا تھا ویسے ہی نیچے اترنے لگا مگر اترنے سے پہلے اسنے دو میسجز کیے ایک شاہمیر کو اور ایک اس گاڑی والے کو.

****************

وہ لاونج میں داخل ہوا تو کیچن کی لائٹ آن تھی. یہ وہی رات تھی جب شائنا کیچن سے پانی لینے گئی تھی. معاذ نے بیگ صوفے پر رکھا اور خود اندر چلا گیا. اسے لگا تھا کہ اندر ماما ہوں گی لیکن اندر تو شائنا تھی. جب شائنا نے اس سے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے تو معاذ گھبرا سا گیا تھا مگر پھر شائنا کی عقل کے اس نے اپنے سے ہی اندازے لگائے معاذ نے بھی شکر کیا کہ چلو بچ گیا.

کیونکہ وہ رات کو کافی دیر سے سویا تھا تو صبح اٹھا بھی دیر سے ناشتے کی ٹیبل پر اسکا پہلے سے اچھا موڈ اور اچھا ہو گیا تھا. معاذ شائنا کو کالج خود چھوڑنے جاتا تھا اور اس کے بعد گھر آ کر تیار ہونے کے بعد اپنے آفس. شائنا کو کالج چھوڑنے کے بعد معاذ اپنے ایک دوست سے ملا جس کو اس نے وہ ڈرائیو دی جس میں کل اس نے آفاق کے لیپ ٹاپ کا سارا ڈیٹا کاپی کیا تھا. معاذ بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا کیونکہ اس ڈیٹا میں ضرور کچھ اہم تھا. خوش ہونے کی ایک اور وجہ شاہمیر کی واپسی بھی تھی.

www.novelsclubb.com

شادی کی ڈیٹ فکس ہونے کے ایک ہفتے بعد شاہمیر بھی آگیا تھا معاذ اسے ایئرپورٹ لینے گیا تھا اس کے بعد شاہمیر کے گھر اور پھر واپس اپنے گھر ابھی انھیں آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ شائنا بھی آگئی. شاہمیر نے اس کے انداز میں جانے سے پہلے بھی تبدیلی محسوس کی تھی مگر زیادہ نوٹس نہیں لیا کیونکہ کہ اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور اب بھی اس نے محسوس کیا تھا کہ شائنا کا بات کرنے کا انداز حد درجہ سرسری سا تھا. محسوس تو معاذ بھی کر چکا تھا مگر اس نے کسی اور وقت شائنا سے بات کرنے کا سوچ لیا تھا. دن گزر رہے تھے اور شادی کی تیاریاں اپنے جوبن پر تھیں. فلحال آفاق کو کچھ نہیں پتا تھا. لیکن مسئلہ اس وقت بنا جب ان کا بلوچستان سے آتا ہوا ایک ٹرک پکڑا گیا جس میں بہت سا اسلحہ تھا یہ وہی ڈیل تھی جس کے بارے میں اس دن وہ نقاب پوش شخص بات کر رہا تھا. ان لوگوں کا بہت بھاری نقصان ہوا تھا وہ آگ بگولا ہو رہے تھے. یہ معاذ ہی کی وجہ سے ہوا تھا کیونکہ آفاق کے لیپ ٹاپ میں اس ڈیل کی تمام تفصیلات تھیں. معاذ اور شاہمیر دونوں کافی خوش تھے اپنی کامیابی پر لیکن کاش وہ جان پاتے کہ وہ انکی ایک ساتھ آخری کامیابی تھی.

www.novelsclubb.com

*************

"میں نے کہا بھی تھا کہ سارا کام احتیاط سے کرنا مگر تم لوگوں نے میری نہیں سنی۔"وہ دونوں باپ بیٹا اس کے سامنے کھڑے تھے اور وہ دھاڑ رہا تھا۔ آفاق ہمت کر کے بولا۔

"لیکن میں سچ کہہ رہا ہوں سارا کام بلکل ٹھیک طرح سے کیا تھا مگر پتہ نہیں یہ کیسے ہو گیا۔"اُس آدمی نے ایک زوردار مکا آفاق کے منہ پر مارا اگر اس کا جبڑا ٹوٹا نہیں تھا تو ہل ضرور گیا تھا۔

"یہ ضرور اسی کی حرکت ہے جو تیری جاسوسی کر رہا تھا۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"تمہارے آفس کا سی سی ٹی وی ریکارڈ کہاں سے ملے گا؟"اس نے آفاق سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آفس کے کنٹرول روم سے۔"آفاق نے اپنا منہ سہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لے کر آؤ پچھلے ایک ماہ کی ساری فوٹیج چاہیے مجھے یہ جو کوئی بھی ہوا آج کی رات اس کی زندگی کی آخری رات ہو گی۔"وہ سفاکیت سے بولا۔

*************

معاذ پچھلی رات ماں باپ کو تو راضی کر چکا تھا شائنا اور شاہمیر کی رشتے کے لیے مگر ابھی اسکو شاہمیر کو بھی قائل کرنا تھا. اسی لئے وہ کھانے کے بعد شاہمیر کو بات کرنے کے لیے روم میں لے آیا.

"ہائے رے کچھ دن تک تو پرایا ہو جائے گا کیا کروں گا میں پھر۔" شاہمیر نے مصنوعی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"تو بھائی تو بھی ہو جا پرایا کسی نے منع تھوڑی کیا ہے۔" معاذ نے بھی بیڈ پر شاہمیر کے ساتھ ہی نیم دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"اونہوں کبھی نہیں۔" شاہمیر نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"لے بھائی یہ تو ہو گا کیونکہ باہر تیرے رشتے کی بات چل رہی ہے۔" معاذ نے بڑے مزے سے شاہمیر کے سر پر بمب پھوڑا تھا۔اور شاہمیر وہ تو ایسا اچھلا جیسے کچھ کاٹ گیا ہو۔

"کیا بکواس کر رہا ہے پاگل ہے کیا۔" شاہمیر غصے سے اسکی طرف لپکا۔

"دیکھ شاہ نا تو میں پاگل ہوا ہوں اور نہ ہی یہ کوئی بکواس ہے۔" معاذ کے لہجے میں اب کی بار سنجیدگی تھی۔

"تو جانتا ہے کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتا کس بدنصیب کی قسمت یہ سب لوگ مجھ سے پھوڑنا چاہتے ہیں. ضرور یہ ابو کی کارروائی ہو گی میرے خلاف ان سے بھی میری آزادی برداشت نہیں ہوتی نا." شاہمیر سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔

"اچھا دیکھ سکون سے میری بات سن سب بڑے چاہتے ہیں کے تیری منگنی شائنا سے کر دی جائے اور میرا نہیں خیال اس میں کچھ برا ہے تجھے بھی ٹائم چاہیے اور شائنا بھی ابھی پڑھ رہی ہے۔" معاذ اپنے ازلی تحمل بھرے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"آر یو میڈ میں اور شائنا سیریسلی تم سب کا دماغ ٹھیک ہے۔" شاہمیر تو ان سب پر حیران تھا۔

"دیکھ شاہ کسی سے تو کرنی ہے نا تو پھر میری بہن میں کیا مسئلا ہے۔" معاذ کا انداز ہنوز تحمل لیے ہوئے تھا۔

"ہنہہ شرم کر سالے تو مجھے اپنی بہن سے زیادہ کے لیے راضی کرنے آیا ہے۔" شاہمیر واقعی بہت غصے میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کس کتاب میں لکھا ہے کہ ایک بھائی کسی کو اپنی بہن سے شادی پر راضی نہیں کر سکتا۔" معاذ نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔ "ویسے تو اتنی جلدی مان جائے گا مجھے پتہ نہیں تھا۔" معاذ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"میں کب مانا ہوں۔" شاہمیر نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"ابھی تو تو نے مجھے سالا کہا تھا یاد کر۔" معاذ کا انداز شرارتی تھا۔

"اوہہ پلیز یار میں اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔" شاہمیر نے اکتاہٹ سے کہا تھا۔

"دیکھ شاہ میں یہاں تیرا کوئی بہانہ سننے نہیں آیا بہتر ہے کہ تو چپ کر کے مان جا۔" معاذ نے ایک دفعہ پھر مصلحت آمیز انداز میں کہا۔

"عجیب زبردستی ہے یار تیرا دماغ ٹھیک ہے کیوں پیچھے پڑ گیا ہے تو میرے۔" شاہمیر کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔

"تو کیا تو کبھی شادی نہیں کرے گا۔" معاذ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کر لوں گا لیکن ابھی نہیں۔" شاہمیر ٹھنڈا ہو چکا تھا اس لیے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا کیونکہ وہ کبھی معاذ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو تیری کوئی آئیڈیل ہے؟" معاذ نے اسے کریدنا چاہا تھا۔

"ایز سچ کچھ خاص تو نہیں ہاں البتہ اپنے پروفیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ایک ایسی لڑکی چاہتا ہوں جو بہت مضبوط ہو اور اگر مجھے شہادت نصیب ہو جائے تو وہ فخر کرے۔" شاہمیر کی آواز عجیب سی ہو رہی تھی۔

"ہوں تو یہ بات ہے۔" معاذ نے دلچسپی سے اسے دیکھا اور مدھم سا مسکرایا۔

"جی بلکل اور اگر آپ نظر ثانی فرمائیں تو آپ کو میں حق بجانب لگو نگا کیوں کہ شائنا کا اٹیوڈ انتہائی امیچور ہے۔ وہ ہر چھوٹی بڑی بات پر روتی ہے اور پھر تم میرے مزاج سے بھی واقف ہو تو میرے خیال میں یہ انتہائی احماقانہ فیصلہ ." شاہمیر کھل کے اپنا مدعا بیان کر چکا تھا۔

"اب میں بولوں ؟" معاذ نے کمال ضبط سے اسکی ساری باتیں سنی تھیں اور اب آبرو اچکا کر اس سے پوچھ رہا تھا۔

"جی فرمایئے ." شاہمیر جل کے بولا۔

"تم پہلے یہ بتاؤ کے یہ تھیوری کہاں سے پڑھی ہے تم نے کہ جو انسان روتا ہے وہ کمزور ہوتا ہے اس لیے روتا ہے۔ میں یہ بات مانتا ہوں کہ شائنا روتی بہت ہے لیکن جانتے ہو میں نے یا بابا نے اسے کبھی رونے سے نہیں روکا کیوں کہ اگر غم ان آنکھوں سے سیال کی صورت میں بہہ جائے تو ہم بہت سے مسائل سے بچ جاتے ہیں۔ جو لوگ روتے ہیں نا وہ کبھی بھی کمزور نہیں ہوتے میرے بھائی کیونکہ وہ اپنے اندر کا غبار بر وقت نکال دیتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ انکے لیے ناسور بن جائے۔ اور رہی بات پروفیشن کی تو میری بہن بہت ہمت والی ہے اور وہ خود بھی آرمی جوائن کرنا چاہتی ہے اور میں ہنڈرڈ اینڈ ٹین پرسنٹ

www.novelsclubb.com

شیور ہوں کہ وہ یہ کرلے گی۔" معاذ نے بہت تحمل سے ساری بات کہی تھی یہی تو خاصیت تھی اس شخص کی بات اتنے تحمل سے کرتا کے مخالف اپنی بات ہی بھول جاتا۔ وہ معاذ تھا مقابل کو ایسے دلائل دیتا کہ اسے ماننا ہی پڑے.

"ہوں تو مطلب ہاں کروا کے ہی دم لو گے ؟" شاہمیر نیم رضا مند تھا۔

" بلکل" معاذ نے شرارت سے کہا تھا۔

"اور اپنی بہن سے پوچھا ہے تم نے۔" شاہمیر نے آخری پتہ پھینکا لیکن جواب سن کے وہ ایک بار پھر دنگ تھا.

"ہاں پگلے اسی کے لیے تو کر رہا ہوں یہ سب ورنہ تجھ میں ایسا بھی کچھ خاص نہیں ہے کہ میں تجھے خود مناؤں۔" معاذ مسکرا کے کہہ رہا تھا۔

" یہ تو کیا کہہ رہا ہے اور یار تو کیا ہے آج مجھے بتا ہی دے میں نے نا کبھی تیرے جیسا انسان نہیں دیکھا. " شاہمیر صدمے سے بولا.

www.novelsclubb.com

" بات جب شائنا کی ہو گی تو میں یہی کروں گا. " معاذ ہنس کر بولا. لیکن وہ تو آج آخری دفعہ اس کے لیے کچھ کر رہا تھا کیونکہ زندگی نے اسے اتنی مہلت دینی ہی نہیں دینی تھی کہ وہ اس کے لیے کچھ اور کر سکتا.

"شدید چڑ ہے مجھے تم دونوں کے اس پیار سے. " شاہمیر نے چڑ کر کہا.

"دنیا کا تو کام ہے جلنا." معاذ نے اپنے شانے بے نیازی سے اچکاتے ہوئے کہا.

**************

معاذ کو ابھی گھر سے نکلے کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ شاہمیر جب اپنے کمرے میں واپس آیا تو ابھی ابھی دو مسڈ کالز ایجنسی کی طرف سے آئی ہوئی تھیں شاہمیر نے فوراً کال بیک کیا۔

"کیپٹن شاہ معاذ کی جان کو خطرہ ہے وہ کہاں ہیں میں نے کال کی تو ان کا فون بزی جا رہا تھا پلیز ان سے جلد رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔" شاہمیر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے آج صحیح معنوں میں اسکے پیروں سے زمین نکل رہی تھی۔ یہ وہی آیجنٹ تھا جو اس گروہ کے درمیان بھیجا گیا تھا۔

"اوکے اللہ حافظ میں دیکھتا ہوں۔" شاہمیر نے عجلت میں کہا اور جلدی سے معاذ کو کال کی۔ قسمت بہت بڑی چیز ہوتی ہے کبھی یہ ہمارا ساتھ دیتی ہے تو کبھی نہیں اور آج ان کا ساتھ بھی قسمت چھوڑ گئی تھی۔ شاہمیر کے کال کرنے تک وہ ہو چکا تھا جسکا ڈر اسے تھا۔

معاذ نے شائنا کو کال کر کے بتایا کہ وہ لوگ اسے لینے آرہے ہیں اسی دوران وہ آیجنٹ بھی معاذ کو کال کر رہا تھا۔ معاذ نے کال بند کی اور ڈرائیونگ کی طرف توجہ دی وہ بہت سمودلی ڈرائیو کرتا تھا یا شاید وہ ہر کام ہی تحمل سے کرنے کا عادی تھا۔ فون ابھی اسکے ہاتھ میں ہی تھا۔ ایک تیز رفتار ٹرک انکی طرف بڑھ رہا تھا اس سے پہلے کہ معاذ گاڑی کو اس سے بچاتا وہ ان کی گاڑی کو ٹھوکتا ہوا چلا گیا۔ گاڑی پلٹتی ہوئی ایک درخت میں جا لگی گاڑی بہت بری طرح خراب ہوئی تھی اندر موجود وہ تینوں نفوس ہوش سے بیگانہ ہو چکے تھے۔

شاہمیر نے چار دفعہ ٹرائے کیا جب پھر بھی معاذ نے کال اٹینڈ نہ کی تو شاہمیر سمجھ گیا کہ ضرور کچھ مسئلہ ہو چکا ہے۔ شاہمیر نے فوراً معاذ کی گاڑی کی لوکیشن چیک کی اور پھر ایمبولینس کو کال کر کے لوکیشن کا بتایا۔ اور خود بھی فوراً وہاں سے نکل گیا. اس نے کسی کو بھی فلحال نہیں بتایا تھا کیونکہ ابھی کچھ سہی سے پتا ہی نہیں تھا.

www.novelsclubb.com

اس کے ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی ایمبولینس ان تینوں پر سفید چادر اوڑھے ہسپتال پہنچا چکی تھی. افتخار صاحب کا تو منہ بھی ڈھکا ہوا تھا جو صاف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں. معاذ اور آسیہ بیگم کو تیزی سے آپریشن تھیٹر لے جایا گیا. شاہمیر نے

ڈاکٹر کی بہت منتیں کی کے وہ شاہمیر کو معاذ کے آپریشن میں شامل ہونے دیں لیکن وہ نہ مانے. شاہمیر کی حالت ایسی تھی کہ کوئی اسے دیکھ کر پہچانے ہی نہ کہ یہ وہی ہر وقت رعب میں رہنے والا شاہمیر ہے. وہ آج بے بس تھا اس سے بڑی بے بسی اور کیا ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے دوست کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ خود ایک ڈاکٹر تھا اور جانتا تھا کہ معاذ کا بچنا کسی معجزے سے کم نہیں تھا لیکن معجزات بھی تو اسی دنیا میں ہوتے ہیں کاش کہ اسکی زندگی میں بھی کوئی معجزہ ہو جاتا. جب اسے کچھ ہوش آئی تو اس نے پہلے وسیم صاحب اور پھر شائنا کو کال کی لیکن وہ یہ سب شائنا کو نہیں بتا سکتا تھا اسی لئے اس نے زھیر کو فون دینے کے لیے کہا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ اپنے رب کے حضور گڑگڑانے

چلا گیا اسے معاذ کی کچھ دیر پہلے کہی گئی بات یاد آئی.

"اگر غم ان آنکھوں سے سیال کی صورت میں بہہ جائے تو ہم بہت سے مسائل سے بچ جاتے ہیں۔ جو لوگ روتے ہیں نا وہ کبھی بھی کمزور نہیں ہوتے میرے بھائی کیونکہ وہ اپنے اندر کا غبار بروقت نکال دیتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ انکے لیے ناسور بن جائے۔"

اور پھر وہ شدت سے رویا تھا معاذ کے لیے لیکن کچھ دعائیں شاید قبول ہونے کے لیے نہیں ہوتیں جب بہت رونے کے بعد اسے کچھ سکون ملا تو وہ دوبارہ اوٹی کے سامنے کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

ابھی ڈاکٹر بابر آ کر اسے یہ ہی بتا رہا تھا کہ معاذ کی حالت تشویشناک ہے کہ وہ سب بھی آ گئے. جس وقت شائنا نے شاہمیر کی منت کی اس کا دل چاہا کہ وہ بھی اسی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے لیکن وہ مرد تھا اسے ہمت دکھانی تھی اور پھر وہ لمحہ بھی آ گیا جو اس نے کبھی نہ سوچا تھا معاذ شہید ہو چکا تھا وہ شاہمیر سے، شائنا سے، آسیہ سے بچھڑ چکا تھا وہ ان تینوں کو بہت پیارا تھا اور معاذ کے ساتھ ان کے چہروں کی مسکراہٹیں بھی رخصت ہو چکی تھیں.

شائنا اس کے سامنے بے ہوش ہوئی وہ شاید اسے گرنے نہ دیتا مگر وہ تو خود بھی گر چکا تھا جب ایک مخلص دوست، رہنما زندگی سے کہیں دور چلا جائے تو انسان ٹوٹ ہی تو جاتا ہے. وہ شاہمیر جو زندگی کا ہر میدان فتح کرتا تھا آج قسمت نے اسے بہت بری طرح ہرایا تھا. قسمت سے ملی شکست ہر شکست سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے.

www.novelsclubb.com

************

معاذ کی قبر سے واپسی پر وہ سیدھا اپنے باقی ساتھیوں کے فلیٹ پر گیا تھا. کیونکہ آج رات انھیں معاذ کا بدلہ لینے جانا تھا. ان کے اڈے کی تمام معلومات انکو اس ایجنٹ نے دے دی تھی. شاہمیر اپنے ہاتھوں سے آفاق اور اس آدمی کو انجام تک پہنچانا چاہتا تھا مگر چیف کی

وارننگ کی وجہ سے رک گیا کیونکہ وہ چیف کو نہ نہیں کہہ سکتا تھا. لیکن اس نے اپنی طرف سے ان کی خاص تواضع ضرور کی تھی. لیکن اس کا اور باقی سب کا جو نقصان ہو چکا تھا وہ بہت زیادہ تھا نا قابل تلافی نقصان.

***************

اب اسے شائنا سے منگنی کیا نکاح پر بھی کوئی عتراض نہ تھا کیونکہ وہ معاذ کی پرنسس تھی اور اب وہ شاہمیر کو بھی اتنی ہی عزیز تھی جتنی معاذ کو ہوا کرتی تھی. نکاح کیا تو شاہمیر نے معاذ کی آخری خواہش کو پورا کرنے کے لیے تھا مگر بہت جلد وہ اسکی اپنی خواہش بھی بن گئی تھی. ہاں رشتہ بدلنے پر شاہمیر کے جزبات بھی بدل گئے تھے. اور اب شائنا کا یہ انداز اسے بری طرح جھنجھلا دیتا تھا وہ جتنی بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ ہمیشہ چپ رہتی اس کی بات کے جواب میں ہاں ہوں کرتی رہتی جس سے شاہمیر کو تپ تو بہت چڑھتی مگر وہ کہہ کچھ نہ سکتا تھا اور نہ اسکے ہٹلر ابو اور معاذ دونوں اسے ڈرانے آجاتے.
وقت کے ساتھ ساتھ معاذ کی تمام باتیں درست ثابت ہونے لگیں شائنا نے آرمی جوائن کرنے کا کہا تو جہاں شاہمیر کچھ دیر کے لیے چونکا تھا وہیں اسے ایک انجانی سی خوشی بھی

www.novelsclubb.com

ہوئی تھی. شائنا کی محنت اور لگن دیکھنے کے بعد اسے بھی معاذ کی طرح اب یقین سا تھا کہ وہ یہ کر لے گی. اور اس نے کر بھی تو لیا تھا.

*************

ثانیہ ولید جب ان کے پاس آئی تو شاہمیر کو محض صرف چند سیکنڈ لگے تھے اسے پہچاننے میں وہ بھی ان دونوں کے ساتھ اس ایک ماہ کی ٹریننگ میں شامل تھی اور وہ ان کے بیچ کی کیلکولیٹر مانی جاتی تھی کسی بھی قسم کی کوئی بھی کیلکولیشن کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوا کرتا تھا. شاید اسی لیے وہ اب پی ایم اے میں میتھس کی پروفیسر تھی. شاہمیر نے فوراً سے اسے دیکھنے کے بعد چپ رہنا کا اشارہ کیا تھا اور ثانیہ نے بھی سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا تھا.

شاہمیر شائنا کو خدا حافظ کہہ کر دوبارہ ثانیہ کے آفس گیا تھا اسے معاذ کے بارے میں اور اپنے نکاح کے بارے میں بتانے کے بعد اس نے ثانیہ کو جب شائنا کا خیال رکھنے کے لیے کہا تو ثانیہ ہنسنے لگی.

www.novelsclubb.com

"اُفف شاہمیر سیریسلی مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ تم ہو جسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی جو مرضی کرے اور اب تم مجھے کسی کا خیال رکھنے کا کہہ رہے ہو." ثانیہ نے ہنستے ہوئے کہا تو شاہمیر نے بھی تحمل سے جواب دیا.

"وہ کوئی نہیں ہے ثانیہ وہ میری بیوی ہے۔"ثانیہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"واہ شاہمیر صاحب یو آر ان لو۔"ثانیہ نے اسے چیڑہ تو اس نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"واٹ ایور۔"

****************

شاہمیر نے شائنا کو کال کی تو وہ اسے سننا چاہتا تھا مگر وہ محترمہ چپ تھیں شاہمیر نے فون آسیہ کو دے دیا اور خود انکی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔جب آسیہ بیگم نے فون بند کیا تو شاہمیر نے کہا۔

"پھوپھو قسم سے بہت ہی کوئی عجیب سی مخلوق ہے آپ کی بیٹی۔"وہ شاید شائنا کی شکایت کرنا چاہتا تھا۔

"اسے کچھ وقت دو وہ ٹھیک ہو جائے گی ابھی وہ تمہارے اور اپنے درمیان موجود رشتے کی اہمیت سے ناواقف ہے سمجھ جائے گی۔"آسیہ بیگم اسے سمجھانے لگیں تو وہ بھی سمجھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اب اسے انتظار کرنا تھا شائنا کا انتظار وہ اسے سپیس دے رہا تھا تاکہ وہ سنبھل جائے. شائنا جب چھٹیوں پر آنے والی تھی شاہمیر اس سے پہلے ہی اس کی سالگرہ کے لیے سرپرائز پلان کر چکا تھا کیونکہ اسے یاد تھا کہ جب اسکا بھائی زندہ تھا تو وہ کتنے شاندار انداز میں اس کی سالگرہ مناتا تھا. وہ لاشعوری طور پر ہمیشہ معاذ کی کمی پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا. لیکن کچھ لوگ ہماری زندگیوں میں ایسے ہوتے ہیں جن کی کمی کبھی کوئی پوری نہیں کر سکتا.

شائنا کی پاسنگ آؤٹ کا ٹائم آیا تو شاہمیر کو بھی خیال آیا کہ اسے اب شائنا کو سب بتا دینا چاہیے. فائنل ڈنر میں ہر سال ایجنسی کی طرف سے بھی کوئی نا کوئی جاتا تھا. شاہمیر نے چیف سے پوچھا کہ اس سال وہ چلا جائے؟ تو چیف خوشی خوشی مان گئے. شاہمیر نے تو سٹیج پر آنے کے بعد پورے ہال میں نظر دوڑا کر دیکھا مگر وہ کہیں نظر ہی نہ آئی کچھ دیر کے لیے وہ پریشان سا ہو گیا مگر پھر فوراً ہی سنبھل گیا.

www.novelsclubb.com

حال

وہ ساری کہانی سنا چکا تھا سفر بھی گزر چکا تھا لیکن نہیں ابھی تو سفر شروع ہونا تھا شائنا اور شاہمیر کی زندگی کا سفر جس میں نا جانے انکو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا تھا.

"مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا." شائنا نے ساری داستان سننے کے بعد بھرائی ہوئی آواز میں کہا.

"مجھے آج تک ایک بات سمجھ نہیں آئی شائنا کہ تم کیپٹن ہو اب لیکن پھر بھی تمہاری یہ رونے کی عادت ختم نہیں ہو سکی." وہ واقعی شائنا کے رونے سے شدید تنگ تھا.

بھائی اور بابا کہتے تھے کہ جب بھی بہت اداس ہو تو اپنوں کے سامنے رو لیا کرو بہت سی تکلیفوں سے بچ جاؤ گی. شائنا آج بہت سال بعد وہ پرانے والی شائنا لگی تھی. شاہمیر بے ساختہ مسکرا دیا.

"شائنا!" شاہمیر نے اسے پکارہ اور اس نے ہمیشہ کی طرح اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا. "آج یہ نہیں پوچھوں گا کہ تمہیں کب لینے آؤں یا یہ نہیں کہوں گا کہ برتن نیچے لے جاؤ." وہ بات کرتے ہوئے رکا اور پھر ہنسا شائنا بھی ہنسنے لگی. "بلکہ آج کچھ اور کہنا ہے مجھے." وہ رکا شائنا اسے ہی دیکھ رہی تھی. "محبت کرنے لگا ہوں تم سے پہلے نہیں کرتا تھا مگر اب بہت کرتا ہوں." وہ کہہ رہا تھا اور شائنا بھی سن رہی تھی. وہ آج بھی صرف سن

www.novelsclubb.com

رہی تھی. یہ مختصر سا اظہار بہت کچھ تھا سننے میں شائنا کے لیے اور بولنے میں شاہمیر کے لیے.

جب وہ گھر پہنچے تو وسیم صاحب، آسیہ بیگم اور ونیزہ نے بے ساختہ ہی ان دونوں کی نا جانے کتنی ہی بلائیں لیں وہ آج گھر میں ساتھ ساتھ داخل ہوئے تھے دونوں خاکی وردی میں ملبوس اس قدر مکمل لگ رہے تھے کہ کوئی بھی انہیں دیکھتا ہی رہے وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے تھے یہ بات آج ثابت ہو رہی تھی.

اگلے دن ہی رخصتی کی تاریخ رکھ دی گئی جو ایک ہفتے بعد کی تھی۔ شائنا کا کہنا تھا کہ وہ اپنے بابا کہ گھر سے رخصت ہونا چاہتی ہے اس لیے اب سارے فنکشنز کا انتظام افتخار صاحب کے گھر پر ہونا تھا۔ زارا اور وشمہ تو اس کے ساتھ ہی ادھر شفٹ ہو گئی تھیں ایک ہفتے کے لیے اب اسے ان پانچوں کو منانا تھا۔ بہت منتیں کرنے کے بعد سب راضی ہو ہی گئی تھیں اور سب ایک دو دن میں اس کے گھر پہنچنے والی تھیں۔ مونال اور فرال نے پشاور سے آنا تھا جبکہ زرناب اور ماہین نے کراچی سے اور عبادت چونکہ اسلام آباد میں رہتی تھی اس لیے سب سے پہلے اس کی آمد ہوئی اور پھر باقی سب بھی ایک دن بعد ہی آ گئے تھے کیونکہ مہندی کے فنکشن میں صرف ایک دن باقی تھا۔ شائنا سب کچھ سادگی سے چاہتی تھی مگر اب خاندان میں رہ ہی صرف وہ دونوں گئے تھے اس لیے سب کے کہنے پر شادی دھوم

www.novelsclubb.com

دھام سے ہونا تھی۔ان دنوں شائناایک عجیب احساس سے گزر رہی تھی۔ کہیں بھائی کی شہادت پر فخر تھا تو وہیں باپ اور بھائی کی یاد پل پل تڑپاتی تھی مگر اب شائنااللہ سے کوئی شکایت نہ کرتی تھی کیونکہ جان تو سبھی نے دینی ہے تو اگر یہ جان ملک کی خاطر دے دی جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا خوشنصیبی ہو سکتی تھی۔ وہ ایک شہید کی بہن تھی اور اسے فخر تھا اس بات پر ہونا بھی چاہیے تھا.اس کے لیے یہ وقت زیادہ مشکل ہوتا اگر وہ ساتوں اس کے ساتھ نہ ہوتیں.ان سب کی فطرت ہی دوستانہ تھی جس کی وجہ سے وشمہ اور زارا کی بھی ان سے کافی دوستی ہو چکی تھی.

*************

مہندی کا فنکشن افتخار ہاؤس کے لان میں ہی ہونا تھا.پورے لان کو سفید، سرخ ،اور پیلے رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا ٹیبل اور کرسیوں کو سفید اور پیلے رنگ کے کپڑوں سے سجایا کیا گیا تھا.یہ سب ابراہیم، زھیر اور شاہمیر ہی کی محنت تھی وہ تینوں ہی پورا دن ادھر لگے رہے تھے.لڑکیاں بلکل تیار سی شائنا کے کمرے میں اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھیں.مونال اور فرال نے ایک جیسے پیلے رنگ کے غرارے پہن رکھے تھے گلابی رنگ کی کرتیاں اور پیلے رنگ کے ہی کام والے دوپٹے دونوں نے بالوں میں پراندہ پہن رکھا تھا

وہ دونوں آج ہر ایک کو ٹھکانے کے موڈ میں تھیں بلکل ایک جیسی بہت دفعہ تو شائنا لوگوں سے بھی غلطی ہو چکی تھی. عبادت مہندی رنگ کے سوٹ کے ساتھ گلابی رنگ کے حجاب میں بہت پیاری لگ رہی تھی. آج ان سب کا ایک نیا روپ نکلا تھا کیونکہ ان سب نے آج پہلی بار ایک دوسرے کو تیار ہوئے دیکھا تھا. زرناب نے لال اور پیلے رنگ کے امتزاج سے بنا لہنگا پہن رکھا تھا بالوں کو کرل کیے ایک کندھے پر ڈالے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی. ماہین نے بھی گلابی اور اورنج رنگ کا غرارہ پہن رکھا تھا اس نے اپنے بالوں کا جُڑا بنا رکھا تھا.

شائنا پیلے رنگ کی کرتی کے ساتھ جامنی رنگ کا غرارہ پہنے بالوں کو پراندے میں قید کیے لال رنگ کا دوپٹا سر پر لیے بہت پیاری لگ رہی تھی. موقع کی مناسبت سے ہلکا سا کیا گیا میک اپ اسے اور بھی حسین بنا رہا تھا.

"چلیں اب نیچے ؟ فزارا نے اندر آتے ہوئے ان سب سے پوچھا. زارا نے شائنا کے قریب آکر اسے پیار سے دیکھا اور پھر کہا.

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو."

"شائنا تو ہے ہی اتنی پیاری لگے گی کیسے نہیں."عبادت نے بھی اس کے پاس آتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

"اب بس کریں آپ دونوں کوئی نہیں اب یہ اتنی بھی پیاری ہنہہ۔"فرال اور کسی کو چھوڑدے ناممکن۔

"جل کوکڑی ناہوتو۔"ماہین نے منہ بنایا۔

شائنا کے اوپر کیے دوپٹے کے چاروں کونوں کو فرال، مونال، زرناب اور وشمہ نے پکڑ رکھا تھا جبکہ ماہین اور عبادت اس کے دائیں اور بائیں جانب تھیں۔زاراکو زرمین نے تنگ کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ ان کے ساتھ نہیں آسکی تھی۔وہ سب اب شائنا کو سٹیج کی طرف لے جارہی تھیں جہاں شاہمیر پہلے سے ہی موجود تھا۔کالے رنگ کے شلوار سوٹ کے اوپر کریم کلر کی وہی واسکٹ جو اس نے اپنے نکاح پر پہن رکھی تھی بالوں کو جیل سے پیچھے کی طرف سیٹ کیے وہ اپنی تمام تر شان وشوکت سمیت وہاں بیٹھا شائنا کو آتے دیکھ رہا تھا۔
شائنا کے سٹیج کے قریب پہنچنے پر شاہمیر اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا ہاتھ شائنا کے آگے کیا جسے شائنا تھامنے ہی لگی تھی کہ فرال نے اس کا ہاتھ بیچ میں ہی اچک لیا۔

"نانا آج نہیں اس دن تو ہم چپ تھے آج نہیں سو شاہمیر بھائی ہم اس وقت تک شائنا کو سٹیج پر آنے نہیں دیں گے جب تک آپ ہمیں پچاس ہزار نہیں دے دیتے۔"

www.novelsclubb.com

فرال نان سٹاپ بول رہی تھی اور اس کا اشارہ کس طرف تھا وہ شاہمیر اور شائنا بخوبی جانتے تھے۔ شاہمیر نے گلا کھنکھرا اور پھر گویا ہوا۔

"مس فرال یہ تو بہت زیادہ ہیں۔" شاہمیر نے بے چارگی سے کہا۔

"آپ ہم سب کی تعداد بھی تو دیکھیں اب یہ تو آپکی بیوی کی غلطی ہے نہ کہ اس نے اتنی ساری دوستیں بنا رکھی ہیں۔" یہ ماہین تھی چپ کیسے رہتی۔

"اف شائنا کیا ضرورت تھی اتنی دوستوں کی ایک دوسے بھی کام چل سکتا تھا۔" شاہمیر جھنجھلا کر بولا تو سب ہنسے۔ بالآخر شاہمیر نے انھیں پیسے دے دیے اور شائنا سٹیج پر آ گئی۔اس کے بعد سب نے باری باری رسم کی اور پھر وسیم صاحب، ونیزہ اور شاہمیر احمد ولا کے لیے روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

وہ سب اتنا تھک چکی تھیں کہ بستر پر لیٹتے ہی سو گئی عبادت، زرناب اور شائنا بیڈ پر سوتی تھیں اور باقی سب اپنے بستر نیچے ڈال کر۔ شائنا جب بہت دیر تک نا سو سکی تو اپنے بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اپنے کمرے سے نکلی اور معاذ کے کمرے میں آ گئی۔

وہ معاذ کے بستر پر بیٹھی سائیڈ ٹیبل پر پڑی اس کی تصویر اٹھا کر دیکھنے لگی۔ ہنستا مسکراتا معاذ اب منوں مٹی تلے تھا۔

"بھائی بہت یاد آتی ہے آپکی لیکن مجھے فخر ہے کہ آپ نے اپنا فرض پورا کیا اس وطن کی مٹی کا قرض ادا کیا۔" نا جانے کیوں مگر آج اسکی آنکھ میں صرف ایک آنسو تھا جو بہا بھی نہیں۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور اس کے کمرے سے نکل آئی اب وہ نیچے آسیہ کے پاس جا رہی تھی۔ اس نے دروازے پر دستک دی اور پھر اندر چلی آئی آسیہ بیگم بستر پر لیٹی تھیں اس کے آنے پر بیٹھ گئیں۔ وہ چپ چاپ جا کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ آسیہ اس کے بال سہلانے لگیں۔ وہ دونوں بہت دیر تک

خاموش رہیں کبھی کبھی الفاظ بھی وہ کام نہیں کر پاتے جو خاموشی کر جاتی ہے۔ وہ دونوں آج افتخار اور معاذ کو یاد کر رہی تھیں۔

"کھانا کھایا تھا تم نے۔" پتا نہیں کیوں مگر آسیہ نے اس سے پوچھا شاید مقصد بات کا آغاز کرنا تھا۔

"جی تھوڑا سا بھوک نہیں ہے اور آپ نے؟" اس نے بات کا جواب دیتے ہوئے سوال بھی کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی تھوڑا سا کھایا تھا چلو آؤ کچھ کھاتے ہیں۔" وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولیں پھر وہ دونوں ساتھ ہی کچن میں آئیں اور کھانا کھانے لگیں۔

*************

اگلے دن صبح سے ہی گھر میں خوب افرا تفری مچی تھی سب ہی تیاریاں مکمل کر رہے تھے لڑکیوں نے الگ ہنگامہ مچار کھا تھا کسی کا دوپٹا تو کسی کا جھمکا کسی کی چوڑیاں سب کا ہی کچھ نہ کچھ کم تھا عبادت اور وشمہ بازار چلی گئیں اور فرال اور ماہین شائنا کے ساتھ پارلر دو تو بج چکے تھے اور برات نے چھے بجے تک آنا تھا.

لال رنگ کے جدید سٹائل کے لہنگے میں ملبوس خلاف معمول نفاست سے کیے گئے میک اپ میں بالوں کو جوڑے میں قید کیے دوپٹے کو سر پر اچھے سے سیٹ کیے بھاری زیور پہنے وہ مکمل دلہناپے کا روپ دھارے ہوئے تھی اسکو پہچاننا آج ایک مشکل کام تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سادی ہی رہی تھی تو آج اس پر بہت روپ آیا تھا. فرال اور وشمہ نے نا جانے کتنی مرتبہ اسکو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا تھا. ابراہیم نے ان تینوں کو اور زارا کو ایک دوسرے پارلر سے لیا. شائنا کی ہی وجہ سے رخصتی بھی افتخار ہاؤس سے ہی ہونا تھی. باقی کی سب لڑکیوں نے ٹخنوں تک آتی مختلف رنگوں کی فراکس پہن رکھی تھیں سب ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں.

*************

ڈل گولڈن رنگ کی شیروانی میں ملبوس پیروں کو گولڈن کھسے میں قید کیے بغیر کلا پہنے بھی وہ ایک شہزادہ ہی لگ رہا تھا اس نے کلا پہننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اسے پسند نہیں تھا.

شاہمیر آج کافی اداس سا تھا بلکہ

اداس تو وہ بھی تھی آج ان دونوں کی زندگی کا سب سے اہم دن تھا مگر اس اہم دن میں ان کے ساتھ انکی زندگی کا سب سے اہم شخص نہیں تھا. کچھ لوگ ہماری زندگیوں میں essential ہوتے ہیں وہ نہ ہوں تو کبھی بھی کچھ بھی مکمل نہیں لگ سکتا کیونکہ وہ ہمارے آس پاس نہیں ہوتے جن کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے. شائنا اور شاہمیر کی زندگی میں معاذ essential تھا.....

***************

"یار تم لوگ آلریڈی کل پچاس ہزار لے چکی ہو." شاہمیر آج پھر ان کے چنگل میں پھنسا ہوا تھا. منظر کچھ یوں تھا کہ فرال، وشمہ اور ماہین تینوں ان کے سامنے تین گلاس لیے بیٹھی تھیں جن پر بہت اچھی سجاوٹ ہوئی تھی. تینوں گلاسوں میں دودھ تھا. اور گلاس کے اوپر دیے گئے ڈھکن کے نیچے والی سائیڈ پر پرائیس ٹیگ لگا تھا مگر نظر نہیں آرہا تھا. اب شاہمیر کو ایک گلاس لینا تھا اندازاً.

"وہ کل کی رسم تھی یہ آج کی ہے." فرال دوبدو بولی. وہ خوب فائدہ اٹھا رہی تھی شاہمیر کے سیکرٹ ایجنٹ ہونے کا ورنہ تو وہ انکا سینئر تھا اور سینئر کو اتنا تنگ کرنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے. شاہمیر نے مدد طلب نظروں سے شائنا کو دیکھا. شائنا نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے مسکراہٹ دبائی جس پر شاہمیر نے بہت سوچ سمجھ کر وشمہ والا گلاس اٹھالیا اور خوش قسمتی سے وہ سب سے کم قیمت پر تھا. شاہمیر نے پیسے دیے اور دودھ لیا. اسکے بعد رخصتی کا شور ہوا تو شائنا آسیہ کے گلے لگ کر خوب رہی حالانکہ آسیہ نے اس کے ساتھ ہی ہونا تھا مگر وہ پھر بھی رو رہی تھی اس کے سر پر ہاتھ رکھنے والے دونوں ہی آج وہاں موجود نہ تھے. ابراہیم اور زھیر نے اسے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی اور اسے شاہمیر کے ساتھ رخصت کر دیا.

****************

www.novelsclubb.com

تین سال بعد

وہ ہسپتال میں شدید پریشان صورت لیے داخل ہوا ریسیپشن سے اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کے بعد بھاگنے کے سے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آج پھر اسے چند سال

پہلے کی وہ رات شدت سے یاد آئی تھی جب وہ اسی طرح بھاگتا ہوا ہسپتال تو پہنچا تھا مگر اپنے بھائی کی جان نہیں بچا سکا تھا اور آج وہ جس کے لیے وہاں بھاگتا ہوا آیا تھا وہ اسکا سب کچھ تھی۔ وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے چکر کاٹنے لگا۔ اسکی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں کچھ کھو دینے کے ڈر سے بلکہ کچھ نہیں سب کچھ کھو دینے کے ڈر سے ایک عجیب احساس جرم اسے گھیرے ہوئے تھا وہ اس سب کی وجہ اپنے آپ کو سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی زندگی کی صحیح سے حفاظت نہیں کر سکا۔ آج اس کے لبوں سے بس یہ دعا نکل رہی تھی کہ اسے کچھ نہ ہو کیونکہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو وہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ وقت گزر رہا تھا اسے یہاں آئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا وہ وسیم صاحب کو کال کر کے آنے کا کہہ چکا تھا لیکن ظاہر ہے انھیں لاہور سے اسلام آباد آنے کے لئے کچھ وقت درکار تھا۔ وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لیے OT کے باہر لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا تھا جب دروازہ کھلنے کے بعد ایک نرس باہر آتی دیکھائی دی شاہمیر تیزی سے اٹھا اور بہت اضطراب سے شائنا کے بارے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو مسٹر شاہمیر اللہ نے آپ کو بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔" نرس نے شاہمیر کو اتنی بڑی خوشخبری دی تھی مگر اس کی سوئی اب بھی شائنا پر ہی اٹکی تھی۔

"اور میری مسز وہ کیسی ہیں۔" شائنا یونٹ سے واپس گھر جا رہی تھی جب اس کی گاڑی پر فائرنگ کی گئی خوش قسمتی سے شائنا کو صرف ایک گولی کندھے میں لگی بلکہ لگی

بھی نہیں چھو کے گزر گئی مسئلہ اتنا بڑا نہ ہوتا لیکن شائنا کی تو پہلے ہی حالت ٹھیک نہیں تھی۔اسی لیے شاہمیر اتنا پریشان تھا۔

"شی از آلسو فائن ڈونٹ وری شی ول بی آل رائٹ۔" یہ سی ایم ایچ تھا کیونکہ شائنا کا تعلق آرمی سے تھا ورنہ پاکستان کے ہسپتالوں کا عملہ اتنا اچھا کہاں کے اتنے اچھے طریقے سے پیش آئے۔

"میں مل سکتا ہوں ان سے؟" نرس واپس اندر جا رہی تھی جب شاہمیر نے پوچھا۔وہ اور شائنا باقاعدگی سے ادھر چیک اپ کے لیے آتے تھے۔ تبھی ان سب کو پتا تھا کہ شاہمیر ڈاکٹر ہے نرس نے شاہمیر کو مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر شاہمیر آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو یہ پوچھنے کی ضرورت ہے۔" شاہمیر خجل سا ہوا۔اس وقت احساس تشکر سے شاہمیر کی آنکھوں میں آنسو تھے۔جن کو روکنے کی اس نے کوئی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ اب سمجھ چکا تھا کہ آنسو بہا دینے سے انسان بہت سے مسائل سے بچ جاتا ہے۔شاہمیر نے پریئر حال میں جا کر دو نفل ادا کیے جب وہ واپس آیا تو نرس نے شاہمیر کو اس کا بیٹا اس کے ہاتھ میں دیا۔جسے پکڑتے ہی شاہمیر نم آنکھوں سے مسکرایا اور پھر اسکے ماتھے پر بوسا دیا۔

www.novelsclubb.com

**************

شاہمیر کمرے میں داخل ہوا تو شائنا نے اپنی بند آنکھیں کھول دیں۔ شاہمیر نے بے بی کاٹ سے اپنے بیٹے کو اٹھایا اور شائنا کے بیڈ کے قریب آ کے کھڑا ہو گیا شائنا تکیوں کے مدد سے بیٹھی ہوئی تھی شاہمیر نے اپنے ہاتھ آگے کیے جن میں وہ ننھا سا وجود تھا شائنا نے اپنے ہاتھ آگے کر کے اپنے بیٹے کو تھاما۔ شائنا محبت بھری نگاہوں سے اسے نا جانے کتنی ہی دیر دیکھتی رہی اور شائنا نے اس کے ماتھے پر بوسا دیا پھر دونوں ہاتھوں پر وہ اسے والہانہ چوم رہی تھی شاہمیر اپنے بیٹے اور بیوی کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"شاہمیر یہ بلکل اپنے ماموں جیسا ہے نا؟" بلکل میرے معاذ بھائی جیسا۔ وہ اچانک بولی۔

"ہاں یہ بلکل ہمارے معاذ جیسا ہے۔" شاہمیر نے شائنا کی بات کی تائید کی۔

"تو پھر آج سے یہ میرا معاذ ہوا ہم اسکا نام معاذ رکھیں گے اور یہ بھی اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔" شائنا جذبات کی رو میں بولتی جا رہی تھی اور شاہمیر اسکی ہر بات کی تائید کر رہا تھا۔ انکی زندگی میں بہت سی مشکلات آنی تھیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ انکا ساتھ اب کتنا ہے لیکن جب تک وہ ساتھ تھے وہ خوش تھے۔

www.novelsclubb.com

**************

(ختم شد)

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com